بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ (لقمان)

اور اس کی راہ چل جو میری طرف رجوع لایا۔

ورسالہ فوائدِ مفید

مؤلفہ

مولانا محمد امیر اللہ فاروقی صاحب

جاری کردہ: شعبہ نشر و اشاعت انجمن خادمینِ شجاعیہ آندھرا پردیش

Visit Us :www.shujaiya.com, Ph.: 040-66171244

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ الْکَرِیْم وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحٰبِہٖ اَجْمَعِیْن

مناقب شجاعیہ

حضرت قطب الہند کے پیران طریقت کا مختصر تذکرہ،

مناقب واحوال، واقعات وکرامات، تصانیف وتالیفات کی تفصیل

معہ رسالہ فوائد مفید

تألیف

حضرت مولانا قاضی امیر اللہ فاروقی رحمۃ اللہ علیہ

بہ اہتمام

حضرت مولانا سید شاہ عبید اللہ قادری آصف پاشاہ صاحب مدظلہ العالی

سجادہ نشین بارگاہ شجاعیہ ومتولی جامع مسجد شجاعیہ چار مینار

کتاب کا نام : مناقبِ شجاعیہ
حضرت قطب الہند کے پیران طریقت کا مختصر تذکرہ،
مناقب واحوال، واقعات وکرامات، تصانیف وتالیفات کی تفصیل

تألیف : حضرت مولانا امیر اللہ فاروقی رحمۃ اللہ علیہ

اشاعت اول : ۱۳۰۷ھ

جدید اشاعت : ۱۴۳۴ھ (۲۰۱۲ء)

بہ اہتمام : حضرت مولانا سید شاہ عبید اللہ قادری آصف پاشاہ صاحب مدظلہ العالی
سجادہ نشین بارگاہ شجاعیہ ومتولی جامع مسجد شجاعیہ چارمینار

ناشر : انجمن خادمین شجاعیہ اے پی حیدرآباد

پتہ : مکان نمبر : 22-5-918/15/A،
رتھ خانہ چارمینار فون نمبر: 040-66171244

ری کمپوزنگ : لمعان کمپیوٹر اینڈ پرنٹرس چھتہ بازار، حیدرآباد۔
رابطہ : 9440877806

ہدیہ : روپئے

ملنے کے پتے

۱) خانقاہ شجاعیہ واقع عقب جامع مسجد شجاعیہ چارمینار، حیدرآباد۔
۲) بارگاہ حضرت قطب الہند حافظ سیدنا میر شجاع الدین حسین قادریؒ عیدی بازار، حیدرآباد۔

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ الْکَرِیْم
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحٰبِہٖ اَجْمَعِیْن

امابعد

اولیاء اللہ اللہ تعالیٰ کے وہ بندے ہیں جو علم شریعت و معرفت کے حامل اور عمل صالح و اخلاص کے پیکر ہوتے ہیں جن کے سینے معارف ربانی کے مخزن ہوتے ہیں اور ان کے اقوال و افعال ''برتن میں جو ہوتا ہے وہی چھلکتا ہے'' کے مصداق ہوتے ہیں۔ اور ان کے مراتب عالیہ و درجات رفعیہ انکی حضور خاتم المرتبتؐ سے سچی نسبت و محبت اور آپکی مخلصانہ اتباع و اطاعت کا نتیجہ ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے جہاں ہمارے آقا سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت و رسالت کو ختم فرمادیا تو وہیں حضور کی تعلیمات و برکات کو تا قیام قیامت علماء ربانین و اولیائے کاملین کے ذریعہ قائم و دائم رکھا اور ان شاء اللہ تعالیٰ صبح قیامت تک اللہ کے بندے ان مقدس نفوس سے ہدایت و معرفت کا فیض پاتے رہیں گے۔

اللہ والوں کے تذکرے اور انکے احوال و ارشادات جہاں مضطرب قلوب کو اطمنان بخشنے والے اور تشنگان روحانیت کی پیاس بجھانے کا ذریعہ ہیں تو وہیں بلکتی سسکتی

انسانیت کا مداوا ہے تاریخ انسانیت اس بات کی گواہ ہے کہ جب بھی دنیا میں خون خرابہ ظلم و ستم اور بدامنی نے زور پکڑا انہیں اولیاء اللہ کی ذوات پاکیزہ صفات نے اپنی تعلیمات اور اخلاق کریمانہ سے مجروح انسانیت کی مرہم پٹی کی اور اسکو نئی زندگی عطا کی ہے۔

اہل اللہ کی زندگیاں چونکہ رحمت عالم ﷺ کی اتباع و اطاعت کا عملی نمونہ ہوتی ہیں اسلئے ہر دور میں انکی زندگیوں کے واقعات اور انکے مناقب و فضائل کو ضبط تحریر میں لایا گیا ہے اور انکے تذکرے زبان خاص و عام پر جاری رہے ہیں جس سے لاکھوں بندگان خدا کا بھلا ہوا ہے اور ہوتا رہے گا۔

آپ کے پیش نظر کتاب بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جس میں سرزمین دکن میں علوم شرعیہ کے بانی و علوم طریقت و معرفت کے پیکر ولی کامل قطب الہند غوث دکن جدی حضرت الحافظ سیدنا میر شجاع الدین حسین قادری چشتی نقشبندی رفاعیؒ جنھوں نے نہ صرف سرزمین دکن بلکہ ہندوستان کے بہت سے علاقوں کو اپنے علوم ظاہری و نور باطنی سے منور فرمایا ہے کے احوال بنام ''مناقب شجاعیہ'' مندرج ہے جسکو حضرت مولانا امیر اللہ فاروقیؒ نے تالیف کیا ہے علامہ موصوف نے بڑے اہتمام سے اس کتاب کی ابتداء میں حضرت قطب الہند کے پیران طریقت کا مختصر تذکرہ بطور تبرک پیش کیا ہے اور دیگر ابواب میں صاحب مناقب کے احوال، واقعات و کرامات کے ساتھ حضرت قطب الہند کی تصانیف و تالیفات کی تفصیل کو بھی ذکر فرمایا ہے۔

یہ کتاب ۱۳۰۷ھ میں پہلی مرتبہ شائع ہوئی تھی اور اسکے بعد اتنے طویل عرصہ گذر

جانے کے بعد بھی اسکی دوبارہ عدم اشاعت کی ایک وجہ یہ رہی کہ والد بزرگوار حضرت ممتاز المشائخ سید شجاع الدین قادری ثانیؒ نے سیرت شجاعیہ کے عنوان سے حضرت قطب الہند کے احوال وکرامات وغیرہ سے متعلق ایک کتاب عام فہم اردو زبان میں تالیف فرمائی تھی جو مختلف کتب میں قطب الہند کے تذکروں کا خلاصہ ہے جو حضرت قطب الہند کے مناقب و احوال سے واقفیت کی ضرورت کو پوری کررہی تھی جس کی بنا کتاب ھذا کی طبع ثانی کی طرف توجہ نہ ہوسکی لیکن حالیہ عرصہ میں خیال پیدا ہوا کہ پیش نظر کتاب حضرت قطب الہند کے تذکروں میں ایک ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے اسلیئے اسکی دوبارہ طباعت عمل میں لائی جانی چاہئے۔اور یہی خیال اس کتاب کی دوبارہ اشاعت کا محرک بنا۔

یہاں اس بات کا تذکرہ ضروری سمجھتا ہوں کہ اس کتاب میں موجود فارسی وعربی عبارات میں اکثر کا اردو ترجمہ بھی کروایا جاکر قارئین کی سہولت کیلیئے شاملِ کتاب کردیا گیاہے اور مؤلف کتاب کا ایک اور مفید رسالہ بنام ’’فوائد مفید‘‘ بھی اس کتاب کیساتھ شائع کیا جارہاہے۔

بہرحال مناقب شجاعیہ بطفیل سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم زیور طباعت سے آراستہ ہوکر استفادہ کیلیئے آپ کے سامنے موجود ہے اوراس کام کو پائے تکمیل تک پہنچانے میں برادرم مولوی سید ابراہیم پاشاہ قادری سجادہ نشین حضرت قطب دکن عبداللہ شاہ شہیدؒ نے بڑی دلچسپی لی جس کیلیئے اللہ تعالیٰ سے دعاہے کہ انہیں جزائے خیر عطافرمائے اور مولانا فصیح الدین نظامی صاحب مہتمم کتب خانہ جامعہ نظامیہ کا بھی میں مشکور ہوں کہ مولانا نے پروف ریڈینگ اور

مؤلف کتاب ھذا کے سوانح کی فراہمی میں تعاون فرمایا اور اس سوانح کا ملخص بھی شامل کتاب کردیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے بوسیلہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم دعا ہے کہ اللہ پاک اس کتاب سے عامۃ المسلمین وعقیدت مندان وابستگان سلسلہ عالیہ شجاعیہ کو مستفیض فرمائے اور اولیاء اللہ کی تعلیمات وخدمات سے واقفیت کے ساتھ ساتھ ان کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق بخشے آمین بجاہ سید المرسلین وعلیٰ الہ اصحابہ اجمعین برحمتک یاارحم الراحمین

المرقوم : ۳؍محرم الحرام ۱۴۳۴ھ

م نومبر ۲۰۱۲ء

فقط

سید شاہ عبید اللہ قادری آصف پاشاہ عفی عنہ

سجادہ نشین حضرت قطب الہند و متولی وخطیب جامع مسجد شجاعیہ چارمینار

مختصر سوانح حضرت مولانا قاضی امیر اللہ فاروقی رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۶۶ھ تا ۱۳۵۰ھ

زیرِ نظر کتاب مناقب شجاعیہ قاضی ابوالفتح محمد امیر اللہ فاروقی رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف ہے۔ آپ کے والد گرامی حضرت ابو محمد شجاع الدین فاروقیؒ کا سلسلہ نسب (۳۲) واسطوں سے خلیفہٗ دوم اَمیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے جاملتا ہے جو وحید عصر بلند پایہ عالم دین اور صاحب ورع شخصیت کے حامل تھے۔ جنکی دوسری اہلیہ محترمہ صاحبزادی قاضی کلثوم کے بطن سے مصنف علیہ الرحمہ کے علاوہ بانی جامعہ نظامیہ مولانا انوار اللہ فاروقیؒ کی ولادت ہوئی۔ حضرت مؤلف علیہ الرحمہ کی ولادت ۱۲۶۶ھ میں ہوئی۔ آپ اپنے زمانے کے جید علماء جیسے مولانا غلام جیلانی صاحبؒ سے ابتدائی تعلیم حاصل فرمانے کے ساتھ ساتھ حضرت شاہ عبد العزیز صاحبؒ ولد حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے تلمیذ رشید حضرت کرامت علی صاحب سے بھی تفسیر، حدیث، فقہ و دیگر علوم وفنون میں اکتساب فیض کئے۔

حضرت مولانا قاضی امیر اللہ فاروقی رحمۃ اللہ علیہ نے داغؔ دہلوی، صفی اورنگ آبادی اور امین الدین کثرتؔ و منشی امیر حمزہ وغیرہ کے ادبی سرمایہ کا ملاحظہ مطالعہ

فرمایا چنانچہ حضرت مصنف علیہ الرحمہ زبان و ادب میں کافی بلند ذوق کے مالک تھے۔ چنانچہ مناقب میں ''مناقب شجاعیہ'' فن تصوف میں رسالہ ''فوائد مفید'' اور فن تاریخ میں ''صولت عثمانیہ'' کی جامعیت اور مفصل بیانی کے علاوہ مضمون میں ربط اسکے عین شاہد ہیں۔ مناقب شجاعیہ کو آپ نے پانچ ابواب میں تقسیم فرمایا جس میں حضرت سیدنا میر شجاع الدین حسینؒ کے احوال و مناقب و کرامات کو تفصیل کے ساتھ رقم فرمایا۔

حضرت مصنف نے ۱۰ ررمضان المبارک ۱۳۵۰ھ کو داعی اجل کو لبیک کہا۔ آپ قطب الہند حضرت میر شجاع الدین حسین رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ شریف کے احاطہ موقوعہ محلّہ عیدی بازار حیدرآباد دکن میں مدفن ہیں۔

حضرت قطب الہند

کے پیرانِ طریقت کا تذکرہ و شجرات عالیہ

ذکر مولانا شاہ محمد رفیع الدین صاحب قدس سرہ

حضرت مولانا حافظ میر شجاع الدین صاحب قدس سرہ کو خرقہ خلافت جمیع سلسلوں کا امام العارفین سلطان الکاملین محرم راز رب العالمین مولانا شاہ محمد رفیع الدین صاحب فاروقی قدس سرہ سے پہونچا ہے وطن مولانا قدس سرہ کا قندہار ضلع نانڈیڑ بلدہ سے ۶۰ کوس سمت غربی میں واقع ہے۔ وہاں کئی اولیاء متقدمین کے مزارات ہیں خصوص مزاراتِ پُر انوار حضرت مخدوم حاجی سیاح سرور سعید الدین رفاعی رحمۃ اللہ علیہ کا جو کہ نواسہ حضرت شیخ فرید الدین شکر گنج اور پوتے حضرت احمد کبیر رفاعی قدس سرہ کے ہوتے ہیں تالاب کے کنارہ پر واقع ہے اور مولانا قدس سرہ کو نسبت اویسی مزار پر انوار حضرت مخدوم سے ہی ابتداء میں تھی چنانچہ خود مولانا قدس سرہ جو کچھ اپنا احوال ثمرات المکیۃ میں لکھے ہیں بعینہ وہ اس جگہ نقل کیا گیا۔ وھو ھذا...... (اور وہ یہ ہے)

تراب اقدام السالکین وخادم نعلین فقرا وفقهاء ومحدثین محمد رفیع الدین ابن شمس الدین ابن محمد تاج الدین قادری[1] النقشبندی عفی الله عنهم اجمعین

تراب اقدام السالکین و خادم فقراء وفقہاء و محدثین محمد رفیع الدین بن محمد شمس الدین بن محمد تاج الدین نقشبندی القادری عفی عنہم اجمعین۔

(۱) ابن قاضی ملک ابن قاضی تاج ابن قاضی کبیر ابن قاضی محمود ابن قاضی کبیر ابن قاضی محمود ابن قاضی احمد ابن شیخ محمد ابن شیخ یوسف ابن زین الدین ابن نور الدین ابن محمد شمس الدین ابن شریف جہاں ابن صدر جہاں ابن شیخ اسحاق ابن شیخ مسعود ابن بدر الدین ابن محمد سلیمان ابن شیخ شعیب ابن شیخ احمد ابن شیخ محمد ابن شیخ یوسف ابن شہاب الدین فرخ شاہ کابلی ابن شیخ اسحاق ابن شیخ مسعود ابن عبداللہ اصغر ابن عبداللہ اکبر ابن ابوالفتح ابن شیخ اسحاق ابن شیخ ابراہیم ابن شیخ ناصر ابن عبداللہ ابن سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

تولد این فقیر در قصبه قندهار[۲]
است در حویلی محمدتاج الدین
متصل محله قاضی پوره روزپنجشنبه
بعد نمازصبح نوز دهم شهر جمادی
الاخر ۱۱۶۴ھ هجری یکهزار
ویکصد وهشت وچهارهجری
مقدسه است والدبزرگوارایں فقیر
که مرد صالح بود در مسجد مقدسه
حضرت مخدوم حاجی سیاح قدس
سره چندبه نیت فرزند معتکف بود
که حضرت مخدوم موصوف
درعالم رؤیا صحنك عام عنایت
فرموده بشارت دادند که ترا فرزندے
خواهدشداما نام من باید داشت
چنانچه بعد ایام حمل والده ماجده
فقیر که صالحه وعابده بود
ودرطریقه عالیه قادریه بیعت هم
داشت وبعد ازنماز فجر درتلاوتِ

فقیر اپنے دادا کی زرخرید وحویلی متصل محلّہ
قاضی پورہ قصبۂ قندھار شریف میں
جمعرات کے دن فجر کی نماز کے بعد
۱۹/ جمادی الاخریٰ ۱۱۶۴ھ (1751)ء میں
پیدا ہوا۔ میرے والد جو بہت نیک آدمی
تھے اولاد کی نیت سے چند دن تک حضرت
مخدوم حاجی سیاح قدس سرہ کی مسجد میں
معتکف رہے یہاں تک کہ حضرت مخدوم
نے عالم رویا میں کھانے کی ایک صحنک
(مٹی کی رکابی) عنایت فرماتے ہوئے
بشارت دی کہ تمہیں ایک بیٹا ہوگا مگراس کا
نام میرے نام پر رکھنا۔ چنانچہ میری والدہ
جو بے حد صالحہ عابدہ اور سلسلہ عالیہ قادریہ
میں بیعت بھی تھیں تکمیل ایام حمل کے بعد
نماز فجر ادا کر کے تلاوت کلام پاک میں

(۲) قندھار پہلے راجونکا دارالحکومت پناہ بلدہ نواب نظام علی خان بہادر کے وقت سے یہاں کے
راجہ مثل راجہ رامچند رو راجہ گوپال سنگھ کو بڑے بڑے مہموں پر روانہ ہوتے تھے یہاں قلعہ نہایت عمدہ ہے
اور بہت بزرگ اولیاء اللہ مثل حضرت سانگڑے سلطان مشکل آسان وغیرہ کے مزارات ہیں چنانچہ
تاریخ قندہار میں جس کو احقر نے ۲ حصوں میں مرتب کیا ہے جسمیں راجہ کی تحصیلداری اور عمارات کا
احوال اور اولیاء اللہ کی تعداد مفصل درج ہے ۱۲۔

قرآن بود که ایں فقیر متولد گشت بموجب حکم آنجناب نام ایں فقیر غلام رفاعی نہاد ند وعرف محمد رفیع الدین است بعد از قدری شعور در خدمت اقارب واجانب جز کشی نمودہ در عمر چہاردہ سالگی تاشرح ملای جامی رسانید وحضرت مخدوم در عالم رویا کتابے بایں خاکسار عنایت فرمودہ مشغول بذکر یا دداشت مسمی فرمود ند چنانچہ ازان ایام خوردی نسبت این فقیر جاریست واصل طریقہ فقیر کہ ازروحانیت ایشاں مستفید گشتہ اگرچہ تعبیرونام آن نسبت موقوف بر صحبت حضرت قدوتی مرشدی خواجہ رحمت اللہ نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بود بعدہ داعیہ طالب العلمی مستحکم سفر اورنگ باد اختیار نمودم وبخدمت قدوتی ومقتدائی ومولائی حضرت مولوی سید قمرالدین صاحب مغفور قدس سرہ ودیگر علماء انجا از ما تحت تاحاشیہ قدیمہ و بیضاوی شریف معہ

مشغول تھیں کہ یہ فقیر پیدا ہوا۔

چنانچہ حضرت حاجی سیاح کے حکم کے مطابق میرا نام غلام رفاعی رکھا گیا اور عرفیت محمد رفیع الدین ہے۔ کچھ شعور آنے کے بعد اعزہ واقارب اور دیگر حضرات سے ابتدائی تعلیم حاصل کرتے رہا یہاں تک کہ چودہ سال کی عمر میں شرح ملا جامی تک پہنچ گیا۔

حضرت مخدوم حاجی سیاح نے عالم رویا میں ایک کتاب اس خاکسار کو عنایت فرما کر ''یاد داشت'' نامی ذکر فرمادیا چنانچہ بچپن ہی سے اس فقیر کی نسبت جاری ہے۔ اور اس فقیر نے اُن کی روحانیت سے بہت فیض حاصل کیا۔ اگر چہ اس نسبت کی تعبیر اور نام قدوتی ومرشدی خواجہ رحمت اللہ نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پر موقوف تھا۔

بعد میں جب طالب علم کا جذبہ مستحکم ہو گیا تو میں نے اورنگ آباد کا سفر کیا اور قدرتی وموقتدائی ومولائی حضرت مولوی سید فخر الدین مرحوم و مغفور قدس سرہ اور وہاں کے دوسرے علماء سے نچلی کتابوں سے لیکر

لوازم وحواشی انهافراغ یافته حسب
الطلب والدبز گوار بازبه قندهار امده
بموجب استخاره وحکم حضرت
مخدوم درطلب مرشد کامل به ر
حمت آباد رفته درخدمت شیخ
المشائخ وحید عصر حضرت قدوتی
ومرشدی خواجه رحمت الله نائب
رسول الله صلی الله علیه وسلم تایك
سال درسلوك مشغول بوده اجازت
طریقه قادریه ونقشبندیه یافته وخرقه
خلافت پوشیده وقت مراجعت
دراثنائے راه پنج سال درحیدآباد
جهت تربیت بعضی طلبه این فن
گلیم اقامت افگندازانجابه مکه
معظمه ومدینه منوره شتافته در مدت
۳ سال صحاح سته وغیره کتب
احادیث شریف واعمال واشغال
طرق شتی از محمد بن عبدالله
مغربی وغیره مشایخ ومحدثین وقت
که دران وقت درحرمین الشریفین
بودند استفاده بعمل امدودرسنه
یکهزار یکصد و نود هجری بازبه
قندهار بفضل الهی مراجعت گشت

حاشیہ قدیم و بیضاوی شریف مع لوازم و
حواشی پڑھ کر فارغ ہونے کے بعد والد
صاحب کے طلب فرمانے پر قندھار لوٹا بعد
ازاں استخارہ اور حضرت مخدوم (حاجی
سیاح) کے حکم کے بموجب مرشد کامل کی
تلاش تربیت حاصل کی اور طریقہ قادریہ و
نقشبندیہ کی اجازت حاصل کرکے اور انکا
خرقہ خلفت پہن کر لوٹتے وقت اثنائے راہ
میں حیدرآباد پہونچا۔ یہاں پانچ سال تک
مقیم رہ کر کئی ایک طلباء کی طریقہ تصوف میں
تربیت کرتا رہا پھر وہاں سے مکہ معظمہ، مدینہ
منورہ کا سفر اختیار کیا اور وہاں تین سال کی
مدت میں محمد بن عبداللہ مغربی وغیرہ مشائخ و
محدثین زمانہ سے جو اس وقت حرمین
الشریفین میں موجود تھے صحاح ستہ و غیرہ
کتب احادیث شریفہ اور مختلف سلاسل کے
اعمال و اشغال کا استفادہ کیا ۱۱۹۰ھ
(1776)ء میں بفضل الٰہی صحیح وسلامت
قندھار لوٹا اور اپنے والد بزرگوار اور دیگر

و ملازمت والد بزرگوار و غیره احبامیر گردید ودر همان سنه خانقاه نواحداث نبام حضرت امام حسین وحضرت محبوب و شاه نقشبند بنا ساخته در خدمت فقر ومساکین صادرو وارد حاضر ست۔

بزرگوں کی خدمت میں رہنے لگا۔ ایک نئی خانقاہ حضرت امام حسین، حضرت محبوب سبحانی اور شاہ نقشبند کے نام سے وہاں تعمیر کی جس میں ہمیشہ فقراء و مساکین کی خدمت کیا کرتا ہوں اور فقیر کی شادی سب سے پہلے ۱۴ سال کی عمر میں اپنے چچا محمد غیاث الدین کے ہاں ہوئی۔

مولانا قدس سرہ العزیز عالمِ شباب میں مشق واصلاح شعر سخن کی شاہ قدرت اللہ صاحب بلیغ سے حاصل کیے تھے، اور نثر کو بہ کمال شیرینی بطرز میر غلام علی آزاد بلگرامی کے ادیبانہ لکھا کرتے تھے کیونکہ وقت طالب علمی اورنگ آباد کے میر صاحب بھی مولانا محمد قمر الدین صاحب سے کمال ربط نیاز مندانہ رکھتے تھے بلکہ مولانا قدس سرہ اور میر صاحب باتفاق باہمی باغہائے اورنگ آباد بیس بیس روز تک رہا کرتے تھے یہہ چند اشعار جو نتائج صافی مولانا قدس سرہ العزیز سے ہیں مرقوم کیے جاتے ہیں۔

بیا بیا که شهید توپے دفن باقیست | برنگ شمع بفانوس در کفن باقیست

زروئیے لطف بکس بوسه داده شاید | که همچو شبنم گل نقش بردهن باقیست

سپندوارز سوز تو ناله ها کردیم | سخن تمام شدو اخرین سخن باقیست

غرض اُسی ثمرات المکیہ میں مولانا قدس سرہ العزیز اپنا احوال ایک موقع

پر اسطرح تحریر فرمائے ہیں وھو ھذا۔ (اور وہ یہ ہے)

"بعد دریافت ملازمت خواجه علیه الرحمه روز دوم ارشاد کرد که در مقدمه شما محمد علی خان بهادر والاجاه ارقام می کنم این را گرفته برید هر اینه از شما سلوك معقول خواهد نمود به مجرد سمع این حرف نهایت ربخور گشته عرض نمودم معاشیکه برزگان غلام پیداساخته رحل اقامت بسته اندزیاده تراز احتیاج بنده است لیکن انرادرحق خود حرام میدانم ومحض به توقع تربیت باطن حسب الارشاد هادی اشباح وارواح محمد سیّاح قدس سره تاآستان عرش آشیان بجناب رسایندم چون معروضه ام گوش ساخت بے اختیار گریه اغاز

حضرت مولوی صاحب فرماتے تھے کہ حضرت خواجہ علیہ لرحمہ کی خدمت میں آنے کے بعد دوسرے دن حضرت نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے بارے میں محمد علی خان بہادر والا جاہ کو ایک خط لکھ دیتا ہوں اسے لیکرتم چلے جاؤ وہ تم سے اچھا سلوک کریں گے۔ یہ سن کر میں بہت رنجیدہ ہوااور عرض کی کہ وہ دولت اور ذرائع معاش جو غلام کے بزرگ پیدا کر کے رکھ گئے ہیں میری ضرورت سے زیادہ ہیں لیکن اسے بھی میں اپنے حق میں حرام سمجھتا ہوں۔ مین تو فقط ہادیٔ اشباح و ارواح حاجی محمد سیاح قدس سرہٗ کے اشارہ کے بموجب باطنی تربیت کی توقع میں آپ کے آستانہ پر حاضر ہوا ہوں۔ میری یہ درخواست سنتے ہی حضرت خواجہ بے اختیار رونے لگے اور فرمایا کہ

کرده فرمود که بارك الله مردمانیکه
درین روزهامی ایند ازان جمله
کسیے برای سفارش بیعت میکنند
وکسی بنابر اجازت عمل
تسیخر وکسی جهت طلب
کیمیاباذعان انکه فقیراندامید اندبس
اجازت دوگانه رؤیت رسول صلی
الله علیه وسلم کرامت فرمودکه
شب به عمل آورده حقیقت واقعه
رافراموش نسازند وصبح
مشروحابیان نمایند بعد عمل آن
درخواب دیدم که درصحرای عظیم
تنهاام وشخص هولناك ودراز قدوسیه
رنگ قصد من کرده است ومن ازان
حیرانم ناگاه فوجی بزرگ همدران
ساعت دوان دوان آمدوازضرب
شمشیر ها وچوب هاآن شخص

بَارَکَ اللّٰہُ فِیکَ (اللہ تم کو
برکت دے) آج کل جولوگ بیعت کیلئے
آتے ہیں ان میں سے کوئی تو سفارش کیلئے
بیعت کرتا۔ کوئی عمل تسخیر کی اجازت حاصل
کرنے اور کوئی نسخۂ کیمیا لینے کی غرض سے
آتا ہے یہ سمجھ کر کہ فقیر اس سے واقف
ہے۔ پھر حضرت خواجہ نے مجھے دوگانۂ
رؤیت رسول اللہ ﷺ کا طریقہ سکھلایا اور
اجازت مرحمت فرمائی اور ارشاد ہوا کہ جس
رات عمل کرو اس رات کے واقعہ کی حقیقت
یاد رکھنا اور صبح کو سب تفصیل بیان کرنا۔
مذکورہ خواب رسالۂ نقشبندیہ سے جو آپ کی
تالیف ہے یہاں بعینہٖ نقل کرتا ہوں۔
دوگانے کا عمل کرنے کے بعد
میں نے خواب میں دیکھا کہ صحرائے عظیم
میں تنہا کھڑا ہوا ہوں ایک ہولناک درازقد
سیاہ رو شخص میری طرف آرہا ہے اور میں

هولناك را پاره پاره كردندپه سيدم
كه فوج كيست گفتند كه
جلوخاص آنحضرت صلى الله عليه
وسلم است وآنحضرت عليه السلام
نيز مى ايند چون اين سخن شنيدم
بسيارخوشحال گشته بر كناره
اُردوئے معلى مبارك استادم فوج فوج
ازاقسام بزرگان روان گشت ناگاه
سوارى مبارك آنحضرت ﷺ ظاهر
گشت وآنحضرت ﷺ برتخت
نشسته بودندومردمان از اطراف آن
تخت راگرفته بودندچون تخت
مبارك نزديك فقير رسيد آداب
بجاآوردم و تضرع بسيار نمودم
آنحضرت نگاه شفقت وتبسم
مرحمت بحال اين كمترين فرموده
به شخصے ارشادفرموده كه اين

اس سے نہایت پریشان ہوں کہ اچانک
ایک بڑی فوج دوڑتی ہوئی آئی اور اس نے
تلواروں اور ڈنڈوں سے اس ہولناک شخص
کو مار مار کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ میں نے
پوچھا یہ فوج کیسی ہے؟ کہا گیا کہ وہ
آنحضرت ﷺ کا خاص ہراول دستہ ہے اور
آنحضرت ﷺ بھی تشریف لا رہے ہیں۔
یہ سن کر میں بہت خوش ہوا اور اردوئے معلیٰ
(مقدس لشکر) کے کنارے کھڑا ہوگیا۔
قسم قسم کے بزرگ فوج چلے آتے تھے پھر
اچانک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری
مبارک ظاہر ہوئی۔ حضور ﷺ ایک تخت
پر متمکن تھے اور لوگ چاروں طرف سے
آپؐ کے تخت کو تھامے ہوئے تھے جیسے ہی
آپؐ کا تخت مبارک میرے قریب آیا
میں جلدی سے آداب بجالایا اور بے انتہا
تضرع و نیاز مندی کرنے لگا حضور ﷺ نے

رانزد عبدالخالق غجدوانی ببرد وتخت مبارك روان شد ومن رخصت گشته همراه آں شخص بطرف عبدالخالق غجدوانی راهی شدم چون پاره ازراه قطع نمودم به باغے رسید که اوصاف ان خارج از حیطه تحریر وتقریر است ودرمیان باغے چبوتره ایست بسیارمطبوع وبرآن چبوتره حضرت عبدالخالق غجدوانی نشسته بودندوگرداگرد ایشان چندین بزرگان مراقبین حلقه کرده اندوصورت حضرت خواجه عبدالخالق راقدس سره العزیز خوب یادمیدارم که سرخ رنگ وریش سپید ومیانه قدوکمروچهره اندولباس سفید ازسبب نورانیت باطن مثل آفتاب روشن است

مسکراتے ہوئے مجھ پر نگاہ شفقت ونظر کرم ڈالی اور قریب کھڑے ہوئے ایک شخص کو حکم دیا کہ اسے عبدالخالق غجد وانی کے پاس لے جاؤ۔ یہ کہہ کر تخت مبارک روانہ ہوگیا اور میں رخصت ہوکر اس شخص کے ہمراہ عبد الخالق غجد وانی کے پاس روانہ ہوا۔ ہم نے ابھی تھوڑا ہی راستہ طے کیا تھا کہ ایک خوبصورت باغ میں پہنچے جس کے اوصاف نہ الفاظ میں بیان کئے جاسکتے ہیں نہ ضبط تحریر میں لائے جاسکتے ہیں۔ باغ کے بیچوں بیچ ایک بے حد آراستہ وپیراستہ چبوترہ تھا اور اس پر حضرت عبدالخالق غجد وانی بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے اطراف چند بزرگ حلقہ باندھے مراقبہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت خواجہ عبدالخالق غجد وانی قدس سرہ العزیز کی صورت مجھے اچھی طرح یاد ہے ان کا رنگ سرخ، ریش سفید، قد درمیانہ

بنظر می آمدند آن شخص همراهی
مرا نزدیك عبدالخالق برده گفته که
این کس را جناب سرور عالمیان
علیه الصلوة والسلام نزد شما فرستاده
اندو حضرت عبدالخالق غجدوانی
متوجه گشته باین فقیر بیشتر
طلبیدند چون فقیر درمیان حلقه
بزرگان مراقبین متصل حضرت
عبدالخالق رسیدم به اشتیاق تمام
سر بر قدم مبارك ایشان نهادم
حضرت عبدالخالق سرمن از دست
مبارك خویش برداشته سرفراز
فرمودند وچیزے ارشاد فرمودند که
رخصت اظهار آن نیست ......چون
بعد ازبیداری فی الحال این واقعه
رابعرض حضرت مرشد رسانیدم
فرمودند که ترادر طریقه علیه

اور چہرہ گول ہے، سفید لباس میں اپنی
باطنی نورانیت کے سبب وہ چمکتے ہوئے
سورج کی طرح نظر آرہے تھے۔ میرے
ہمراہ جو صاحب مامور تھے انہوں نے مجھے
خواجہ عبد الخالق غجدوانی کے پاس پیش
کر کے کہا کہ جناب سرور عالم ﷺ نے اس
شخص کو آپ کے پاس بھیجا ہے۔
عبد الخالق غجدوانی نے میری
طرف متوجہ ہوکر اپنے سامنے بلایا جب فقیر
مراقبے میں بیٹھے ہوئے حضرات کے حلقہ
میں سے حضرت عبدالخالق کے قریب پہنچا تو
انتہائی اشتیاق سے اپنا سر ان کے پائے
مبارک پر رکھ دیا۔ حضرت عبدالخالق غجدوانی
نے اپنے دست مبارک سے میرا سر اُٹھا کر
مجھے سرفراز فرمایا اس کے بعد کچھ ارشاد فرمایا
جس کے اظہار کی مجھے اجازت نہیں
ہے۔ بیدار ہوکر میں نے فوراً خواب میں

نقشبندیہ بھرہ کلّی خواھدشد	گزرا ہوا یہ واقعہ اپنے مُرشد سے کہہ سنایا
زیرا کہ بموجب حکم جناب رسالت	حضرت خواجہ نے فرمایا تجھے طریقہ نقشبندیہ
پناہ صلی اللہ علیہ وسلم خدمت	میں کامل فیض ملے گا۔ بڑا اونچا مقام حاصل
حضرت عبدالخالق کہ ریئس	ہوگا کیونکہ جناب رسالت مآب ﷺ کے
نقشبندیانند بسیار متوجھہ اندو بعد	حکم کے بموجب سلسلہ نقشبندیہ کے رئیس
ازین بشارت بسیار بہ طفیل این	حضرت عبد الخالق غجدوانی کی تجھ پر پوری
دوگانہ رویت نبوی میسر گشتہ کہ	توجہ ہوئی ہے۔اس بڑی بشارت کے بعد
ارقام آن طولانی داردوبرائے ادائے	بھی کئی مرتبہ مذکورہ بالا دوگانے کے طفیل
شکر وشتمیم این محل همیقدر	مجھے رؤیت نبویؐ میسر ہوئی جس کا ذکر کرنا
کافی است فقط۔	باعث طوالت ہوگا۔اس موقع پراظہار شکرو
	تمین کی خاطراس قدر تذکرہ کافی ہے۔

حاصل یہ کہ..........مولانا قدس سرہ نے اپنا احوال ثمرات المکیہ میں جو کچھ تحریر فرمایا ہے وہ اس جگہ درج کردینا ہوا۔ اب سبب تالیف ثمرات المکیہ بھی معلوم کرنا چاہئے جو کہ اُسی ثمرات میں مولانا تحریرفرمایا ہے۔ وھوھذا: (اوروہ یہ ہے)

فقیر درشب جمعہ درحطیم مکہ	فقیر کو مکہ معظّمہ میں شبِ جمعہ بعض
معظمہ دربعضے مبشرات خودرویائے	بشارتیں عالمِ رؤیا میں حاصل ہوئیں۔
دیدم کہ ازدیوار کعبہ شریف یك	میں نے دیکھا کہ کعبہ شریف کی دیوار

کتاب و یك قلمدان بیرون آمد بشادمانی تمام آن هر دو را گرفتم وفی الحال بزرگے ندا کرد که این کتاب و قلمدان از جناب حضرت سرور کائنات و خلاصه موجودات صلوت الله وسلامه علیه بتو عنایت شداست مبارك باد فقط کرامات۔

سے ایک کتاب اور ایک قلمدان باہر نکلا۔ میں نے انتہائی مسرت سے ان دونوں کو اُٹھایا۔ اسی وقت ایک بزرگ نے آواز دی کہ یہ کتاب قلمدان جناب سرورِ کائنات و خلاصہ موجوداتؐ نے تمہیں عطا کیا ہے مبارک ہو

اب چند کرامات وخرق عادات مولانا قدس سرہ کے لکھے جاتے ہیں جن کو ابوسعید والا نے اپنی کتاب تالیف بحر رحمت فارسی آخر کتاب میں جمع کیا ہے۔

واقعات وکرامات مولانا شاہ رفیع الدین قبلہؒ

مولانا شاہ محمد رفیع الدین صاحب قدس سرہ وقت طالب علمی اورنگ آباد میں شب کو روضہ بیگم[1] میں تنہا رہکر اتنا رویا کرتے تھے کہ صبح کو علامت اشک چکیدہ کی زمین پر محسوس ہوتی تھی۔

(۱) واقعہ: سید محی الدین صاحب مشائخ بلدہ سے روایت ہے کہ ابتدا میں ایسا بھی اتفاق ہوتا تھا کہ مکان میں حضرت مولانا قدس سرہ کے سوائے ایک سیر نخود آور ایک سیر آٹے کے کوئی چیز بھی موجود نہیں رہتی تھی اور آپکی عادت تھی کہ اگر

(۱) بیگم کا نام اورنگ آباد میں رابعہ دورانی مشہور ہے کہتے ہیں کہ یہ مقبرہ اورنگ آباد کا تاج گنج اکبرآباد کے روضہ کے مشابہ ہے۔

بیس مسافر بھی آتے تو آپ انکے سات معہ مریدین کے تناول فرماتے تھے اگر اس اثنا میں اور مسافر سوائے انکے آجاتے تو کلچہ آٹے کے جو بہ تعداد ہر شخص کے تیار کرلئے جاتے ان سب کو توڑ کر از سرنو کلچہ موافق ان مسافرین وغیرہ کے تیار کر کے تقسیم کیا کرتے تھے خدا کے فضل سے سب کو اتنا آٹا کافی ہوتا تھا۔

(۲) واقعہ: شیخ مدار صاحب اولاد امام فخر الدین رازی بیان فرماتے ہیں کہ آپ جس مریض کی عیادت کو تشریف فرما ہو کر ارشاد فرماتے کہ جلد تدبیر معالجہ کرین حق تعالی شافی ہے تو وہ مریض فضل خدا سے صحت پاجاتا تھا اگر بعد عیادت کے سکوت فرماتے تو وہ مریض جان بحق ہوتا تھا چنانچہ جب آپکے فرزند اکبر محمد نجم الدین صاحب بیمار ہوئے تو راوی کا قول ہے کہ حضرت نے مجھ کو طلب فرما کہ ارشاد فرمایا کہ جب نجم الدین کا انتقال ہو تو فلاں مقام پر دفن کر دینا اور وفات کی کیفیت مجھ کو نہ لکھنا یہہ فرما کر اورنگ آباد کو واسطے زیارت مزارات کے تشریف فرما ہوئے ویسا ہی ہوا کہ نجم الدین صاحب نے تھوڑے عرصہ میں انتقال کیا اور اسی مقام پر دفن ہوئے۔

(۳) واقعہ: عادتِ شریف تھی کہ ہمیشہ باوضو رہا کرتے اور وضو کے بعد دو رکعت تحیت الوضو ادا فرماتے اور نمازِ پنجگانہ مسجد میں باجماعت ادا فرمایا کرتے تھے۔ اور تہجد ادا کر کے صبح تک مراقبہ میں تشریف رکھتے تھے، پھر صبح کی نماز ادا فرما کر اشراق کے مکان میں تشرف فرما ہوتے تھے اور بعد تناول قدرے طعام ہمراہ مریدین میں کے دو پہر تک حکایات وارشادات سے مستمعین کو فیضیاب فرما کر

قیلولہ فرماتے تھے پھر اول وقت ظہر کے بیدار ہوکر مسجد کو تشریف فرما ہوتے اور عشاء کے فراغ سے مراجعت فرما کر قدرے طعام سات مریدین و مسافرین کے تناول فرماتے۔ راوی کا قول ہے کہ بہ سبب نورانیت آور ہیبت کے کسیکو ابکنہ ملا کر بات کرنیکی مجال نہ تھی۔

مصرع ہیبت حق است این از خلق نیست منیت

اور ابتدا احوال میں آپ کو اسقدر استغراق تھا کہ بعض وقت اس حالت میں جانب شمال نماز کو کھڑے ہوجاتے مگر اطلاع پر متوجہ قبلہ ہوجاتی ہے۔

(۴) واقعہ: ابوسعید والا سے روایت ہے کہ یک روز میں خواجہ رحمت اللہ نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گنبد میں متوجہ مزار پر انوار کا تھا اس وقت مجھکو نہایت حظ و سرور طاری ہوا تھا کہ معاً مولانا قدس سرہ جلد جلد تشریف فرمائے میں نے آپکی آواز رفتار سنکر کھڑا ہوگیا حضرت بیٹھ گئے اور مجھکو بھی حکم دیا جب میں بیٹھ گیا تو ارشاد فرمایا، کہ ایک شیخ کامل تھے ایک روز انکا مرید تجلیات مراقبہ میں مستغرق تھا شیخ اسکے احوال پر مطلع ہوکر جلد یک جوتہ اپنا اسکے سر پر مار دیا اس مرید نے سر اٹھا کر عرض کیا افسوس کہ میں کس حظ و سرور میں تھا شیخ نے سنکر فرمایا کہ اسی واسطے میں نے تجھکو جوتہ مارا (کہ) سالک کو اس قسم کا سیر و حظ منزل مقصود سے باز رکھتا ہے۔

(۵) واقعہ: ایک صاحب نے جو کہ حضرت کے ہم عمر خورد سالی کے رفیق تھے کمالات وفیض پر حضرت کے اعتقاد نہ رکھ کر دوسری جگہ بیعت کا قصد کیا جب لوگوں نے ان سے کہا کہ ایسے شیخ کامل کو چھوڑ کر دوسرے جگہ بیعت کرنا موجب کم

فہمی کا ہے تو انہوں نے کہا کہ وہ ہم تو خوردسالی میں یک جگہ کھیلے ہوئے ہیں ارادہ ہے حیدرآباد کو جاکر کسی کامل سے مرید ہونا، اب یہہ صاحب حیدرآباد کو پہونچ کر ایک بزرگ سے خواستگار بیعت ہوئے اس بزرگ نے ان سے کہا کہ فلاں روز تم آؤ میں جناب رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم سے تمہاری بیعت کے بارے (میں) اجازت حاصل کر کے تمکو داخل طریقہ کردونگا، چنانچہ اس روز جب وہ صاحب آئے تو اس بزرگ نے انکو کچھ وظیفہ بتا کر اپنے روبرو مشغول رکھااا اور خود مراقبہ میں مشغول ہوے اور انکو بھی مراقبہ کرنے کی لئے فرمایا، کیا دیکھتے ہیں کہ بارگاہ مجلس رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عیاں ہے اور تمامی اصحاب کبار موجود ہیں اور مولانا قدس سرہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے باادب کھڑے ہوئے اور وہ بزرگ بھی دورزینہ پر اور انکے پیچھے صاحب باادب دست بستہ کھڑے ہوئے ہیں اتنے میں شربت آیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو تقسیم کا حکم فرمایا جب وہ شربت تقسیم ہونا شروع ہوا اور مولانا قدس سرہ کو بھی پہونچا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مولانا قدس سرہ کو ارشاد فرمایا کہ اس شربت سے تم تھوڑا شربت اس شخص کو دو جو وہ صاحب کے پیچھے کھڑا ہوا ہے مولانا قدس سرہ نے ویسا ہی عمل کیا بعدہ وہ مجلس برخواست ہوگی۔ اب وہ بزرگ مراقبہ سے فارغ ہوکر اس طالب کو فرمایا کہ تم مولوی محمد رفیع الدین صاحب کے نزدیک جاکر مرید ہوان سے تمکو فیض حاصل ہوگا وہ صاحب اس عجایب (عجیبہ) واقعہ سے اس قت مولانا قدس سرہ کے معتقد ہوکر قندہار کو روانہ ہوئے بعد طی منازل کے جب اس مقام کو پہونچے جہاں سے قندہار یک

منزل رہ گیا تھا۔ اور مولانا کی عادت تھی کہ ۳ سہ پہر کو کبھی کبھی باغات میں تفریح طبع کیلئے جایا کرتے ایک روز اسطرف تشریف فرما ہوئے جدھر بلدہ کا راستہ ہے اور یک ٹیلہ پہاڑ پر تشریف فرما ہوے یہاں تک کہ عشاء کا وقت بھی آ گیا مریدوں نے عرض کیے (کیا) کہ وقت نماز کا ہوگیا ہے حکم ہوتو اذان دی جائے حضرت نے ارشاد فرمایا ذرا ٹھیرو اس میں عادت اقامت سے زیادہ شب متجاوز ہوگی، پھر مریدوں نے عرض کے کہ خاصہ اور نماز کا وقت بہت تجاوز کر گیا ہے اذان کا حکم ہوا رشاد ہوا اگر تم پڑتے ہوتو نماز پڑھ لو ہم ابھی نہیں پڑھتے ، اور بار بار راستہ کے طرف بطور انتظار کے دیکھا کرتے تھے اتنے میں وہ صاحب یابو پر سوار نمودار ہوئے اور روبرو حاضر ہوکر قدمبوس ہوئے حضرت نے مسکرا کر فرمایا کہ ہم بہت دیر سے تمہارے منتظر تھے تم ہم عشا ملکر پڑھینگے وہ صاحب حضرت کے ساتھ عشاء پڑھ کر معہ حضرت مکان کو واپس ہوئے اب ہر روز وہ صاحب حضرت کے خدمت میں حاضر ہوتے اور بیعت کے خواستگار ہوتے مولانا قدس سرہ انکو فرماتے کہ بھیا تم ہم تو یک جگہ کھیلے ہوئے ہیں اس پر وہ نہایت نادم وشرمندہ ہوجاتے اسطرح چھ مہینہ تک آپ انکو یہی فرماتے رہے ایک اور روز وہ صاحب بیعت سے مایوس ہوکر عشا کی نماز پڑھکر دو پہر رات تک مسجد کے (کی) چوکی پر بیٹھ کے (کر) روتے رہے حضرت حسب عادت تہجد کی نماز کے واسطے تشریف فرما ہوے تو انکو روتے ہوئے پائے اس قت مولانا نے مرید کرلیا پھر تو وہ صاحب نہایت عقیدت سے حضرت کے خدمت میں رہنے لگے جس سے موردعنایات پیر کامل کے ہوئے۔

(٦) **واقعہ**: ایام شادی بڑی صاحب زادی کے ایک شخص بوضع درویش کلاہ ودلق پہن کر روبرو نقل کرنے لگا اور بطور سلام فقرا نکے (فقیروں کے) لفظ عشق اللہ کہکر کھڑا ہوا آپ نے اس کو دیکھ کر فرمایا کہ الٰہی یہ شخص نقل صدیقوں کی کرتا ہے اس نقل کو اصل سے بدل دے بہ مجرد ارشاد اس کلام کے وہ شخص لباس پھینک کر تین روز تک آہ کشی کرتا رہا آخر دیوانہ ہوکر پہاڑوں میں چلا گیا اور تمامی اہل مجلس پر اسوقت اس طرح کی بے خودی ہوئی کہ از خود درفتہ ہوگئے باورچی لوگ بھی بے خودی سے سالن میں چاول ڈالکر پکانے لگے اور حضرت کی بھی یہ حالت تھی کہ سوائے نماز کے نہیں اٹھتے تھے چوتھے روز سب لوگ حالت اصلی پر آ گئے۔

(٧) **واقعہ**: بروز صندل حضرت حاجی سیّاح سرور قدس سرہ کے آپ کا انتقال ہو چکا تھا لوگوں نے آپکو حضرت حاجی سیاح قدس سرہ کے صندل میں دیکھے (دیکھا) جب وفات کی شہرت ہوئی تو لوگوں کو حیرت ہوی کہ ہم تو ابھی صندل مالی میں حضرت کو شریک دیکھے تھے تاریخ وفات آپکی ١٥/رجب ١٢٤١ھ ہجری، اور عمر شریف ٧٧ سال کی تھی آپکے کئی ہزار مرید تھے منجملہ خلفاء کے چند خلفاء کی نام درج کیئے گئے ایک تو حضرت قدس سرہ (حضرت قطب الہند حافظ میر شجاع الدین حسین قادریؒ)

٢۔ میر اویس صاحب ٣۔ سید شرف الدین صاحب ساکن ولاندی

٤۔ مولوی بخاری صاحب ٥۔ سید کبیر صاحب ٦۔ مولوی شہاب الدین صاحب

٧۔ حافظ مولوی محمد شجاع الدین صاحب والد راقم بنسئہ مولانا قدس سرہ اور مکہ معظّمہ میں بھی ایک خلیفہ تھے۔ آپکی گنبد کو نواب شمس الامرا امیر کبیر بہادر نے خوش

وضع تیار کیا ہے اور اب تک سالانہ عرس شریف کا نواب اقبال الدولہ بہادر کے علاقہ سے ملا کرتا ہے۔

(۸) نواب محمد فخر الدین مرحوم (۹) حافظ عبدالرحیم صاحب مرحوم

ذکر حضرت خواجہ رحمت اللہ نائب رسول صلی اللہ علیہ وسلم

مولانا قدس سرہ کو خرقہ خلافت قدوۃ العارفین زبدۃ الکاملین مولانا حضرت خواجہ رحمت اللہ نائب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا ہے والد بزرگوار حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کے جناب خواجہ عالم صاحب نقشبندی ولایت توران سے تشریف فرما ہو کر موضع بل گانوں متصل بیجاپور کے متاہل ہوئے، اور حضرت خواجہ علیہ الرحمہ بھی وہیں متولد ہوئے آپکی خوردسالی سے آثار صلاح وبزرگی نمایاں تھے جب آپکی والدہ ماجدہ کا انتقال ہوگیا آپ کے والد ماجد نے دوسرا نکاح کیا چونکہ والدہ حقیقی نہ تھی اسلئے درخت انار جو صحن مکان میں تھا توڑ کر حضرت خواجہ علیہ الرحمہ پر تہمت لگائے آخر یہاں تک رنجیدگی بڑی کہ حضرت خواجہ علیہ الرحمہ اپنے والد سے رخصت ہو کر کرنول میں خالہ صاحبہ کے پاس تشریف لے گئے وہاں تربیت پا کر خالہ صاحبہ کے (کی) اجازت سے دو گھوڑوں سے نوکر ہوئے ایک گھوڑے کے ماہوار کو راہ خدا میں خیرات کر کے ایک گھوڑے کی ماہوار میں معہ متعلقین وغیرہ مشغول بیاد حق رہا کرتے تھے، چونکہ آپکو خوردسالی سے شوق ذوق ذکر وشغل وریاضات کا تھا آپ نے حضرت سید علوی بروم صاحب جو شیخ وقت مشہور بکشف وکرامات تھے بیعت

حاصل فرمایا بعد تصفیہ باطن اور ریاضات شاقہ بحکم حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ کو گئے اس وقت وہاں جناب سید اشرف مکی رحمۃ اللہ علیہ مشہور وقت تھے آپ ان سے بھی طریقہ نقشبندیہ میں مستفیض ہوئے اور خدمت بابرکت میں رہ کر بعد حصولِ مقاصد مدینہ منورہ کے عازم ہوئے اور وہاں سے ہند کو مراجعت فرما کر چند روز کرنول اور چند روز نندیال میں سکونت اختیار کی اور متصل قصبہ اناسمندر نواحی ارکاٹ کی زمین خرید کر کے رحمت آباد، اور احمد پور وغیرہ بارہ ۱۲ دیہات آباد کیے اور احمد پور کا کل محاصل مدینہ منورہ کو ہر سال روانہ فرمادیا کرتے تھے بلکہ جب کبھی احمد پور کو تشریف فرما ہوتے تو پانی ساتھ رکھتے وہاں کا پانی تک استعمال نہ فرماتے تھے چنانچہ اب تک رحمت آباد اور دیگر قصبات کا محاصل جو حضرت کے آباد کیئے ہوئے ہیں حضرت کے (کی) ہی درگاہ کے مصارف کیلئے مقرر ہے۔

مقولہ مولانا قدس سرہ فرماتے تھے کہ جناب خواجہ علیہ الرحمہ کو ابتداء حالت میں نسبت اُویسیہ مزار فیض بار[1] سید شاہ محمد گیسودراز رحمۃ اللہ علیہ سے تھی۔

---

(۱) حضرت سید گیسودراز قدس سرہ کے والد کا نام سید یوسف عرف سید راجو ہے حضرت کا نسب ۲۲ واسطوں سے رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچتا ہے علی ہذا شجرہ مشیخت مرشدوں کا بھی ۲۲ واسطہ سے حضرت کو پہونچتا ہے آپ دہلی سے دولت آباد کو معہ والد کے تشریف فرما ہوئے جن ایام میں سلطان محمد تغلق دہلی کی خلق کو دولت آباد کے جانب روانہ کیا اس وقت حضرت کے والد بھی دکن روانہ ہوئے اس وقت آپ کی عمر ۴ سال کی تھی آپ ۷۳۶ھ ہجری میں مرید حضرت نصیرالدین چراغ دہلوی کے دہلی میں ہوئے اور گلبرگہ میں سلطان فیروز شاہ بہمنی کے عمل میں تشریف لے آئے آپ کی عمر ایک سو پانچ سال ۴ مہینہ ۱۲ روز کی تھی۔ وفات آپ کا روز دوشنبہ وقت اشراق ۱۶ ذی قعدہ ۸۲۵ھ ہجری۔ آپ کو مولانا بہاؤالدین امام نے غسل دیا اور مولانا سراج الدین نے پانی ڈالا۔

اس طرح کہ ایک روز خواجہ علیہ الرحمہ بیت الشرف سے یکا یک بشوق زیارت مزار پرانوار خواجہ بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ کے روانہ ہوئے اور گلبرگہ میں چندروز اقامت فرمائے اس کے بعد حضرت سید علوی بروم علیہ الرحمہ اور پھر حضرت سید اشرف مکی علیہ الرحمہ سے علی الترتیب مستفیض ہوئے خواجہ علیہ الرحمہ کے خرق عادات وکرامات کو ابوسعید والا کتاب ''بحر رحمت'' میں بشرح وبسط اور شاہ نظام الدین صاحب ''عقیدت الطالبین'' میں مفصل جمع کئے ہیں۔ ہر چند وہ دونوں کتابیں کرامات وواقعات خواجہ علیہ الرحمہ سے بھری ہوئی ہیں۔ میں بھی ان میں سے چند کرامات کو مناسب الذکر سمجھ کر لکھتا ہوں و ھم ھذا۔ (اور وہ یہ ہیں)

ارشادات وکرامات حضرت خواجہ رحمت اللہ قدس سرہ نائب رسول ﷺ

آپ فرماتے تھے کہ دو چیز سنگ راہ سالک ہیں ایک نفس ملعون دوسرا شیطان مرجوم جب تک ان پر غالب نہ آوے ہرگز منزل مقصود کو نہ پہونچے گا۔ ایضاً

آپ مریدوں کو فرماتے تھے کہ جنگل میں جا کر ذکر جہر کیا کرو تا کوئی نہ سنے کیونکہ لوگوں میں ذکر وشغل کرنے سے خوف، ریا پیدا ہونیکا ہے۔ ایضاً

ارشاد فیض رشاد تھا کہ کثرت درود صلوۃ موجب نشونمائے نہال مقصد سالک کی ہے، جتنا ہو سکے درود میں کوشش کرے۔

واقعہ: محمد شفیع صاحب دریائے سنور کے کنارہ مدت بارہ ۱۲ سال سے دروازہ موانست خلق کا بند کر کے ریاضات وتقدس سے مشہور وقت تھے جب خواجہ

علیہ الرحمہ بحکم الہام غیبی ان کے ملاقات کوتشریف لے گئے تو دروازہ بند تھا دوسرے روز پھر تشریف فرما ہوے تب بھی اس طرح ملاحظہ فرمایا آخر تھوڑی دیر تأمل فرما کر جب حضرت نے باطن سے توجہ کئے تو حجرہ سے باہر آئے اور پابوسی (قدم بوسی) حاصل کئے خواجہ علیہ الرحمہ نے انکو داخل طریقہ فرمایا اور بعد اتمام مدارج سلوک کے خرقہ خلافت عطا فرما کر نکاح کرنے کیلئے حکم فرمایا چنانچہ حسب الامر والا کی وہ متاہل ہوئے بعدہ اور بہت سے کرامات ان سے صادر ہوئے۔

موزونی طبیعت خواجہ علیہ الرحمہ کی کبھی اشعار کیطرف بھی مائل ہوئی تھی چنانچہ یہ فارسی غزل آپ کی طبع صافی سے ہے۔

چشم بکشا سوئے آفت زدگان رحمے کن
زآب رحمت بدل سوخگان رحمے کن
جانم ازتشنہ لبی سوخت چہ تدبیرکنم
یامحمد بحق تشنہ لبان رحمے کن
کارماجرم وخطا کار تو عفو است و عطا
بہ طفیل بہ غربیاں جہاں رحمے کن
سید ابرذر توآمدہ ام دستم گیر
دستگیری کن وای جان جہاں رحمے کن
رحمت اللہ کہ طلبگار عنایات توہست
وقت مہر است بماختہ دلان رحمے کن

واقعہ: یہ واقعہ قبل تشریف لیجانے زیارت مدینہ منورہ کا ہے جب تک آپ دواسپ سے نواب کرنول کے ملازم تھے ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ نواح کرنول میں سخت قحط ہوا نواب الف خاں پسر نواب ابراہیم خان ناظم کرنول نے ہر چند فقرا و مشائخ سے واسطے بارش کیلئے دعا چاہئے (ہی) مگر دعا کا اثر ظاہر نہیں ہوا، ان ایام میں ایک مجذوب صاحب ناظم کے پاس آ کر بلند آواز سے یہ کہکر چلے گئے کہ اٹھ اور جا کر سید رحمت اللہ سے دعا چاہ تیرا مقصد برآئے گا، نواب موصوف نے یہ سنکر لوگوں سے پوچھا کہ سید رحمت اللہ کون شخص ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا کہ فلاں رسالہ میں دوگھوڑں سے نوکر ہیں ناظم صاحب خوش ہوکر سواری کا حکم دیے اور ہاتھی پر سوار ہوکر خواجہ علیہ الرحمہ کی طرف چلے، اودھر خواجہ علیہ الرحمہ اپنا زین پوش بچھا کر منتظر بیٹھ گئے لوگوں نے آپ سے سبب بچھانے زین پوش کا پوچھا تو فرمائے کہ ایک امیر آتا اسلئے انکا منتظر ہوں اتنے میں ڈنکہ کے (کی) آواز آئی اور سواری بھی آگئی خواجہ علیہ الرحمہ باہر تشریف لاکر کھڑے ہوئے آپ نے انکا ہاتھ پکڑ کر اس زین پوش پر بٹھایا اور خود بھی تشریف فرما ہوئے، اب نواب صاحب عرض کرنا شروع کیے اس پر حضرت ارشاد فرمائے کہ خدا کے کرم سے بعید نہیں کہ تمہارا مقصود حاصل ہو اس پر ناظم صاحب نے تعین تاریخ بارش کی دریافت کیے بہ مجرد سنی اس کے (بعد) غصہ سے فرمایا کہ ارادہ جلّ وعلا پر اطلاع نہیں رکھتا ہوں۔ نواب ساکت ہوکر رخصت ہوئے تھوڑی دور گئے تھے کہ ابر کا ٹکڑا آسمان پر نمودار ہوا اور ہوا کی لہر بجلی کی چمک اور بادل کی گڑگڑاہٹ شروع ہوئے (ہوئی) اور ترشح ہونے لگی پھر وہ ابر تمام آسمان پر محیط

ہوگیا اور اتنا پانی برسا کہ نواب صاحب کے ہمراہی کے لوگوں کے زانو تک آ گیا اُسی روز سے خواجہ علیہ الرحمہ نے روزگار ترک کر دیا اور دیڑ سو روپیہ فقرا و غربا کو تقسیم کر کے متوکلانہ مدینہ منورہ کو روانہ ہوئے اور حج و زیارت سے فارغ ہو کر مراجعت فرمائے۔

واقعہ: سید ضیاء الدین صاحب عم مولانا ابو سعید والا کو مدت ۹ سال سے غلبہ شوق معرفت و ریاضت کا تھا راوی کا قول ہے کہ ایک بار بے اختیار اپنے مکان سے غلبہ شوق میں نکل کر حضرت خواجہ کے (کی) خدمت میں حاضر ہوئے اور قلق و اضطرار اپنا گذارش کیا آپ نے تمامی حاضرین کو رخصت کر کے دروازہ دولت خانہ کا میرے ہاتھ سے بند کرا دیا اور رو و برو مراقب بیٹھنے کو ارشاد فرمایا اور خود بھی مراقب ہوئے میں نے تھوڑی دیر کے بعد آنکھ کھول کے دیکھا تو آپ موجود نہ تھے مجھکو اس توجہ سے لرزہ پیدا ہو یہاں تک کہ بیہوش ہو گیا جب ہوش میں آیا تو گوہر مقصود دست امید میں رو برو حضرت کے دیکھا۔

حضرت خواجہ رحمت اللہ قدس سرہ نائب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء کا ذکر:

مولانا قدس سرہ کے سوا اور کئی خلفاء خواجہ علیہ الرحمہ کے ہوئے ہیں۔

ایک سید مرتضی صاحب قدس سرہ ساکن ادھونی کہ کثرت مراقبہ سے سر مبارک جانب قلب کے ہمیشہ مائل رہتا تھا خواجہ علیہ الرحمہ کی عادت تھی کہ جب سید صاحب رحمت آباد کو واسطے پابوسی (قدم بوسی) کے تشریف لاتے تو دروازہ دولت سرا کا بند فرما کر نصف شب تک باہم مراقب بیٹھے رہتے تھے ایک روز بروقت ملاقات سید

صاحب کو خواجہ علیہ الرحمہ نے تین برگ پان دو سپاری مرحمت فرمائیں چنانچہ سید صاحب کا اس تعداد کے موافق پانچ سال کے بعد بستم جمادی الثانی سنہ ۱۲۰۰ھ کو ادھونی میں انتقال ہوا۔

دوسرے **شاہ محمد صبغۃ اللہ صاحب المعروف باوا صاحب قدس سرہ** متوطن نیلور تھے، آپ ہمیشہ غواص بحر مراقبہ و مستغرق دریائے مشاہدہ رہتے تھے سلسلہ نسب آپ کا جناب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہونچتا ہے وصال آپ کا قصبہ نیلور میں ہوا۔

تیسرے شاہ محمد سرور صاحب قدس سرہ آپ پوتے حاجی شہباز صاحب کے ہیں نہایت تیز توجہ تھے کہ ایک ہی توجہ میں محفل از خود رفتہ ہو جاتی تھی اور ہر شخص بقدر استعداد کے درجہ یقین کو پہونچ جاتا تھا وصال آپکا غرہ جمادی الثانی، اور مزار پُر انوار قصبہ نیلور میں ہے،

واقعہ کرامت محمد سرور صاحب:

سید محمد عاصم خان بہادر مبازر جنگ نے ایک بار جناب محمد سرور قدس سرہ سے استمداد چاہی آپ نے بہادر موصوف کو ارشاد فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ تھوڑے عرصہ میں تم کو مدار المہامی کرناٹک کی ملیگی چنانچہ ویسا ہی ہوا جب یہ خبر جناب خواجہ علیہ الرحمہ کو پہونچی تو نہایت عتاب سے محمد سرور کو ارشاد فرمایا (فقیر کو نہ چاہیئے کہ امور غیب سے کسی کو اطلاع دے) جناب قدس سرہ لرزاں و ترساں خواجہ علیہ الرحمہ کے قدموں پر گر گئے اور عفو تقصیر چاہے آپ نے براہ عنایت عفو فرمایا پھر چند روز کے بعد

بہادر مذکور نے کمال عقیدت سے زادراحلہ جناب محمد سرور صاحب کے خدمت میں
روانہ کر کے طلب کیا جب جناب ممدوح مدراس میں بہادر موصوف کے مکان میں
تشریف لاکر فروکش ہوئے آپ کی شہرت کمالات سنکر نواب محمد علیخان بہادر والا جاہ
نے سعادت ملازت حاصل کر کے فتح قلع تنجاور کے واسطے جوایک مدت سے محاصرہ
کیے تھے استمداد چاہی اس پر باقتضائے الانسان مرکب من الخطاء
والنسیان موعظت شیخ کو فراموش کر کے فرمایا کہ انشاءاللہ تعالیٰ فلاں تاریخ فتح ہوگا
چنانچہ قلعہ مذکور کامژدہ فتح وہی تاریخ یکایک تنجاور سے بہادر مذکور کو سنائی دیا جب
جناب محمد سرور قدس سرہ مدراس سے مراجعت فرمائے اور رحمت آباد میں واسطے
آستان بوسی کے پونچے تو جناب خواجہ ناخوش ہوکر آپ سے اعراض فرمائے بہ
مجرد اعراض مرشد کامل کے ان کا نور باطن یکسر کم ہوگیا ہر چند عفو تقصیر چاہی مگر عرض
پذیر انہوں نے آخر مایوس ہوکر اس خیال پر رخصت ہوئے کہ جسوقت حرارت غضبی
موقوف ہوگی اس وقت خدمت میں حاضر ہوکر عفو تقصیر چاہ لونگا بہ مجرد پہونچے نیلور کے
محمد سرور صاحب قدس سرہ کو مرض الموت لاحق ہوا یہ حالت تھی کہ ہزاران اشک
ندامت کے دیدہ حسرت سے بہاتے تھے، شاہ عبداللہ صاحب نقشبندی قدس سرہ جو
کہ خلیفہ خواجہ صاحب کے تھے احوال سے جناب محمد سرور صاحب کے واقف ہوکر
ایک روز روبرو خواجہ علیہ الرحمہ کے بے اختیار رونا شروع کیے اس پر جناب خواجہ
صاحب نے رونے کا سبب ان سے دریافت فرمایا شاہ صاحب نے عرض کی کہ ایک
میرا بھائی حسرت وندامت سے رہ گیر عالم فنا ہوتا ہے، آپ نے فرمایا وہ کون ہے،

عرض کی کہ محمد سرور خواجہ علیہ الرحمہ تھوڑی دیر تامل کر کے ارشاد فرمایا کہ خاطر جمع رہو انشاء اللہ تعالی خواجہ بہاوالدین مشکل کشا قدس سرہ کے غلاموں سے کوئی مایوس نہ جائے گا اب یہ سفارش شاہ صاحب کو جناب محمد سرور صاحب کے حق میں نہایت مبارک اثر پیدا کی جس سے اونکے تصفیہ اور نور باطن میں ترقی ہوئی اور شاہ صاحب کے شکریہ میں آپ نے تحریر فرمایا کہ اب میری حالت بتوجہ جناب خواجہ علیہ الرحمہ کے نہایت اچھی ہے بعدہ آپ کا وصال ہوا۔

چوتھے شاہ عنایت اللہ صاحب قدس سرہ ساکن اجین، آپ کی بھی توجہ تیز تھی چنانچہ ایک شخص جناب مرزا مظہر جانِ جانان رحمۃ اللہ علیہ کا مرید رحمت آباد کو آیا ایک بار بروز جمعہ مسجد میں مراقبہ کئے بیٹھا تھا خواجہ علیہ الرحمہ نے ختم خواجگان پڑھکر مکان میں جانیکا قصد فرمایا وہ شخص روبرو حاضر ہو کر عرض کیا کہ خدا اور سول کیلئے مجھ پر توجہ فرمائیے چونکہ آپ کو نام مقدس سے کمال عشق تھا وہ نام مبارک سنتے ہی آپ کا حال متغیر ہوا آپ نے بیٹھ کر خادم کو فرمایا کہ ان کو شاہ عنایت اللہ کے پاس لیجاوؑ خادم نے حسب الحکم شاہ صاحب کے نزدیک لیجا کر کہا کہ ان کو حضرت خواجہ علیہ الرحمہ نے آپ کے پاس توجہ کیلئے روانہ فرمایا ہے، یہ سن کر شاہ صاحب نے اپنی تیز توجہ کو اس شخص پر اس طرح کیا کہ قریب تھا جو روح اس کی پرواز کرے اتنے میں جناب خواجہ رحمہ اللہ علیہ باطن سے اطلاع پا کر جلد جلد شاہ صاحب کے طرف چلے لوگ آپ کی خلاف عادت دیکھ کر جوق در جوق پیچھے دوڑے جب ان کے پاس پہونچے تو وہ شخص

مثل مردہ ان کی توجہ سے بیہوش تھا اور شاہ صاحب مراقب بیٹھے ہوئے توجہ میں مشغول تھے خواجہ علیہ نے غصہ سے فرمایا کہ میں نے تمہارے پاس اس شخص کو واسطے تربیت کے بھیجا تھا نہ کہ ہلاک کرنے کو بعدہ آپ نے اس کو اس حالت سے تسکین بخشی۔

پانچویں مولوی شاہ ولی اللہ عظیم آبادی قدس سرہ آپ کے فضائل علومی اور فن ادبی کو شیخ احمد شروانی تذکرہ عرب نفحۃ الیمن میں نہایت تعریف کیساتھ لکھا ہے خواجہ علیہ الرحمہ آپ پر کمال عنایت و توجہ رکھا کرتے تھے اور ان سے حدیث شریف سماعت فرماتے تھے۔

چھٹے شاہ ابوالحسن متخلص بقربی ایلوری، مولوی محمد باقر صاحب آگاہ نے آپ کا احوال ''تحفۃ الاحسن فی مناقب سید ابی الحسن'' میں مفصل لکھا ہے، غرض خواجہ علیہ الرحمہ کے کئی خلفاء تھے جنکی پوری پوری تشریح کیلئے یہ مختصر کافی نہیں ہو سکتی وفات خواجہ علیہ الرحمہ کا ۲۶ ربیع الاول ۱۱۹۵ھ ۱۷۸۱ء وقت مغرب قلعہ ادگیر میں ہوا۔

واقعہ: غسل کے وقت قلب مبارک آپ کا متحرک تھا بروز جمعہ رحمت آباد کے (کی) مدینہ مسجد میں جس کو خود ہی بنا فرمائے تھے دفن فرمائے گئے آپ کی تاریخ وصال کو میر غلام آزاد بلگرامی نے اسطرح لکھا ہے

شہِ ملکِ ولایت رحمت اللہ — زدینا سوئے عقبٰی رخت بربست
اگر پرسند تاریخ وصالش — بگو بارحمت اللہ پیوست

ذکر حضرت علوی بروم ؒ و سید اشرف مکی ؒ:

خواجہ علیہ الرحمہ کو خرقہ خلافت طریقہ علیہ قادریہ میں حضرت سید علوی بروم قدس سرہ سے پہونچا ہے حضرت کے والد دیار عرب سے آکر بیجاپور میں اقامت فرمائی اور وہیں حضرت بھی تولد پائے آپ اشرف شرفا اور احنف حنفا' صاحب مقامات بلند' مصدرِ کشف وکرامات ارجمند' اولاد خاص جناب مالک الرقاب' محبوبیت ماب واسع الکرم حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے تھے وصال آپ کا ۲۱ ذی قعدہ اور مزار بلدہ بیجاپور متصل روضہ حضرت جعفر سقاف سقیٰ اللہ سراہ کے واقع ہے۔

سید اشرف مکی قدس سرہ سے :خواجہ علیہ الرحمہ کو طریقہ علیہ نقشبندیہ میں اجازت بیعت تھی آپ مشاہیر مشائخ مکہ معظّمہ کے تھے آپ نے عالم عالم گمراہوں اور ہزارہا طالبوں کو ایصال الی المطلوب فرمایا ہے تولد آپکا مکہ معظّمہ اور وصال ۳ محرم اور مزار جنت المعلیٰ میں ہے آپ نے چہار خلفاء کو مرۃ بعد اخریٰ جانب ہند روانہ فرمایا جس سے ایک عالم کی ہدایت ہوی ایک تو خواجہ علیہ الرحمہ کے آپ نے ملک کرناٹک کو ہدایت سے منور فرمایا۔دوسر شاہ نصراللہ عطر ضریحہ کہ بندر سورت میں (جو) مصدر کرامات وخرقہ عادات تھے سیوم عبدالقادر قدس سرہ کہ دہلی کو اپنے فیوضات تامہ سے رونق بخشی چہارم شیخ علی مکی قدس سرہ کہ اورنگ آباد میں منبعِ فیوضات وکمالات ہوئے۔

واقعہ کرامت شیخ علی مکی: ایک کور باطن ناظم اورنگ آباد نے بعض حاسدین

سے دریافت کیا کہ مشائخ بلدہ خجستہ بنیاد سے کون شخص مسجد کو نہیں آتے عرض کئے کہ شیخ علی مکی یہ سنتے ہیں آشفتہ ہوکر آپ کو طلب کیا جب آپ نے تشریف لے آیا (آئے) تو وہ ناظم غرور جاہ وتکبر سے آپ کی تعظیم کو نہیں اٹھا اور کہا کہ بہ سبب درد شکم کے حرکت نہیں کرسکتا ہوں معاف کرے اس بے تعظیمی اور بے ادبی سے اس کے، شیخ کی آتش غضب بھڑک اٹھی اور قہر وجلال سے اس بدانجام کو فرمایا کہ میں نے بموجب امر اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول کے حاضر ہوا۔ اور تو بمصداق ولا علی المریض حرج کے مجھ سے منکر ہوا آپ نے اسکے بساط قرب پر نہ بیٹھ کہ خرمن جان میں اسکے آتش غضب ڈالکر مراجعت فرمایا تھوڑی دیر کے بعد اس ناظم کے شکم میں اس شدت کا درد شروع ہوا جس سے اس کو کور باطن کا خرمن جاں آتشی غضب سے جلکر خاک لحد میں مل گیا۔ شعر

گر خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنہ پاکاں زند

واقعہ: ایک روز خواجہ رحمت اللہ خاں سر دفتر نواب نظام الملک آصفجاہ بہادر ایک مرہٹہ افسر کے ساتھ شیخ علی مکی قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس بے ادب مرہٹہ نے اس خیال سے کہ شیخ کو بصارت ظاہری نہ تھی نور بصیرت باطنی پر خیال نہ کر کے شیخ کی طرف پاؤں دراز کیا بہ مجرد اس حرکت کے شیخ نے بصیرت بطنی سے اطلاع پا کر غصہ سے فرمایا کہ رحمت اللہ خان یہ کافر مجھ کو نابینا جان کر میری طرف پاؤں دراز کیا ہے اٹھ

اوراس کو یہاں سے لیجا کیا کروں کہ تیرے والد کا منہ درمیان میں ہے خان موصوف یہ سنکر مرہٹہ کے ساتھ رخصت ہوئے وہ مرہٹہ زینہ سے اترتے وقت ایسا گر پڑا جس سے اس کا پاؤں ٹوٹ گیا آخر بشکل مردہ روتا افسوس کرتا ہوا مکان کو پہونچا۔

واقعہ: ایک بار شیخ قدس سرہ نے بابا شاہ محمود متبنی اور جانشین بابا شاہ مسافر پلنگ پوش کو بلوایا جب وہ آئے تو آپ نے بھولا خدمت گار کو ارشاد فرمایا کہ حجرہ سے روپیوں کی تھیلی لاکر شاہ صاحب کو دے چونکہ حجرہ میں روپیہ کبھی نہیں رہتے تھے اس لیے بھولا خدمت گار کو حیرت ہوئی کہ کہاں سے روپیہ لادوں ، شیخ (نے) غصہ سے فرمایا کہ ابھی نہیں لایا پھر تو مجبور ہو کر حجرہ کے اندر جا کر جو دیکھا تو ایک تھیلی روپیوں کی موجود ہے تعجب سے لے کر روبرو شاہ صاحب کے رکھدیا، شیخ قدس سرہ شاہ صاحب سے وصیت کرنا شروع کیے اور فرمایا کہ آپ کل بعد نماز اشراق پھر تشریف لے آنا اور اس مبلغ میں تجہیز و تکفین کو سرانجام دینا اور اسی مکان کے صحن میں دفن کرنا دوسرے روز بابا شاہ محمود صاحب وقت معہود پر جب آئے تو جناب شیخ کو حالت وفات میں پائے شاہ صاحب نے اسی روپیوں میں آپ کی تجہیز و تکفین ادا فرمایا تاریخ وصال شیخ علی مکی قدس سرہ کی دوم ۲ جمادی الاول ۱۱۶۶ھ رحمۃ اللہ۔

ذکر سید عبداللہ بروم قدس سرہ

سید علوی بروم قدس سرہ کو خرقہ خلافت اپنے پدر بزگور حضرت سید عبد اللہ بروم قدس سرہ سے پہونچا آپ سادات حضرموت سے تھے۔ سلسلۂ ارادت آپ کا ایک جانب سے سید عبداللہ حداد قدس سرہ کو اور ایک جانب سے سید عبداللہ بافقیہ کو پہونچا ہے آپ مصدر کرامات وخرق عادات تھے اب چہار شجرہ چہار طریقہ کے جن کو مولانا شاہ محمد رفیع الدین صاحب قدس سرہ نے حضرت مولانا میر محمد شجاع الدین حسین صاحب قدس سرہ کو بعد تکمیل سلوک وغیرہ کے عنایت فرمایا ہے تبرکا لکھے جاتے ہیں وہو ہذا۔

شجرہ علیہ قادریہ

الحمدللّٰہ رب العالمین والصّلوۃ والسّلام علی رسولہ محمّد والہ وصحبہ اجمعین امابعد اقول الفقیر الی اللّٰہ **غلام رفاعی عرف محمد رفیع الدین** ابن **محمد شمس الدین** نقشبندی القادری بِانّی قداجزتُ والبستُ الخرقةَ فی الطریقة العالیة القادریہ لسیّد الصالح **سیّد شجاع الدین** ابن **سید کریم اللّٰہ** کما اخذتُہا والبستُہا من ید شیخی وقدوتی ومرشدی **خواجہ رحمت اللہ** نائب رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم قدس سرہ العزیز وہو عن **سید علوی بروم** وکذا عن اخیہ شاہ **علی رضا** قدس سرہما وہو عن **سید علوی بروم** عن والدہ **سید عبد اللہ بروم** قدسرہماوہوعن **سید عبداللہ** بالفقیہ قدس سرہ وہو عن **الشیخ احمد القشاشی** قدس سرہ وہوعن **الشیخ محمد یوسف** قدس سرہ وہو عن **الشیخ امین الدین المرواحیی** قدس سرہ وہو عن **الشیخ سراج الدین عمر** قدس سرہ وہوعن **الشیخ عبد القادر الیمانی** قدس سرہ وہوعن ابیہ **الشیخ جنید بن احمد الیمانی** قدس سرہ وہو عن ابیہ

احمد بن **موسی المشروعی** قدس سرہ وھوعن **ابی بکر** بن **السلامی الیمنی** قدس سرہ وھو عن **الشیخ اسمعیل** ابن **صدیق الجبرتی** قدس سرہ وھو عن **الشیخ مزجاجی الیمنی** قدس سرہ وھو عن **الشیخ اسمعیل** بن **ابراھیم الزبیدی** قدس سرہ وھوعن **الشیخ سراج الدین الیمنی** قدس سرہ وھوعن **الشیخ محی الدین احمد** بن **محمد الاسدی** قدس سرہ وھوعن **الشیخ فخرالدین** بن **ابی بکر** بن **نعیم** قدس سرہ وھو عن **الشیخ محمد** بن **احمد الاسدی** قدس سرہ وھو عن ابیہ **الشیخ احمد بن عبد اللہ الاسدی** قدس سرہ وھوعن **ابیہ عبد اللہ** بن **یوسف الاسدی** قدس سرہ وھو عن **الشیخ عبداللہ** بن **علی الاسدی** قدس سرہ وھوعن الشیخ غوث الثقلین قطب الدارین محی الدین **سید عبدالقادر جیلانی** قدس سرہ العزیز ولادت آپکی پہلی شب رمضان ۴۷۰ھ مقام حنبل یا جیلان میں واقع ہوئی نسب مبارک آپ کا (۸) واسطہ سے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو پہونچتا ہے حلیہ آپ کا شیخ ابو محمد عبد اللہ انصاری قدس سرہ سے منقول ہے کہ حضرت پیر رضی اللہ عنہ کا نازک جسم، میانہ قد، وسیع سینہ، کشادہ پیشانی، ریش مبارک بہت گھنی، گندم رنگ، بھویں ملی ہوئی، خوبصورت آواز بہت بلند تھا نام نامی آپ کے

والد ماجد کا سید نورالدین ابو صالح موسی جنگی دوست ،اور نام گرامی والدہ ماجدہ کا فاطمہ بنت شیخ عبداللہ صومعی کنیت ام الخیر اور لقب امۃ الجبار تھا، واضح ہو کہ حضرت کا سلسلہ طریقہ عالیہ چاروں اصحاب کبار کی طرف منسوب ہے **صدیقیہ، فاروقیہ، عثمانیہ، علویہ** اور ہرایک طریقہ کے شیوخ جدا جدا ان اصحاب کی طرف منتہی ہوتے ہیں جنکی تفصیل طولانی ہے **وھو عن الشیخ ابی سعید المخزومی** قدس سرہ آپ نے خضر علیہ السلام کے صحبت میں رہکر فواید علوم ظاہری و باطنی حاصل کیا مذہب آپ کا حنبلی تھا آپ ابوالفضل سرخسی سے بھی نعمت ملی ہے **وھو عن الشیخ ابی الحسن علی ابن احمد بن یوسف القریش الھنکاری** قدس سرہ آپ قائم اللیل صائم الدہر تھے ۳؍روز کے بعد ۳ لقمہ کھا لیتے تھے اور نماز عشا سے نماز تہجد تک دو قرآن ختم فرماتے تھے وفات محرم ۴۸۶ھ میں ہوا **وھو عن الشیخ ابی الفرح محمد بن عبدالله الطرطوسی** قدس سرہ وفات آپ کا ۴۴۷ھ میں ہوا، **وھو عن الشیخ عبدالواحد التمیمی** قدس سرہ وفات جمادی الاخر ۴۲۵ھ میں ہوا قبر مبارک حضرت احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے گنبد میں ہے **وھو عن الشیخ ابی بکر محمد دلف بن خلف الشبلی** قدس سرہ آپ کا مذہب مالکی تھا وفات ۲۷؍ذی حجہ ۳۳۴ھ بعمر ۸۸ برس اور قبر شہر سامرہ میں ہے **وھــــو** عن الشیخ سید الطایفہ جنید بغدادی قدس سرہ کنیت ابوالقاسم اور لقب طاؤس العلما قواریری اور زجاج ہے والدماجد آپ کے آئینہ کی

تجارت کیا کرتے تھے شیخ ابوجعفر حداد کا قول ہے کہ عقل اگر بہ شکل انسان ہوتی تو جنید کی صورت میں ہوتی وفات ۲۷/رجب ۲۹۷ھ روز دوشنبہ مزار بغداد میں ہے وھو عن **الشیخ السری السقطی** قدس سرہ آپ ہر روز ہزار رکعت ادا فرماتے تھے ۹۸/برس آپ نے زمین پر زانو نہیں رکھا تھا سوا نزع کے، وفات ۳ رمضان ۲۵۰ھ میں واقع ہے مزار بغداد میں ہے **وھو عن الشیخ معروف الکرخی** قدس سرہٗ آپ اکابر طریقہ ہیں حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کو آپ سے نہایت محبت تھی وفات آپ کی ۲/محرم ۲۰۰ھ اور قبر بغداد میں ہے وھو عن **الشیخ دائود الطائی** قدس سرہ وفات آپ کی ۱۶۲ھ میں ہے وھو عن **الشیخ حبیب العجمی** قدس سرہٗ وفات آپ کی ۱۵۶ھ میں ہے وھو عن **الشیخ حسن البصری** قدس سرہ وھو عن امیر المومنین **علی ابن ابی طالب** کرم اللّٰہ وجھہ وھو عن سید المرسلین خاتم النبین **محمد مصطفی** صلی اللّٰہ علیہ وصحبہ وسلم وھو عن جبرئل الامین علیہ السلام وھو عن ربّ العالمین .

شجرہ نقشبندیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصّلوۃ والسّلام علی رسولہ سید المرسلین محمد والہ وصحبہ اجمعین و بعد اقول الفقیر الحقیر **غلام رفاعی** عرف **محمد رفیع الدین** ابن **محمد شمس الدین** نقشبندی القادری بانّی قد اجزتُ فی الطریقۃ العالیۃ النقشبندیۃ للسیّد الصالح **سید شجاع الدین** ابن **سید کریم اللّٰہ** کما اَجازنی شیخی وقدوتی ومرشد ی **خواجہ رحمتُ اللّٰہ** نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو عن السید **علوی بروم** قدس سرہ وایضا عن السید **اشرف مکی** قدس سرہ وھو عن ابیہ السید **عبداللّٰہ بروم** قدس سرہ وھوعن الشیخ **محمد طاھر** قدس سرہ وھوعن الشیخ السید **عبد اللّٰہ** حداد قدس سرہ وھوعن الشیخ **شاہ محمد** قدس سرہ وھوعن الشیخ السید **محمّد** قدس سرہ وھوعن الشیخ **شرف الدین مقبلی** قدس سرہ وھوعن الشیخ لسید **عبد اللّٰہ** قدس سرہ وھوعن الشیخ **آدم بنوری** قدس سرہ آپ اس طریقہ میں نہایت اکمل ہوئے آپ کے خلفاء بڑے بڑے صاحب

کمال ہوئے وھو عن السید الشیخ قدس سرہ وھو عن الشیخ **مجدد الف ثانی** شیخ **احمد سرھندی** قدس سرہ آپ بڑے فاضل علوم ظاہر و باطن کے تھے ہر صدی کو ایک مجدد ہوتا ہے آپ بھی مجدد تھے آپ سے اس طریقہ میں ایک بڑا فیضان ہوا ہزاراں (ہزاروں) طالبین آپ سے اپنے مقصود کو پہونچے وھو عن الشیخ السید **عبداللّٰہ** قدس سرہ وھو عن الشیخ **خواجہ باقی باللّٰہ** قدس سرہ وھو عن الشیخ السید **جعفر** قدس سرہ وھو عن الشیخ **خواجہ امکنکیی** قدس سرہ وھو عن ابیہ الشیخ **رفیع الدین احمد** البخاری قدس سرہ وھو عن الشیخ **خواجہ درویش** قدس سرہ وھو عن الشیخ **حمید الدین المرواحی** قدس سرہ وھو عن الشیخ **خواجہ محمد** زاھد قدس سرہ وھو عن شیخ **قاضی صاحب الانوار** قدس سرہ وھو عن الشیخ **خواجہ عبیداللّٰہ** احرار قدس سرہ وھما عن الشیخ **خواجہ یعقوب چرخی** قدس سرہ وھو عن الشیخ **قطب خواجہ بھاؤالدین** نقشبند قدس سرہ ولادت آپ کی ۷۲۸ھ وفات ۳ ربیع الاول ۷۹۱ھ اور قبر قصر عارفان میں جو کہ بخارا سے ایک میل کے فاصلہ پر ہے وھو عن الشیخ امیر کلال قدس سرہ مولد آپ کا قریہ سوخار اور پیشہ برتن مٹی کے بنانے کا تھا آپ کے خلفاء ۱۱۴ صاحب ارشاد ہیں وفات ۸ جمادی الاول ۷۷۲ھ روز پنجشنبہ قبر قصبہ سوخار میں ہے وھو عن الشیخ

خواجہ محمد بابا سماسی قدس سرہ وفات آپ کا ۷۵۵ھ قبر سماس میں جو کہ بخارا کے طرف ہے وھو عن الشیخ خواجہ علی رامتینی قدس سرہ مولد آپ کا رامتین جو بخارا سے دو دوکوس ہے وفات ۲۸/ ذی قعدہ ۷۲۱ھ اور قبر خوارزم میں ہے وھــو عن الشیخ خواجہ محمود بالخیر فغنوی قدس سرہ وفات ۷۱۷ھ میں واقع ہے وھــو عن الشیخ خواجہ محمد عارف ریوگری قدس سرہ وفات ۷۱۵ ہجری اور قبر قصبہ ریوگری بخارا سے ۶ کوس ہے وھــو عن الشیخ خواجہ عبدالخالق غجدوانی قدس سرہ وفات ۵۷۵ھ اور قبر غجداون میں ہے وھــو عن الشیخ خواجہ یوسف الھمدانی قدس سرہ ولادت ۴۴۰ھ اور وفات ۵۲۰ھ قبر مرو میں ہے وھو عن الشیخ ابوعلی فارمدی قدس سرہ وھو عن الشیخ ابی الحسن خرقانی قدس سرہ آپ قطب وقت تھے آپ نے وصیت کی تھی کہ میری لاش کو ۳۰ گز زمین کھود کر دفن کرنا کیونکہ مرشد کی لاش میرے زمین کے اوپر رہے۔ وفات روز عاشورہ ۴۲۵ھ وھو عن الشیخ ابایزید بسطامی قدس سرہ ولادت ۱۳۶ھ وفات ۱۵/ شعبان شب جمعہ ۲۶۱ھ عمر آپ کی ۱۲۵ برس کی تھی قبر بسطام میں ہے وھــو عن الشیخ الامام جعفر الصادق رضی اللہ تعالی عنہ ولادت روز دوشنبہ ۱۷/ ربیع الاول ۸۳ھ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ آپ کے شاگرد تھے آپ کو جعفر دوانقی نے زہر دیا تھا ۱۵/ رجب روز دوشنبہ ۶۵ برس کی عمر میں شہید ہوئے آپ کے دس صاحب زادہ تھے وھــو عن الشیخ قاسم بن محمد رضی اللہ تعالی عنہ آپ تابعین سے ہیں وفات آپ کی ۱۰۷ھ، عمر سو برس سے زیادہ تھی وھو عن سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ کنیت ابو عبداللہ، انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سبقت

کرنے والے راہ خدا میں چار شخص ہیں انا سابق العرب وصہیب سابق روم وسلمان سابق الفارس، وبلال سابق الحبشہ غزوہ خندق میں خندق آپ کے مشورہ کے مطابق کھودی گئی عمر آپ کی تین سو پچاس (۳۵۰) برس کی تھی ۳۳ھ زمانہ خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ میں وفات پائے شہر مداین میں قبر ہے وھو عن امیر المومنین ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ، عمر شریف ۶۳ برس کی تھے۔ وفات ۲۲/ جمادی الثانی ۱۳ھ وهوعن سيد المرسلين حضرت محمد رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه واله وسلم وهوعن جبرئل الامين عليه السلام وهو عن رب العالمين جل شانه وأيضا امام الجعفر الصادق رضى الله عنه اخذ الطريقة عن ابيه الامام محمد الباقر رضى الله تعالى عنه وهو عن ابيه الامام زين العابدين رضى الله تعالى عنه وهو عن أبيه الامام الشهيد حسين ابن على رضى اللّٰه عنهما وهوعن ابيه امير المومين على ابن طالب رضى اللّٰه عنه وهو عن سيد المرسلين محمد رسول اللّٰه صلى الله عليه واله واصحابه وسلم وهو عن جبرئيل الامين عليه السلام وهو عن ربّ العالمين جلّ جلاله وعمّ نواله۔

☆☆☆☆☆

شجرہ چشتیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العالمین والصّلوۃ والسّلام علی رسولہ محمد والہ اوصحابہ اجمعین امابعد اقول الفقیر الی اللہ **غلام رفاعی** عرف **محمد رفیع الدین** ابن **محمدشمس الدین** النقشبندی القادری بانی قداجزت فی الطریقہ العالیۃ الچشتیۃ للسید الصالح **سید شجاع الدین** ابن **سید کریم اللّٰہ** کما اخذتُہا من ید شیخی وقدوتی ومرشدی **خواجہ رحمت اللہ** نائب رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم وھوعن سید علوی بروم قدس سرہ وھو عن والدہ **سید عبداللہ بروم** قدس سرہ وھوعن السید **عبداللہ** بالفقیہ قدس سرہ وھو عن الشیخ **احمدالقشاشی** قدس سرہ وھوعن الشیخ **شاہ صبغۃ اللہ** قدس سرہ وھوعن الشیخ **وجہ الدین** قدس سرہ وھو عن الشیخ **محمد غوث** قدس سرہ وھو عن **الشیخ ظھور** حاجی حضورقدس سرہ وھوعن الشیخ **ابوالفتح ھدایت اللہ** سرمست قدس سرہ وھو عن **الشیخ قاضی** قدس سرہ وھو عن الشیخ میراں زاھدقدس سرہ وھوعن الشیخ **محمد بن عیسی**

جونپوری قدس سرہ وھوعن الشیخ **فتح اللہ** قدس سرہ وھوعن الشخ **صدرالدین** قدس سرہ وھوعن الشیخ **نصیرالدین** قدس سرہ چراغ دہلوی[۳]

وھو عن الشیخ نظام الدین اولا قدس سرہ ولادت آپ کی ۶۳۴ھ بداؤں میں ہوئی وفات ۱۷ربیع الثانی ۷۲۵ھ روز چہارشنبہ **وھو** عن الشیخ فریدالدین شکر گنج قدس سرہ **وھو** عن الشیخ مسعود بن سلیمان الفاروقی قدس سرہ **وھو** عن الشیخ خواجہ قطب الدین بختیار اوشی کاکی قدس سرہ آپ سادات اوش سے ہیں جو کہ ماوراء النہر میں مشہور قصبہ ہے، سلطان شمس الدین التمش آپ کے مرید تھے آپ کے خلفاء بڑے بڑے صاحب کرامات ہوئے، وفات ۱۴ربیع الاول ۶۳۴ھ قبر دہلی میں ہے **وھو** عن الشیخ خواجہ معین الدین چشتی حسن سنجری قدس سرہ ولادت آپ کی ۵۳۷ھ میں ہوی نسب آپ کا ۱۲واسطوں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پہونچتا ہے وفات ۶رجب المرجب ۶۳۳ھ میں ہوا وھوعن الشیخ عثمان ہارونی قدس سرہ کنیت آپ کی ابی النور آپ کے چار (۴) خلیفہ نامدار تھے (۱) حضرت خواجہ بزرگ، (۲) خواجہ نجم الدین صغری، (۳) شیخ سعدی لنگوی، (۴) خواجہ محمد ترک، وفات آپ کی ۵رشوال ۶۱۷ھ بعمر ۹۱ برس کے واقع ہوئی وھو عن الشیخ حاجی شریف

---

[۳] وفات ۱۸/ رمضان ۷۵۷ء ہوئی، قبر دہلی میں آپ نے وصیت فرمائی تھی کہ میرے پیر کا خرقہ میرے سینے پر رکھنا اور عصا میری شانہ پر رکھنا اور تسبیح اونگلوں میں لگادیں اور نعلین بغلوں میں رکھنا چنانچہ بعد انتقال آپ کو ویسا ہی ہوا۔۱۲ (اور آپ حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رضی اللہ عنہ کے مرشد تھے)

زندنی قدس سرہٗ ولادت آپ کی ۴۹۴ھ تین روز کے بعد سبزی سے افطار فرماتے تھے جوکوئی اس کو کھاتا مجذوب ہوجاتا تھا، وفات دسویں رجب ۶۱۲ھ بعمر ایک سو برس کے ہوا وھوعن الشیخ مودد چشتی قدس سرہ ولادت آپ کی ۵۰۷ھ اوروفات ۵۷۰ھ وھوعن الشیخ خواجه یوسف چشتی قد س سره وھوعن الشیخ ابی محمد چشتی قدس سره وھوعن الشیخ ابی احمدچشتی قدس سره وھوعن الشیخ ابی اسحاق الشامی قدس سره وھوعن الشیخ ممشاد دینوری قدس سر ه وھوعن الشیخ ابی اسحاق هبیرة البصری قدس سره وھوعن الشیخ خذیفة المرعشی قدس سره وھو عن الشیخ سلطان ابراهیم ادهم قد س سره وھوعن الشیخ فضیل ابن عیاض قدس سره وھوعن الشیخ عبدالواحد بن زید قدس سره وھوعن الشیخ حسن بصری قدس سره وھوعن سید امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب کرم اللّٰه وجهه وھوعن محمد رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم وھوعن جبرئیل الأمین علیه السّلام وھوعن ربّ العالمین ۔

شجرہ رفاعیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد والہ اوصحابہ اجمعین امابعد اقول الفقیر الی اللّٰہ غلام رفاعی عرف **محمد رفیع الدین** ابن **محمدشمس الدین** النقشبندی القادری بانی قداجزت فی الطریقہ العالیۃ الرفاعیۃ للسید الصالح حافظ **سید شجاع الدین** ابن **سید کریم اللہ** **کما** اخذتُھا من یدشیخی وقدوتی مرشدی **خواجہ رحمت اللہ** نائب رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم قدس سرہ **و ھو** عن **سید علوی** بروم قدس سرہ وھوعن **سید عبداللہ** ابن **احمد بروم** قدس سرہ وکذا عن اخیہ **سید محمد** بن الوالد **سید عبداللہ بروم** قدس سرہ وھوکمااجازہ السید **محمد**بن **عبدالخضر** قدس سرہ وھوعن **عبدالخضر** قدس سرہ **وھو** عن السید **رجب الرفاعی** قدس سرہ وھوعن السید **شعبان قد** سرہ وھوعن السید **صالح** قدس سرہ **وھوعن** السید **عبدالرحمن** قدس سرہ **وھو** عن السید **عبداللہ** قدس سرہ **وھوعن** السید **حسن** قدس سرہ وھوعن السید **حسین** قدس سرہ **وھوعن**

السید **رجب** قدس سرہ وھو عن السید **محمد** قدس سرہ وھو عن السید القطب[ع] **احمد کبیر الرفاعی** قدس سرہ وھوعن **الشیخ علی القاری** قدس سرہ وھوعن **فضل ابن کامخ** قد س سرہ وھوعن الشیخ **ابو علّام الترکمان** قدس سرہ وھوعن **الشیخ علی بازیادی** قدس سرہ وھوعن **الشیخ علی العجمی** قدس سرہ وھوعن **الشیخ ابی بکر الشبلی** قدس سرہ وھوعن السید **الطائفة جنید البغدادی** قدس سرہ وھوعن **الشیخ سری السقطی** قدس سرہ وھوعن **الشیخ معروف الکرخی** قدس سرہ وھوعن **الشیخ داؤو الطائی** قدس سرہ وھوعن **الشیخ حبیب العجمی** قدس سرہ وھوعن **الشیخ حسن البصری** قدس سرہ وھوعن **اسد اللّٰہ الغالب علی** ابن **ابی طالب** کرم اللّٰہ وجھہ وھوعن سید المرسلین **محمد رسول اللّٰہ** صلی اللہ علیہ والہ وصحبہ وسلم وھوعن جبرئیل الامین علیہ السلام وھوعن ربّ العالمین جلّ جلالہ ۔

☆☆☆

[ع] حضرت حاجی سعید الدین رفاعی جنکا مزار قندہار میں ہے آپ کے پوتے ہوئے ہیں ۔۱۲۔
اور مولانا شاہ محمد رفیع الدان صاحب کوبھی اس طریقہ ہیں فیضان تھا۔

حضرت قدس سرہ (میر شجاع الدین حسین قبلہؒ) کا سلسلہ نسب:

مولانا میر شجاع الدین حسین صاحب ابن (۱) سید کریم اللہ (۲) ابن مولانا میر محمد دایم ابن (۳) میر شاہ مرزا ابن (۴) میر کریم اللہ ابن (۵) میر عبداللہ ابن (۶) میر محمد امین ابن (۷) میر جمال الدین ابن (۸) میر اعراق ابن (۹) میر ارتاق ابن (۱۰) میر شاہ کوچک ابن (۱۱) خواجہ حسن ابن (۱۲) خواجہ حسین ابن (۱۳) خواجہ احمد یسوی[۱] قدس سرہ ابن (۱۴) ابراہیم شیخ ابن (۱۵) افتخار شیخ ابن (۱۶) شیخ ابن (۱۷) عثمان شیخ ابن (۱۸) اسمعیل شیخ ابن (۱۹) موسیٰ شیخ ابن (۲۰) یونس شیخ ابن (۲۱) ہارون شیخ ابن (۲۲) اسحاق وہاب ابن (۲۳) عبدالرحمٰن ابن (۲۴) عبدالفتاح ابن (۲۵) عبدالجبار ابن (۲۶) عبدالفتاح ابن (۲۷) الامام محمد بن (۲۸) حنفیہ ابن (۲۹) امیر المومنین سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ رضی اللہ عنہ۔

---

[۱] خواجہ احمد یسوی جامع علوم ظاہری و باطنی کے ہیں اور خواجہ یوسف ہمدانی سے خرقہ خلافت حاصل کئے بعد وفات مرشد کے مسند ارشاد پر جلوس فرمائے آپ کو شیخ باب ارسلان قدس سرہ نے حسب الار جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم ظاہر و باطن تربیت فرمایا ہے جب شیخ بابا ارسلانؒ انتقال فر آپ بخارا میں آ کر حضرت خواجہ یوسف ہمدانی قدس سرہ سے مرید ہوئے اور درجہ کمال کو پہونچی۔ آ طریقت میں سرخلقہ مشائخین ترک کے ہیں اکثر مشائخ ترک طریقت میں آپ سے انتساب رکھتی ہزاروں طالبان حق آپکے ذات سے مستفید ہوئے وفات آپ کا ۹۶۲ ہجری میں ہوا قبر قصبہ بسی ہے۔۱۲ از تاریخ الاولیاء

احوال مناقب وخاندانی حالات

حضرت میر شجاع الدینؒ کے والدین واجداد کا تذکرہ:

حضرت کے دادا صاحب کا ذکر: چونکہ پہلے حضرت قدس سرہ کے دادا صاحب کا احوال مناسب الذکر سمجھا گیا اس لئے اس جگہ ذکر کیا جاتا ہے، **وھو ھذا** آپ کے دادا جناب میر محمد دایم صاحب برہان پوری کو عالم شباب میں شوق تحصیل علوم کا پیدا ہوا چنانچہ آپ دہلی کو تشریف فرما ہو کر تحصیل علوم میں مشغول ہوئے اور مرزا بیدلؒ علیہ الرحمہ سے بھی تلمذ حاصل کئے اس وقت نواب ناصر جنگ بہادر فرزند نواب آصفجاہ بہادر بھی مرزا صاحب کی خدمت میں آیا کرتے تھے اس لئے میر محمد دایم صاحب اور نواب صاحب سے محبت ہوگئی تھی غرض جناب میر صاحب نے بعد تحصیل علوم کے دہلی سے مراجعت فرما کر برہان پور میں اقامت اختیار فرمایا چند روز کے بعد نواب آصفجاہ بہادر نے جانب دکن قصد فرما کر ملک دکن پر متصرف ہوئے تو جناب میر محمد دایم صاحب کو جو فضائل وکمالات سے مشہور وقت تھے برہان پور کی قضات سے سرفرازی فرمایا آپ نے عہدہ قضات کو نہایت عمدگی سے ادا فرمایا انقلاب زمانہ سے نواب آصفجاہ بہادر[1] کا جبکہ انتقال ہوا اور نواب ناصر جنگ بہادر نے جلوس فرمایا تو دکن کے تمامی قضات اور عہدہ دار اورنگ آباد میں واسطے ادائے نذر جلوس کے حاضر ہونا شروع کئے اس وقت میر صاحب بھی معہ سید کریم اللہ

---

[1] نواب آصفجاہ بہادر نے محمد شاہ بادشاہ ہند کے عہد میں دکن کی جانب کوچ فرمایا اور غرہ رجب ۱۱۳۲ ہجری کو دریائی نربدا عبور کر کے طالب خان سے قلعہ اسیر اور محمد نور خان سے برمان پور لیتے ہوئے آگے بڑھے۔

صاحب کے جو کہ فرزند تھے برہانپور سے اورنگ آباد کو آئے اور حضور میں نذر گذرانے چونکہ حضور میر صاحب سے خوب واقف تھے پہچان کر ارشاد فرمایا کہ (شمارا کسے جادیدہ ایم) میر صاب نے عرض کیا کہ (بلیے حضور درخانہ مرزا بیدلؔ) پھر ارشاد فرمایا کہ اولاد بھی ہے۔ عرض کئے کہ ایک لڑکا سید کریم اللہ ہمراہ حاضر ہے حضور نے ان کی بھی نذر لی اور میر صاحب اور سید صاحب کو دربار میں حاضر رہنے کیلئے حکم فرمایا میر صاحب کو اس باہمی التفات گذشتہ نے حضور کے نزدیک اسطرح رسوخ بخشا جس سے سید کریم اللہ صاحب کا اقبالی ستارہ چمکا، حضور بندگان عالی نے سید کریم اللہ صاحب کو خطاب خانی و بہادری کا معہ لوازم خطاب اور خدمت پایگاہ خاص کے سرفراز فرمایا چندروز کے بعد میر محمد دایم صاحب حضور سے رخصت ہوکر برہان پور کو تشریف فرما ہوئے اور سید کریم اللہ خاں بہادر تاحیات نواب ناصر جنگ بہادر اس خدمت پایگاہ پر بحال رہے۔

اور مقام حسن پور پر دلاور علی ان بخشی سے ۱۸ ہزار سواروں کا مقابلہ کر کے بہ فتح وظفر کوچ فرمایا اور مدت مدید اورنگ آباد و حیدر آباد وغیر مقامات میں بعدل وانصاف مصروف رہے آخر ایام میں جب کہ آپ برہان پور میں فروکش تھے بیماری سے آپ کا مزاج دن بدن ناتواں ہوتا گیا اس لئے ۲۷ جمادی الاول کو کوچ فرما کر زین آباد میں مقام فرمایا پھر وہاں سے کوچ فرما کر قریب موہن نالہ کے جب خیمہ زن ہوئے وہاں حضور کی ایسی مزاج بگڑی جس سے توانائی جاتی رہی آخر کار چوتھی جماد الثانی ۱۱۶۱ھ میں رحلت فرمائے۔ آپ نے دو گھڑی قبل انتقال کے نواب ناصر جنگ بہادر کو ۷ نصیحتیں کی تھیں آپ کو حضرت برہان الدین اولیاء قدس سرہ کے روضہ میں دفن کئے بعد نواب احمد علی خان نظام الدولہ ناصر جنگ بہادر نے جلوس فرمایا۔

حضرت میر شجاع الدینؒ کے والد ماجد کا تذکرہ:

جب نواب ناصر جنگ بہادر کرنول[1] کے معرکہ میں شہید ہوئے اور سلطنت میں انقلاب ہونا شروع کے تو اس پایگاہ کی خدمت کا بھی انقلاب ہو گیا اور تھوڑی سی معاش کے سوا اکثر معاش موقوف ہو گیا آپ خوش باشی سے مثل پدر بزگوار کے نامور رہے۔

حضرت قدس سرہ کے والد کی شادی کا ذکر:

جناب سید کریم اللہ خان بہادر کی شادی قریب ۶۰/سال تک نہیں ہوئی تھی کیونکہ آپ کے کفو میں کوئی ایسا پیام نہ تھا جو کہ طرفین کے قابل ہوا ایسا ہی خواجہ صدیق عرف مولوی غلام محی الدین صاحب جو کہ اقربائے جناب سید صاحب کے تھے وہ بھی اپنی دختر مسماۃ عارفہ بیگم صاحبہ کو کہیں منسوب نہ فرمائے تھے ان کی بھی عمر چالیس برس ہو گئی

(۱) نواب ناصر جنگ کی شہادت کا مختصر واقعہ اس طرح ہے کہ آپ ہدایت محی الدین کے مقابلہ میں جو کہ ایک لاکھ سوار پیادہ سے ہوتا تھا ایسے غافل رہے جو چندا صاحب مخاطب خدا نواز خان اور کورندور فرنگی جو کہ دونوں نواب صاحب سے مقابل تھے اور کئی ہزار آدمی طرفین کے مارے گئے عین بارش میں شب خون کرے فرنگی نے گولہ باری شروع کی مگر نواب صاحب نے مطلق فوج کو حکم نہیں دیا آخر کے منتظر تھے چونکہ مشیت الٰہی اور کچھ تھی نواب صاحب وضو کر کے جناب باری میں ملتجی ہوئے اور ہاتھی پر سوار ہو چند مقبربان دولت کے ہمراہ بغرض پناہ بہادر خان عرف ہمت خان بہادر افغان کرنول کے روانہ ہوئے خان مذکور فرزند الفخان بن ابراہیم خان برادر داور خان کا تھا اور قدیم سے کرنول اسکی جاگیر تھی اس نمک حرام نے نواب مغفرکی مطلق پرواہ نہ کیا حالانکہ اس پر آپکو اعتماد تھا جس کے باعث آپ نے اس کے نزدیک بغرض پناہ تشریف لے آیا آخر کار افغان بدانجام دیدہ دانستہ نواب صاحب کو ضرب بندوق سے شہید کر کے اور سر نیزہ پر چڑھا کے جواہر دفتر کو تاراج کر دئے وہاں سے آپ کی لاش حیدرآباد میں لائی گئی اور پھر اورنگ آباد میں لیجا کر روضہ شاہ برہان الدین اولیاء قدس سرہ میں دفن کئے واقعہ شہادت نواب صاحب کا ۱۱۶۳ ہجری میں ہوا۔

تھی مشیت ایزدی نے طرفین کی پیرانہ سالی کو ملاپ کردی جس سے حضرت کا پیام عارفہ بیگم صاحبہ سے منسوب ہوگیا اور جناب سید کریم اللہ خان بہادر کی شادی ہوگئی۔

حضرت قدس سرہ کے تولد کا واقعہ:

سید کریم اللہ خان بہادر کو تین ہمشیرہ تھی اور آپ کو ان سے کمال محبت تھی جب آپ کے محل حاملہ ہوئے تو ان ہمشیروں کو گونہ رنج پیدا ہوا اس خیال سے کہ اولاد ہونے سے بھائی کو ہماری محبت والفت کم ہوجائیگی اس لئے ہمشیروں نے ساحروں کو دوسوروپیہ اس شرط پر مقرر کیئے کہ بھاوج کو بغیر صدمہ کے اولاد مردہ پیدا ہو قدرت خدا سے حضرت قدس سرہ ۱۱۹۱ھ میں معہ ایک بھائی توامان کے تولد ہوئے، وہ ساحر اس مردہ تولد ہونے پر دوسوروپے مشروطہ کو ان ہمشیروں سے طلب کئے مگر مایوس ونادم ہوکر واپس ہوئے اس وقت برہان پور میں اس ماجرائے حاسدانہ کی ایک شہرت ہوئی، غرض بعد تولد ہونے حضرت قدس سرہ کے جناب سید کریم اللہ خان بہادر ۱۱۹۲ھ میں انتقال فرمائے۔

حضرت قدس سرہ کے نانا صاحب کا ذکر:

جب حضرت قدس سرہ کے والد جناب سید کریم اللہ خان بہادر نے انتقال فرمایا اور آپ کی پرورش کیلئے سوا آپ کے نانا خواجہ محمد صدیق عرف مولوی سید غلام محی الدین صاحب کے کوئی بھی نہ تھا اس لئے آپ کی پرورش اور تربیت مولوی صاحب کے نزدیک ہوئی اور صرف ونحو وغیرہ بھی حضرت نے مولوی صاحب ہی سے پڑھی تھی جناب خواجہ صاحب کو برہان پور کے (کی) جامع مسجد کی تولیت بھی تھی۔

حضرت کے نانا صاحب کے خواب کا واقعہ:

ہر چند یہ واقعہ قبل تولد ہونے حضرت کا ہے مگر ذکر مولوی صاحب کے اس مقام پر مناسب الذکر سمجھا گیا اس طرح کہ جب عارفہ بیگم صاحبہ صاحبزادی خواجہ صاحب کے حاملہ ہوئے ان ایام میں ایک بار مولوی سید محی الدین صاحب نے اس طرح خواب دیکھا کہ برہان پور میں ہوا کا سخت طوفان چل رہا ہے جس سے تمام چراغ خاموش ہو گئے مگر جامع مسجد کا چراغ روشن ہے صبح اس خواب کو اپنے داماد سید کریم اللہ خان صاحب سے بیان فرما کر آپ ہی تعبیر فرمایا کہ مسجد کا چراغ گل نہونے سے یہ مراد ہے کہ چونکہ مسجد اپنے علاقہ کی ہے انشاء اللہ تعالی تمکو فرزند صالح بامراد تولد ہوگا چنانچہ بعد انقضائے مدت حمل کے حضرت قدس سرہ تولد ہوئے بعدہ ۱۲۰۶ھ میں خواجہ صدیق عرف سید محی الدین صاحب نے بھی انتقال فرمایا۔

حضرت میر شجاع الدین حسین صاحبؒ کا ذکر:

حضرت قدس سرہ نے درسی کتب صرف نحو وغیرہ کے اپنے نانا سید غلام محی الدین صاحب سے پڑھے تھے آپ کی ذکاوت طبع ایسی تھی کہ قوت مطالعہ سے جس کتاب کو ملاحظہ فرماتے اس کے مضامین سمجھ جاتے آپ کو خورد سالی سے سالن بقولات سے رغبت نہ تھی آپ کی والدہ صاحب شیرینی کے قسم سے آپکو دیتے تو آپ اسی سے روٹی تناول فرماتے تھے۔

آپ کے حج جانے کا واقعہ: جب آپ کی عمر ۱۷ یا ۱۸ سال کی ہوئی تو آپ نے والدہ صاحبہ سے اجازت لیکے اور محل محترم سے عفو مہر کرا کے ایک

اہل قرابت کے ہمراہ جو صوفی منش تھے حج کو روانہ ہوئے اس وقت بندر سورت سے جہاز پر سوار ہوا کرتے تھے جب آپ بندر سورت کے قریب پہونچے تو قافلہ سے پیچھے رہ گئے آپ کے رفقاء پریشانی سے تلاش کرتے ہوئے سورت میں پہونچے وہاں ایک مجذوب مشہور بہ کشف وکرامات تھے وہ رفقاان کے (کی) خدمت میں حاضر ہوکر حضرت قدس سرہ سے صحیح سالم ملاقات ہونے کیلئے دعا چاہئیے اس مجذوب صاحب نے فرمایا کہ (جاؤ انکا خدا حافظ ہے وہ ایک مرد کامل ہوگا) یہ سنکر وہ رفقا جب پلٹے تو حضرت بھی روبرو چلے آرہے تھے۔ اس توکل پر آپنے سفر کا قصد فرمایا کہ سوا ایک لباس کے دوسرا لباس نہ تھا جب راستہ میں آپکا پائجامہ پاریدہ ہوگیا تھا تو آپ نے رومال کو ایک موضوع وضع پایجامہ کی بنالیا۔

حضرت میر شجاع الدینؒ کی برہان پور سے حیدرآباد کو آنے کا ذکر:

آپ نے حج وزیارت سے فارغ ہوکر بخیر وعافیت معاودت فرمایا چونکہ آپ کے نانا صاحب بھی انتقال فرماچکے تھے اور اتنا معاش بھی نہ تھا جو کہ خوش گذرانی سے برہان پور میں رہتے اس لئے آپ نے پہلے ایک خط نانا صاحب کے کیفیت انتقال کا نواب فتح الدولہ کو لکھا نواب معز جو کہ آپ کے نانیال کے طرف سے قرابت بھی رکھتے تھے جن کو تانڈور چیتاپور تنخواہ جاگیر تھی وہ خط حضرت کا نواب صاحب کو مقام تانڈور میں پہونچا۔ نواب معز نے آپکا خط دیکھ کر حضرت کو طلب کیا چنانچہ حضرت برہان پور سے روانہ ہوکر تانڈور میں پہونچے نواب صاحب حضرت سے مستفید ہوکر

عرض کیئے کہ حضرت معہ ہمشیرہ میرے حیدرآباد کو تشریف فرما ہو کر میرے ہی مکان پر فردکش ہو وین (ہوں) اور میں بھی عنقریب دورہ سے فارغ ہو کر حاضر ہوتا ہوں چنانچہ حضرت معہ ہمشیرہ نواب صاحب کے تانڈور سے بلدہ کو روانہ ہوے۔ ا

واقعہ: اثنائے راہ میں نواب صاحب کے ہمشیرہ آپ کی اتباع شریعت وتقوی و پابندی اوقات کو دیکھ کر آپ کے مرید ہونا چاہا تو آپ نے ان سے فرمایا کہ میں ابھی کسی کا مرید نہیں ہوا ہوں جو مرید کروں۔

ا برہان پور کا مختصر تاریخی واقعہ یوں ہے کہ ۸۰۱ ہجری میں نصرت خان فاروقی ولد ملک راجہ بن خانجہاں فیروزی شاہی بعد وفات پدر کے خطبہ اور سکہ اپنے نام سے جاری کیا۔ اور قلعہ اسیر جو کہ اسا اہیر نے اپنے نام سے بنایا تھا اس سے لے لیا جس وقت کہ حضرت شیخ زین الدین قدس سرہ خلیفہ حضرت شاہ برہان الدین اولیاء قدس سرہ نے واسطہ مبارک بادی دینے نصرت خان کے کنارے دریائے پتیتی کے جس جگہ برہان پور سے تشریف فرما ہوئے اور جس جگہ زین آباد ہے نصرت خان سے ملاقات فرمائے اوسوقت خان معزنے عرض کیا کہ پیر و مرشد قلعہ اسیر میں جو کہ مقام قیام عاصی کا ہے قدم رنجہ فرمادیں۔ حضرت زین الدین اولیاء قدس سرہ نے ایسا فرمایا کہ مجھ کو دریائے پتیتی اس طرف گذرنے کا حکم نہیں ہے خان مذکور نے پھر عرض کیا کہ اگر حضور کوئی ایک پرگنہ یا قصبہ کو میمنتا قبول فرمادیں تو عین بندہ نوازی ہوگی اس پر شیخ نے فرمایا کہ فقیر کو پرگنہ و قبضہ سے کیا کام ہے جب خان مذکور بہت بضد ہوا اگر ایسا ہی ہے تو ایک شہر بنام نامی حضرت برہان الدین قدس سرہ کے آباد کر کے اپنا دارالملک مقرر کر واور اس جگہ ایک قصبہ اور مسجد بنا کر کے اس کے نام زین آباد رکھو یہ فرما کر شیخ رخصت ہوئے خان موصوف نے بموجب حکم اقدس شیخ کے اسی وقت سے برہان پور اور زین آباد کی بنا شروع کیا اور اتمام کرے اپنا دارالسلطنت قرار دیا ازظفرہ حضرت شاہ زین الدین صاحب قدس سرہ خلیفہ شاہ برہان الدین اولیاء قدس سرہ کے اور شاہ برہان الدین اولیاء خلیفہ حضرت نظام الدین محبوب الٰہی کے ہیں حضرت برہان الدین اولیاء دہلی سے بہت سے اولیاؤں کے ساتھ جب اجازت مرشد کے دکن کو تشریف فرما ہوی اور خلد آباد میں مسکن فرمایا اور ان اولیاء اللہ کو ہر ہر سمت میں روانہ فرمایا۔

حاصل کرنا سند حدیث شریف کا عزت یار خان بہادر سے:

آپ بلدہ کو پہونچ کر نواب فتح الدولہ کے مکان میں فروکش ہوئے نواب صاحب کو تانڈور سے آنے میں کچھ ایک عرصہ ہوا اس مدت میں حضرت قدس سرہ نے نواب عزت یار خان صدر الصدور سے صحاح ستہ کی سند حاصل فرمالیا اور اس طرح نیت فرمایا کہ اگر خداوند کریم کچھ معاش کا بندوبست فرمادیگا تو اتنی رقم کو ختم بخاری شریف میں خرچ کردونگا۔

(**ف**) ختم بخاری شریف برآمد مقاصد کیلئے ایک پر اثر عمل ہے چنانچہ اس کا طریقہ عمل و ترکیب آپ کے خاندان میں جاری ہے غرض چندروز کے بعد نواب فتح الدولہ دورہ سے فارغ ہوکر آئے اور روبرو نواب محمد فخر الدین خان شمس الامراء امیر کبیر بہادر کے آپ کے فضائل و کمالات و شرافت خاندانی کا مفصل تذکرہ کیے جس سے نواب امیر کبیر بہادر نے پہچان کر آپ سے اشتیاق ملاقات کا ظاہر فرمایا۔

مقرر ہونا معاش کا شمس الامراء بہادر کے علاقہ سے:

اور پچاس روپئے ماہوار جاری فرمادیا حضرت قدس سرہ نے بعد مقرر ہونے معاش کے اس رقم کو مطابق نیت کے بخاری شریف کے ختم میں خرچ فرمادیا بعدہ اپنے متعلقین کو برہان پور سے طلب فرمالیا۔

پیدا ہونا شوق مرشد کامل کا:

اگرچہ آپ کا تقویٰ و ریاضت سلوک الی اللہ و اعراض ماسوی اللہ کو کافی تھا مگر خیال عشقیہ فنافی الشیخ نے جو اثر قوت روحانی کا ہے آپ کی توجہ الی اللہ کو طلب میں

شیخ کامل کے مائل کیا چونکہ مقبولیت ازلی نے ریاضت واتباع شریعت کوآپ پر آسان کررکھا تھااور مژدہَ آیۃ وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا (ترجمہ: جو ہماری راہ میں کوشش کرتے ہیں تو ہم ضرور انکو راستہ دکھاتے ہیں) نے مشتاق تماشائے عالم ملکوت کے ازل سے بنارکھی تھی (رکھا تھا) اس لئے آپ کو شوق تحصیل سلوک وسیر الی اللہ وفنافی اللہ کا پیدا ہوا اور بحکم من طلب وجد کے سرمایہ مطلوب ومقصود بمصداق النصیب یصیب کے ہاتھ آیا، شعر:

خوشا وقتے و خورم روزگارے
کہ یاری برخورد از وصل یارے

بحث متعلق: معلوم کرنا چاہیئے کہ حضرت قدس سرہ کی عادت وروش وماموری اوقات وغیرہ جس طرح قبل خلافت اور اجازت کے تھے بعد خلافت واجازت کے بھی اسی طرح رہے البتہ زیادتی وترقی چند امور کی ہوئی جس کا ہونا سلوک بریاضات وتوجہہ شیخ کامل سے ضروری ہے کس لئے کہ جو ریاضت بغیر سلوک واجازت کوئی ایک طریقہ یا بغیر بیعت کے ہو قطع نظر نہ حاصل ہونے کشف ونہ صادر ہونے کرامات کے وہ اثر ریاضت کا جس کو فیض کہتے ہیں متعدی نہیں ہوتا چنانچہ اس مسئلہ کے ثبوت پر بزرگوں کا فرمودہ ہے کہ جس کا کوئی پیر نہیں اس کا پیر شیطان ہے اب اس مسئلہ کے پورے ثبوت میں اکابرین اولیاء کا دستور العمل روشن دلیل ہوسکتا ہے کہ کوئی مرد صالح بغیر حاصل کرنے توجہہ اور فیضان پیر سے درجہ ولایت کونہیں پہونچتا الا ماشاء اللہ کہ فضل وکرم سے حق تعالی کے بہت بزرگوار بغیر

سلوک وریاضت کے پیدائش سے ہی ولی ہوئے ہیں اگر کہا جائے کہ بیعت وسلوک وریاضت منافی طریقہ شریعت ہے تو کہہ سکتے ہیں کہ بیعت نبوی ہر ہر امر میں مخلصین مومنین سے صادر ہوتی تھی اور علم باطن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بحر بے کنار تھا جس کو غواص وشناور اگرچہ کل صحابہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین تھے مگر ایک خصوصیت شاہ ولایت کو جس طرح کی تھی اہل باطن ہی جانتے ہیں اور اس سے فضیلت باہمی اصحاب رضی اللہ عنہم کی نعوذ باللہ کم نہیں ہوتی ، نہ یہ کہ جس طرح اہل طعن منکر ولایت خود پسند پست عقائد بیعت وطریقہ سلوک وشیخ کامل غیر ضروری کہتے ہیں حالانکہ اولیاء مقبولین بارگاہ وحدانیت ورسالت کے فضائل میں احادیث قدسی ونبوی جو کہ وارد ہیں ان کو سب اہل علم جانتے ہیں اس امت مرحوم کے اصل مومنین ومتبع شریعت بھی وہی حضرات کاملین ہیں جن کے قلوب وصدور کمال محبت نبوی میں پروردہ ہوکر آتش عشق الٰہی ورسالت پناہی سے ہمیشہ زندہ ومنور رہتے ہیں غرض ان دنیوی طبیعت وفکر معیشت والوں کے عقائد وخیالات اس کے سوانہیں کہ اپنی ذات متعفن الصفات کو اکابرین مقبولین نورانی الصفات سے ایمان یا اسلام میں برابری کا جھوٹا دعوی کر کے ان کے خصوصیات فضائل عقائد کو جن کے طفیل بقائے عالم ہے نہ ماننا یا فضول تصور کرنا دائرہ اسلامی میں عنداللہ وعندالرسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خارج ہونا ہے۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْ محبتك ومحبت رسولك المختار صلى الله عليه وسلّم غرض حضرت قدس سرہ نے شوق تحصیل علم باطن میں قندہار کا قصد فرمایا۔

حضرت میر شجاع الدینؒ کا مولانا شاہ رفیع الدینؒ کی خدمت میں جانا:

حضرت مولانا میر شجاع الدین حسین قدس سرہ نے خدمت میں شیخ کامل وواصل مولانا شاہ محمد رفیع الدین صاحب قدس سرہ کے قندہار کو روانہ ہوئے اور خدمت فیض موہبت میں پیر روشن ضمیر کے چھ مہینہ تک اکتساب سلوک وریاضات وغیرہ میں مشغول رہے آپ فرماتے تھے کہ مجھکو دو وقتہ مطبخ والا سے جوار کی روٹی اور انباڑے کی بھاجی ملا کرتی تھی تو میں سالن کسی کو دیکر صرف نمک سے روٹی کھالیا کرتا تھا بعد چھ (٦) مہینہ کے مولانا قدس سرہ نے خرقہ خلافت مرحمت فرما کر رخصت فرمایا آپ قندہار سے بلدہ کو تشریف فرما ہو کر نواب فتح الدولہ کے مکان میں رونق بخشے آپ کے اوقات کی اس طرح پابندی رہی کہ قطع نظر ادائے فرائض وواجبات وسنتیں (سنتوں) کے مستحبات تک بھی فوت نہیں ہوتے تھے عادت شریف تھی کہ اول وقت صبح کے جامع مسجد کو تشریف فرما ہوتے تھے اور بعد نماز صبح واشراق کے دولت خانہ کو مراجعت فرماتے پھر اول وقت ظہر کے مسجد کو تشریف لیجا کر بعد نماز عشاء کے مکان کو تشریف فرما ہوتے اور بعد نصف شب کے نماز تہجد کو بیدار ہوتے۔

آپ کا حفظ قرآن مجید وعلم تجوید:

عادت شریف تھی کہ نماز فرائض وسنن ونوافل واشراق وضحیٰ وتہجد میں ایک قرآن علحدہ علحدہ پڑھا کرتے تھے اس اعلیٰ پابندی اوقات سے آپ کے بزرگی کا

اعلیٰ قیاس ہوسکتا ہے آپ علم قرأت[1] کی بھی ایسے عالم تھے کہ سات قرأت میں سے جس قراءت کو شروع فرماتے آخر تک قرآن مجید کو ایک ہی قراءت میں ختم فرماتے تھے آپ سے بہت لوگوں نے حفظ قرآن مجید کیے (کیا) بلکہ بلدہ میں حفظ قرآن ومولودخوانی کی اشاعت آپ ہی کے (کی) ذات بابرکت سے ہوئی اس سے پہلے بلدہ میں نہ کوئی مدرسہ نہ شوق حفظ قرآن نہ مولودخوانی کا دستور تھا چنانچہ اس کے ثبوت میں مختار الملک اول کی اسپیچ جو ایک موقع پر دیئے تھے شاہد ہماری مدعا کی ہے غرض آپ کی عبادت گاہ بلدہ کی جامع مسجد تھی آپ جانب شمال مسجد کے ایک حجرہ تعمیر کراکے اس میں سبق علوم وحفظ وتوجہہ دیا کرتے تھے اور بہت مریدین وشاگردین آپ کے تھے چنانچہ اب تک وہی برکت قرآنی ومولودخوانی جاری ہے۔

[1] مختصر بیان علم قرات کا اسطرح ہے کہ صحابہ میں بڑے معتبر حافظ وقاری جو کہ آدمیوں کے اختلاف کو درست کرتے اور جنکے طرف لوگ رجوع کرکے حل کرتے تھے یہ لوگ ہیں عثمانؓ، علیؓ، ابیؓ، زید بن ثابتؓ، ابن مسعودؓ، ابودرداءؓ، ابوموسی اشعریؓ، کذا قال الذہبی فی الطبقات بہر مکہ ومدینہ، بصرہ، کوفہ، شام، میں انکے شاگرد پھیل گئے جو بہت لوگ ہیں۔ انکے بعد یہ سات (۷) شخص ایسے ہوئے کہ مقتداء وقت مانے گئے نافع یہ شخص ۷۰ تابعین کی شاگردی کی ہے۔ ابن کثیر، ابوعمر، عبداللہ، ابن عامر شامی، عاصم کوفی، حمزہ کسائی، پھر ان کے شاگرد بہت ہوئے نافع کے شاگرد قالون اور ورش، ابن کثیر کے شاگرد قنبل بزی، ابوعمر کے شاگرد دوری وسوسی، ابن عامر کے شاگرد ہشام وذکوان، عاصم کے شاگرد ابوبکر بن عیاش وحفص کی قرآت ہندوستان میں ہے۔ حمزہ سے حلف وخلاد، کسائی کے شاگرد دوری وابوالحارث وغیرہ۔۱۲

جامع مسجد چار مینار کے مدرسہ کی تیاری وتولیت کا ذکر:

اس وقت جامع مسجد کی یہ حالت تھی کہ صحن مسجد میں تو مغل صاحب[1] صوبہ کا ہاتھی باندھا جاتا تھا اور مسجد کے اندر اماری ہودہ میانہ پالکی رکھی جاتی تھی گویا رفودخانہ تھا اور حوض میں کڑبی خوراک ہاتی (ہاتھی) کی رہتی تھی جو کچھ جماعتیں کہ حضرت کے برکت سے ہوتے (ہوتی) ایک کونہ میں مسجد کے ہوتے تھے ورنہ قبل تشریف فرمائی حضرت کے اس مسجد میں برابر نمازیں بھی نہیں ادا ہوتے تھے۔

نواب منیرالملک وراجہ چندولعل کا آنا حضرت کے ملاقات کو مسجد میں:

چونکہ حضرت کے (کی) بزرگی کی شہرت بلدہ میں ہوگئی تھی اور نواب شمس الامرا بہادر کو بھی آپ سے عقیدت ہوگی تھی اس لیے اکابر بلدہ آپ سے ملازمت

(۱) مختصر احوال جامع مسجد کی بنا کا اسطرح ہے کہ سلطان محمد قطب شاہ بن ابوالمظفر ابراہیم قطب شاہ کے وقت جامع مسجد، چار مینار، پل کہنہ، دارالشفاء حمام، چہار کمان اور بہت سے عمارات کی بنا شروع ہوئی جلوس سلطان قلی محمد شاہ ۹۸۸ھ ہجری اور وہی سنہ وفات انکے والد براہیم قطب شاہ کا ہے سلطان مذکور کے تین بھائی تھے اس سلطان کے وقت چار (۴) لاکھ مہول و مصارف مطیع تھے مدت سلطنت ۳۳ سال ۸ ماہ اور وقت وفات ۱۷/ذیقعدہ ۱۰۲۵ھ ابوطالب ناصر الممالک نے اس سلطان کے مصارف کو یوں لکھا ہے کہ ۷۰ لاک کے تین (۳) لاکھ ہون ہوتے ہیں تعمیر عمارات و باغات و مساجد میں خرچہ ہوئے اور ہر سال ۱۲ ہزار ہون لنگر ائمہ اثنا عشر مہینہ ۱۲ امام میں دیئے جاتے تھے اور ۱۲ ہزار ہون بعد عشرہ محرم کے جس کو زر عاشورہ کہتے ہیں غرباء و مساکین کو تقسیم ہوتے تھے میر جملہ کا تالاب بھی اسی بادشاہ کے حکم سے تیار ہوا چونکہ اہتمام اور سپرد مرزا محمد امین میر جملہ وزیرالملک کا تھا اس لئے انہیں کے نام سے مشہور ہوا اس باشاہ کے بعد ابومنصور سلطان محمد قطب شاہ کا جلوس ہوا۔ از ظفرہ۔

حاصل کرنے کے مشتاق رہا کرتے تھے چنانچہ نواب عزت یار خان بہادر صدر الصدور نے روبرو نواب منیر الملک اور راجہ چندو لال کو آپ کی فضیلت اور بزرگی کا تذکرہ فرمایا تو نواب معز اور راجہ چندو لال کو آپ سے ملاقات کرنے کا اشتیاق پیدا ہوا یکبار نواب معز اور راجہ صاحب یہ دونوں جامع مسجد میں حضرت قدس سرہ (کی) کے ملاقات کو آئے اور مسجد کی حالت دیکھ کر اسی وقت صوبہ دار صاحب کو مسجد کے صاف کرنے اور اسباب اٹھانے ہاتھی نکالنے کا حکم دیئے چنانچہ صوبہ دار صاحب نے تمام اسباب مسجد سے اٹھالیا اور مسجد صحن حوض وغیرہ کو صاف و درست کر دیا نواب منیر الملک بہادر نے رخصت ہوتے وقت حضرت قدس سرہ سے عرض کے کہ اگر منظور والا ہو تو مدرسہ میں حجرہ تیار کرادوں اپنے منظور فرمایا نواب معز نے چوبینہ وغیرہ اپنی بارہ دری (لکڑ کوٹ) کے تعمیر میں سے جو اس وقت ہوتی تھی روانہ کر کے مدرسے میں حجرہ بنادیے، بعد چند روز کے مدرسہ کا رخ جو کہ مغرب رو تھا مشرق رو جسطرح اب ہے کر دیا گیا ان حجروں کی تیاری سے مدرسہ کے طلبہ اور مریدین وغیرہ کو نہایت آرام ہو گیا اور حضرت قدس سرہ نے بھی ایک حجرہ کو عبادت گاہ قرار فرمادیا۔

زنانی مکان کی تیاری کا ذکر:

جب آپ کے فرزند جناب حاجی محمد عبد اللہ صاحب سن تمیز کو پہونچے تو حضرت قدس سرہ نے انکے لئے ایک مکان کی تیاری کا قصد فرمایا کہ نواب محمد

فخر الدین شمس الامرا بہادر سے زمین کی درخواست فرمائی نواب ممدوح نے محمد سلطان الدین خان بہادر کے طویلہ میں زمین کی اجازت معہ پانچ سو روپے معرفت محمد اظہر الدین صاحب داروغہ کے مرحمت فرما کر اس زمین پر مکان تیار فرما دیا چنانچہ جناب حاجی عبداللہ صاحب نے اس مکان میں معہ لواحق کے اقامت اختیار فرمایا جب مکان وحجرے تیار ہو گئے اور دن بدن مریدین وشاگردین کی کثرت ہونی شروع ہوی تو بعض حاسدوں نے مسجد کے تولیت کی فکر کی۔ نواب عزت یار خان بہادر صدر الصدور نے یہ خبر سنکر جلدی سے ایک سند دیوانی نواب منیر الملک اور ایک سند پیشکاری راجہ چندولعل اور ایک سند صدارت کی جناب حاجی محمد عبداللہ صاحب کے نام سے کر کے حضرت قدس سرہ کے (کی) خدمت گزران دیے۔

☆☆☆

تصانیف و تالیفات وغیرہ

حضرت قدس سرہ کی تصانیف وغزلیات وغیرہ میں

منجملہ تصانیف وغزلیات ومکاتیب وارشادات آپ کے بعض تصانیف کا ذکر وعنوان ابتدائی بیان کیا جاتا ہے جو کہ قابل بیان ہیں۔

جوہر النظام (عربی):

فقہ میں رسالہ ''کشف الخلاصہ'' ہندی زبان میں جس طرح کے مفید ومقبول ہوا ویسا ہی یہ رسالہ عربی میں بھی بلیغ اشعار میں ہے جس کے ۲۴۰ شعر ہیں۔

قال الفقیر اضعف العبید　　الحمد للمھیمن المجید

فقیر بندۂ لاغر نے عرض کیا تمام تعریف مہیمن و برتر خدا کیلئے ہے

صلواتہ سلامہ کما امر　　علی رسول اللّٰہ افضل البشر

اسکا درود و سلام اس کے حکم کے مطابق افضل البشر رسول خدا پر ہو

والہ والصحب اجمعین　　واھل بیتہ المبارکین

اور آپ کی آل پاک و تمام اصحاب و بابرکت اہل بیت پر ہو

لاسیّما الاربعۃ الکبار　　مستخلفی نبیّنا المختار

خصوصاً بڑے چار صحابہ پر جو ہمارے با اختیار نبی کے خلیفہ ہیں

صدیقھم فاروقھم عثمان　　علیّھم علیھم الرّضوان

جن میں صدیق اکبر و فاروق اعظم و عثمان غنی و علی رضی اللہ عنہم ہیں

ثم الأیمۃ الھداۃ الاربعۃ　　مھبط رحمۃ الالہ الواسعۃ

پھر رہنمائی فرمانے والے چار اماموں پر درود وسلام ہو جو کشادہ رحمت الٰہی کے برسنے کا مقام ہیں

من یبتغی دقأیقالشریعة　　اما منا النعمان بوحنیفة

جوشریعت کی باریکیوں کوتلاش کرتے رہے وہ ہمارے امام نعمان بن ثابت ابوحنیفہؒ ہیں

فی العلم والھدی ھو السّراج　　وکلھم لفقه محتاج

علم و ہدایت کے وہ چراغ ہیں سب علم فقہ میں ان کے محتاج ہیں

علیه رحمة الاٰله علٰی　　مقلدّیه من خَلا ومن تلا

ان پر اور ان کے پیروں میں جو منفرد اور تابع ہیں ان پر (درود و سلام ہو)

کشف الخلاصہ (ہندی):

ایک رسالہ فارسی قدیم تھا حضرت قدس سرہ نے اس رسالہ کوزبان ہندی (اردو) میں خلاصہ فرما کر ''کشف الخلاصہ'' نام رکھا یہ رسالہ ہندوستان میں نہایت مشہور ومفید ہوا (۳۸۳) اس کے اشعار ہیں اوراخر مصرع شعر سے اس کی تاریخ ختم تالیف بھی نکلتی ہے مصرع ہندی یہ کشف الخلاصہ سے نکال (۱۱۵۷)　اگر یہ رسالہ کسی کوحفظ ہوتو وہ عالم فقہ کا ہے۔

رسالہ علم قرات (ہندی):

یہ تو معلوم ہو چکا کے آپ علم تجوید کے بھی عالم تھے اس لئے ایک رسالہ تجوید میں بھی آپ نے تحریر فرمایا جس کے چنداشعار بطورعنوان بیان کئے گئے ہیں۔

حمد حق سے جو ہو شروع کلام　　اسکا بہتر ہے سب طرح انجام

نیست کوقول کن سے ہست کیا　　پھر دوعالم کا بندوبست کیا

وہی اول ہے وہی اخر ہے　　وہی ظاہر ہے وہی باطن ہے

رسالہ رؤیت (فارسی):

اس رسالہ میں آیات واحادیث سے رویت الٰہی کو جو بروز حشر ہوگی مدلل طور پر ثابت فرمایا ہے جسکا یہ عنوان ہے۔

حمد بیحد وثنا بے عدد برخدائے راکہ مومنان را بوعدہ رؤیت خود بشارت داد وفرمود وُجُوہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاظِرَۃٌ اِلٰی رَبِّھَا نَاظِرَۃٌ وصلوۃ زاکیات برروح مقدس سید کائنات وخلاصہ موجودات کہ در تفسیر ایں ایۃ کریمہ فرمود سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ کَمَاتَرَوْنَ الْقَمَرَ لَیْسَ دُوْنَہٗ سَحَابٌ۔

رسالہ فواید جماعت (فارسی):

یہ رسالہ بھی جماعت کے فضائل میں بدلائل نقلیہ وعقلیہ مختصر مفید ہے اسکے مضامین پر کمال دلچسپی ہوتی ہے۔

رسالہ جبروقدر (فارسی):

مسئلہ جبروقدر[1] ایسا نازک ہے کہ سوائے رضاوتسلیم کے نہ تو گفتگو کی اجازت ہے

[1] ایک گروہ کہتا ہے کہ آدمی اپنے افعال میں بالکل مجبور ہے اور درخت پتھر کے طرح بے اختیار محض ہے اس گروہ کا نام جبریہ ہے۔ اور ایک گروہ کا یہ عقیدہ ہے کہ بندہ اپنے افعال کا آپ خالق ہے اس گروہ کا نام قدریہ ہے۔ اہل سنت وجماعت کا مذہب عقائد خصوص حنفی لوگ ابومنصور ماتریدی کے عقائد میں پیرو ہیں، حضرت تین واسطہ سے حضرت ابوحنیفہؒ کے شاگرد ہیں آپ کا وفات ۳۳۳ ہجری میں ہوا ماترید سمرقند کے قریب ایک گاؤں ہے آپ وہاں کے رہنے والے ہیں اور شافعی لوگ ابوحسن اشعریؒ کے، جو مسئلہ اختلافی میں پیروہین یہ ہے قریب اسی زمانہ کے ہیں یہ دونوں شخص ....

نہ اعتراض کا موقع اصل مطلب سے جو لوگ کہ ناواقف ہوئے اپنے تعصب سے یا تو جبریہ یا قدریہ ہو گئے حضرت نے اس مسئلہ کو کمال عمدگی سے لکھا ہے کہ ہر شخص کو تشفی ہو جاتی ہے۔

رسالہ سماع (فارسی):

علمائے ظواہر کے نزدیک یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے بعض علمائے حقانی رحمہ اللہ نے احوال مستمع پر برعایت چند شرائط جو کہ اجازت دی ہیں (ہے) وہ خالی از حکمت نہیں حضرات چشت کے نزدیک بھی یہی رعایت وشرائط مسلم ہیں اب جو کچھ افراط تفریط بلکہ وجوب اس مسئلہ کا ہو گیا ہے تو حالت موجودہ کے لحاظ سے امر خاموشی ہے ورنہ تصریح اس مسئلہ کی قدماء حضرات چشت کے ارشادات وعادات سے بخوبی ثابت ہے۔ شعر:

سماع ای بر اور ندانم کہ چیست
مگر مستمع راندانم کہ کسیت

غرض حضرت قدس سرہ نے اس رسالہ میں عجب رعائتیں اور تفہیم فرمایا ہے۔

رسالہ احتلام (فارسی):

یہ رسالہ جواب میں اس سوال کے ہے جو ایک شخص نے حضرت قدس سرہ پوچھا تھا کہ آدمی پر خواب میں احوال مختلفہ رنج وراحت وغیرہ جو کچھ کہ گزرتا ہے اس کا اثر بیداری پر ظاہر نہیں ہوتا جس طرح احتلام کا اثر بیداری میں ظاہر ہوتا ہے پھر کس

لئے غسل اور کیوں آدمی مامور بغسل ہوا حضرت قدس سرہ نے اس کے جوابات نقلی وعقلی اس طرح تشفی بخش دیے ہیں جس سے اطمینان ہو جاتا ہے۔

رسالہ سلوک قادریہ (فارسی):

یہ رسالہ سلوک میں ہے اس میں ذکر واشغال واذکار وسلوک کے طریقہ بتلائے گئے ہیں۔

رسالہ سلوک نقشبندیہ (فارسی):

اس رسالہ میں بھی وہی رعایت ہے جس طرح ''رسالہ قادریہ'' میں تھی۔

مناجات ختم قرآن منظوم

اس مناجات کے اشعار میں ہر ہر سورۃ قرآن مجید کا دعا میں لایا گیا ہے اورقبولیت دعا میں نہایت پراثرعمل ہے۔

﴿۱﴾ اَدْعُوْکَ یَافَتَّاحُ فَاتِحَۃَ الدُّعَا بِخَوَاتِمِ الْبَقَرِ اِسْتَجِبْ دَعْوَاتِیْ

اے فتاح میں تجھ سے سورہ فاتحہ کی دعا سورہ بقرہ کے اخیر آیتوں کے واسطہ سے کرتا ہوں اے رب تو میری دعاؤں کوقبول فرما۔

﴿۲﴾ وَبِاٰلِ عِمْرَانَ اعْمُرَنَّ لِرِجَالِنَا وَلِنِسَآئِنَا الْاَعْمَارَ بِالطَّاعَاتِ

سورہ آل عمران کے طفیل ہمارے مردوں وعورتوں کی عمروں کواطاعات وفرمانبرداری میں آباد و زرخیز فرمادے۔

﴿۳﴾ وَاَمُدَّ مَآئِدَۃَ النَّدیٰ فِیْ وُلْدِنَا فَضْلاًوَّ فِی الْاَنْعَامِ زِدْ بَرَکَاتِ

توہماری اولادمیں خیروبرکت کا (مائدہ) دستر خوان اپنے فضل سے درازفرمادے۔اورانعام میں یعنی چوپایوں اورجانوروں میں اپنے فضل وکرم سے برکتوں کوزیادہ فرما۔

﴿۴﴾ وَبِعَادٍ فِی الْاَعْرَافِ عَرَفْنَا الْعَطَا بِمَزِیْدَۃِ الْمَشْکُوْرِ لَا بِفُوَاتِ

سورہ اعراف میں (عاد) کے احوال کے ذریعہ ہم نے جانا کہ عطاء وبخشش کی زیادتی شکرگزاری سے ہوتی ہے جوختم نہ ہونے والی ہے۔

﴿۵﴾ وَامْنَحْ لَنَا اَنْفَالَ تَوْفِیْقِ عَلٰی تَوْبٍ کَیُوْنُسَ فِیْ دُجَی الظُّلُمَاتِ

تو ہمیں توبہ کی زائد توفیق عطا فرما تاریکیوں میں

حضرت یونس کی توبہ کی طرح۔

﴿۶﴾ وَبِھُوْدٍ اِذْ نَجَّیْتَهٗ مِنْ قَوْمِهٖ مِنْ شَرِّ اَیَّامٍ بِھِمْ نَحِسَاتٍ

اور حضرت ہود علیہ السلام کے طفیل میں جن کو تو نے ان کی قوم پر آئے منحوس دِنوں کے

شر سے نجات دلائی۔

﴿۷﴾ وَبِیُوْسُفَ الصِّدِّیْقِ فِیْ تَاْوِیْلِهٖ فِی السُّنْبُلَاتِ السَّبْعِ وَالْبَقَرَاتِ

اور حضرت یوسف علیہ السلام جو صدیق ہیں سات خوشے اور گائے سے خواب کی

تعبیر نکالنے میں (انکے واسطہ سے ہمیں خیر عطا فرما)۔

﴿۸﴾ وَبِرَعْدٍ اِبْرَاھِیْمَ نَکِرَةً ضَیْفَهٗ وَبِحِجْرٍ لِلْقُدُسِ نَحْلِ نَشْوَاةٍ

اور بجلی کی کڑک (سورہ رعد) ابراہیمؑ کا مہمانوں کو اجنبی پانا (سورہ ابراہیم) او

راصحابِ وادی (جو حضرت صالح کی قوم ہے) (سورہ الحجر مراد ہے) اور بھن

بھنانے والی شہد کی مکھیاں (مراد سورہ نحل ہے) اِن سوروں کے واسطہ سے ہمیں

خیر عطا فرما۔

﴿۹﴾ وَبِسِرِّ اِسْرَآءِ النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ کَھْفِ الْاَنَامِ مُشَفِّعٍ لِعُصَاةٍ

نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو تمام مخلوق کی پناہ گاہ اور گناہ گاروں کی شفاعت فرمانے والے ہیں ان کے

مسجدِ اقصیٰ سے آسمانوں کی سیر کے پنہاں رازوں کے طفیل (ہماری دعاؤں کو قبول فرما)

﴿۱۰﴾ وَبِنَجلِ مَریَمَ اِذ یُبَشِّرُ اَنَّهٗ طٰهٰ اِمَامُ الاَنبِیَآءِ وَاٰتِ

حضرت مریمؑ کے فرزند (یعنی حضرت عیسیٰؑ) کے وسیلہ سے ہمیں خیر عطافرما جنہوں نے بشارت دی کہ طٰہٰ (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تمام انبیاء کے امام ہیں اور وہ تشریف لانے والے ہیں۔

﴿۱۱﴾ وَبِحَجِّ بَیتِکَ یَستَنِیرُ المُؤمِنُونَ بِنُورِکَ الفُرقَانِ فِی عَرَفَاتِ

اور تیرے گھر (کعبہ) کے حج (کے صدقہ میں ہماری مغفرت فرما) جس کے ذریعہ مؤمنین تیرے حق و باطل میں فرق کرنے والے نور سے عرفات میں مستفیض ہوتے ہیں۔

﴿۱۲﴾ قَد اَعجَزَ الشُّعَرَآءَ نَظمُ کِتَابِهٖ حَتّٰی اختَفَوا کَالنَّملِ فِی ثُقُبَاتِ

تمام شعراء کو اُس (اللہ) کی کتاب کے نظم و ترتیب نے عاجز کر دیا۔ بالآخر وہ سب یوں چھپ گئے جیسے چیونٹیاں سوراخوں میں چھپ جاتی ہیں۔

﴿۱۳﴾ اِذ اُنزِلَت قَصَصٌ عَلیٰ مَن حَرَسَهٗ لِلعَنکَبُوتِ النَّسجُ بِالتَّارَاتِ

تاروں کا جالہ بننے والی مکڑی نے جسکے لئے (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے) بُنائی کی تھی ان پر سورۂ قصص نازل ہوئی (اس کے طفیل تو ہماری حفاظت فرما)

﴿۱۴﴾ اَلرُّومُ دَانُوا دِینَهٗ وَدُهَاؤُهُم یَحکِی حُجیً لِلُقمَانَ فِی الصَّنعَاتِ

رومی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے قریب ہو گئے، اور اس قوم کے ہوشیار و چالاک لوگ حضرت لقمان کی صنعت سازی میں پہیلیاں و چیستانیں بیان کرنے لگے۔

﴿۱۵﴾ اَطَالَ سَجدَةَ شُکرٍ لِلّٰهِ اِذ هُزِمَت لَهُ الاَحزَابُ فِی غَزَوَاتِ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کیلئے سجدہ شکر ادا کیا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے غزوات میں (دشمن)

کی جماعتیں شکست کھا گئیں۔

﴿۱۵﴾ وَسَبَا الْبُغَاۃِ لَہٗ مَلٰٓئِکَۃُ السَّمَا نَزَلُوْا عَلٰی یٰسٓ مِثْلَ غُزَاتِ

(ملکہ) سبا (اسلام لانے سے پہلے) سرکش تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے آسمان کے فرشتے یاسین (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر غازیوں کی طرح اتر پڑے۔

﴿۱۷﴾ وَبِصَآفَّاتِ جُنُوْدِہٖ صَادَ الْعِدٰی زُمَرٌ بِطَوْلِ مُقَدَّرِ الْاَقْوَاتِ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فوجیوں کی صفوں نے دشمنوں کا شکار کر لیا قدرت کی عطا کردہ غذا وطاقت کے بل بوتے پر۔

﴿۱۸﴾ کَانَ الصَّحَابَۃُ اَمْرُھُمْ شُوْرٰی وَظَنُّوْا زُخْرُفَ الدُّنْیَا کَمِثْلِ قُذَاۃِ

صحابہ کے معاملے آپس میں مشورے ہوا کرتے تھے اور وہ دنیا کی زیبائش کو کوڑا کرکٹ سمجھا کرتے تھے۔

﴿۱۹﴾ یَوْمَ الدُّخَانِ یُرٰی وَاِنْ مِّنْ اُمَّۃٍ اِلَّا وَجَاثِیَۃً عَلَی الرُّکُبَاتِ

دخان (دھواں یعنی قیامت) کے دن یوں دکھائی دیگا کہ ہر قوم گھٹنوں کے بل بیٹھی ہوئی ہوگی۔

﴿۲۰﴾ فَاِذَا اَفَاقَ النَّاسُ مِنْ اَحْقَافِھِمْ طَلَبُوا الشَّفِیْعَ لَھُمْ مِنَ الْھَلَکَاتِ

جب لوگ اپنے احقاف (یعنی قبروں یا میدانوں) میں افاقہ وہوش پائینگے تو اپنے لئے ہلاکت و بربادی (سے بچنے کے لئے) شفیع کو طلب کرنے لگیں گے۔

﴿۲۱﴾ فَمُحَمَّدٌ یَاْتِیْ یَقُوْلُ اَنَا لَھَا بِیْ فُتِحَ بَابٌ مُغْلَقُ الْحُجُرَاتِ

تو اس وقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاکر فرمائیں گے کہ اسکے لئے میں ہوں نا، میرے ذریعہ

(جنت کے) بند کمروں کے دروازے کھول دئے جائیں گے۔

﴿۲۲﴾ یَـا فَوزَ قَـافُ اَثرُہٗ وَ ذُنُوبَـہٗ   فِیْ ذَارِیَاتِ الْعَفُوهِیْجَ فَلَاةِ

کیا کہنے سورہ قاف کی کامیابی! کہ جسکی تاثیر گناہوں کو میٹنا ہے۔ جب جنگل کے خشک پودوں کو عفوو درگز ربکھیر نے لگے گی۔

﴿۲۳﴾ طُوْرُ الْکَلِیْمِ اِنِ اسْتَنَارَ فَنَجْمُہٗ   قَمَرُ الْوُجُوْدِ لِکُلِّ مَخْلُوْقَاتِ

(موسیٰ) کلیم کے کوہ طور نے اگرچیکہ نور پایا لیکن اسکا تارہ (اللہ کے رسول ﷺ) تمام مخلوقات کے لئے سارے موجودات کا چاند ہے۔

﴿۲۴﴾ یَـارَبِّ یَـارَحْـمٰنُ اِرْحَمْنَا بِهٖ   فِیْ کُلِّ وَاقِعَةٍ وَبَعْدَ مَمَاتِ

اے میرے رب ورحمٰن (سورہ رحمٰن) کے طفیل ہر واقعہ میں اور موت کے بعد تو ہم پر رحم فرما۔

﴿۲۵﴾ حَدِیْدُ قَھْرِکَ فَاقْطَعِ الشِّرْکَ الَّذِی   اَلْقَتْ مُجَادَلَـةُ الْھَوٰی لِطُغَاةِ

(اے اللہ) آپ اپنے قہر کی تیزی سے اس شرک کو ختم فرمادیجیے جس کو ہوس پرست لڑاکوں نے سرکشوں کیلئے پیش کیا ہے۔

﴿۲۶﴾ وَبِحَشْرِنَا قَضٰی اِمْتِحَانُکَ حِیْنَمَا   صُفَّ الْاَنَامُ لِجُمْعَةِ الْعَرْضِیَاتِ

ہمارے حشر کے دن تیرے امتحان کا فیصلہ اس وقت ہوگا جب تمام لوگ جمعہ کے دن صف بندی کر دیئے جائینگے۔

﴿۲۷﴾ فَمُنَا فِقُوْھُمْ بِالتَّغَابُنِ بَایَنُوْا   کَطَلَاقِ تَحْرِیْمٍ مِّنَ الْجَنَّاتِ

لوگوں میں سے جو منافق ہیں وہ قیامت میں (دھوکہ دہی وفریب خوردگی کی بناء) جنت سے یوں دور کردیئے جائینگے جیسے طلاقِ تحریم (یعنی طلاق مغلظہ کی وجہ سے بیوی شوہر سے جدا کردی جاتی ہے)۔

﴿۲۸﴾ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِمُلْکِ خُلْدٍ اُنْعِمُوْا　　کَالنُّوْنِ حَقٌّ خُلُوْدُھَا بِفُرَاتٍ

اور تمام مؤمن ملک خلد (یعنی جنت) میں نعمتوں سے نوازے جائینگے۔ جیسے مچھلی اس کا حق ہے کہ ہمیشہ دریائے فرات میں رہے۔

﴿۲۹﴾ لَھُمُ الْمَعَارِجُ وَالْجَوَازُ عَلَی الصِّرَاطِ　　کَفُلْکِ نُوْحٍ اٰمِنِیُّ الْاٰفَاتِ

اُن (مؤمنوں) کیلئے درجات ہونگے وہ پل صراط پر سے ایسے گزر جائینگے جیسے نوح ؑ کی کشتی سارے آفات سے پرامن گذری۔

﴿۳۰﴾ وَالْجِنُّ بِالْاِیْمَانِ اَھْلُ شَفَاعَةٍ　　اَلْمُزَّمِّلُ الْمُدَّثِّرُ الْمَرْضَاتِ

وہ جن (یعنی جنات) بھی اہل شفاعت ہیں جو مزمل و مدثر (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لانے کی وجہ سے جنتی ہونگے۔

﴿۳۱﴾ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَنْظُرُ الْاِنْسَانُ مَا　　فِی الْمُرْسَلَاتِ تَلَاهُ مِنْ اٰیَاتٍ

روز قیامت انسان دیکھ لے گا جو کچھ سورۂ مرسلات میں آیا ہے اور اسکی آیتوں کو تلاوت کیا ہے۔

﴿۳۲﴾ نَبَاءٍ حَوَتْهُ النَّازِعَاتُ مُفَصَّلًا　　وَیْلٌ لِّاَعْمَی الْقَلْبِ بِالْغَفَلَاتِ

ایک ایسی جگہ (یعنی دوزخ) ہوگی جس کے اطراف گھسیٹ کر لانے والے (فرشتے) ہونگے، ہلاکت وبربادی ہے اس شخص کیلئے جو غفلتوں کی وجہ سے دل کا اندھا بنا ہوا ہے۔

﴿۳۳﴾عَبَسَ الْوُجُوْهُ وَكُوِّرَتْ شَمْسُ السَّمَآءِ وَاِذَا هِيَ انْفَطَرَتْ عَلَى النَّزِعَاتِ

تمام چہرے مرجھا جائینگے اور سورج کی روشنی ختم ہو جائیگی، بلکہ وہ (آسمان)

(حضرت اسرافیلؑ کی) چیخ پر پھٹ پڑے گا۔

﴿۳۴﴾وَمُطَفِّفُوا الْمِكْيَالَ فَانْشَقَّتْ لَهُمْ كَبُرُوْجِهَا الْاَكْبَادُ مُنْصَدِعَاتِ

ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے جگر

بروج کے ٹوٹنے وٹکڑے ٹکڑے ہونے کی طرح ہو جائینگے۔

﴿۳۵﴾وَالطَّارِقُ الْاَعْلٰى لِقَهْرِ جَلَالِهٖ يَغْشٰى بِغَاشِيَةٍ مِّنَ السَّطِعَاتِ

اور طارقِ اعلیٰ (بڑا ستارہ) اپنے جلال کے قہر سے

ساری روشنی سے ڈھانک لے گا۔

﴿۳۶﴾وَيَلُوْحُ فَجْرُ الْعَدْلِ فِيْ بَلَدِ الْقَضَا كَالشَّمْسِ تَمْحُو اللَّيْلَ بِاللَّمْعَاتِ

عدل وانصاف کی صبح قضاء وفیصلہ کے شہر (قیامت) میں اس طرح ظاہر ہوگی جیسے

سورج کرنوں کے ذریعہ تاریکی کو میٹ دیتا ہے۔

﴿۳۷﴾يَارَبَّنَا رَبَّ الضُّحٰى اِشْرَحْ صَدْرَنَا نَاجَاكَ لِلْحَاجَاتِ فِي الْخَلَوَاتِ

اے پروردگار، وچاشت کے رب ہمارے سینوں کو کھول دیجئے، تنہائیوں میں حاجت

روائی کیلئے آپ سے مناجات کرر ہے ہیں۔

﴿۳۸﴾يَامُنْبِتَ الزَّيْتُوْنِ وَالتِّيْنِ الَّذِيْ نَقَّيْتَهٗ مِنْ فُضْلَةٍ وَنَوَاةٍ

اے زیتون کے پیدا کرنے والے اور اس انجیر کو پیدا کرنے والے جس کو تو نے گھٹلی

اور فضلہ (یعنی بیکار چھلکا) وغیرہ سے پاک کیا۔

﴿۳۹﴾ اَنزَلتَ اِقرَاْ بِاسمِ رَبّکَ رَافِعًا قَدرَ الحَبِیبِ عَلَیہِ اَلفُ صَلٰوۃِ

تو نے (اقرا باسم ربک) نازل فرمایا ہے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رتبہ کو بلند کرنے کیلئے،

آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہزار درود ہو۔

﴿۴۰﴾ اَیَدتَہٗ بِالبَیِّنَاتِ فَزُلزِلَتْ حِجَجُ البَطَالَۃِ مِنہُ مُدحِضَاتِ

اور تو نے آپ کی کھلی نشانیوں کے ساتھ ایسی تائید فرمائی کہ

باطل پرستوں کے دلائل ڈگمگا گئے اور مٹ گئے۔

﴿۴۱﴾ وَبِعَادِیَاتِ الخَیلِ قَارِعَۃُ العِدٰی اَمسٰی تَکَاثُرُھُم حُطَامَ کُمَاۃِ

جہادیوں کے تیز رفتار گھوڑوں سے دشمنوں کی قیامت واقع ہوگئی۔

اور انکی عددی و مالی کثرت چور چور ہوگئی۔

﴿۴۲﴾ یَاطَیِّبَ عَصرٍ جَآءَ فِیہِ مُحَمَّدٌ فَاَبَادَ اَھلَ الھُمَزَۃِ وَاللُّمَزَاتِ

اے وہ سب سے اچھا زمانہ جس میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے پس انہوں نے ہلاک

و برباد کردیا عیب جووں اور نکتہ چینی کرنے والوں کو۔

﴿۴۳﴾ وَھَلَاکُ فِیلٍ عَن قُرَیشِ الاِفِھِم قِیلَ الظُّھُورُ لَہٗ مِنَ اِرھَاصَاتِ☆

اصحاب فیل کی ہلاکت کا واقعہ قوم قریش کو مالوف کرنے کیلئے ہوا اسکے بارے میں کہا جاتا ہے

کہ یہ قبل نبوت ظاہر ہونے والی علامات و دلائل (پیغمبری) میں سے ایک ہے۔

☆ (ارھاصات: سے مراد اعلان نبوت سے پہلے ظاہر ہونے والے خلاف عادت و عقل کام ہیں۔)

﴿۴۴﴾ مَنْ یَّمْنَعُ الْمَاعُوْنَ یُمْنَعُ کَوْثَرًا   لِلْکَافِرِیْنَ الْوَیْلُ بِالنَّقَمَاتِ

جو شخص عام استعمال یا گھریلو استعمال کی چیزوں سے کسی کو روکتا ہو تو ایسا شخص حوض کوثر سے روکدیا جائیگا۔ کافروں کیلئے انتقامی طور پر ہلاکت و بربادی ہے۔

﴿۴۵﴾ کَذَا یَنْصُرُ اللّٰهُ مِمَّنْ کَادَنَا   تَبَّتْ یَدَا مُسْتَکْبِرٍ قَتَّاتِ

اسی طرح اللہ تعالی مدد فرماتا ہے اور ہر متکبر، چغلخور

دونوں کے ہاتھ برباد ہوتے ہیں ٹوٹ جاتے ہیں۔

﴿۴۶﴾ یَارَبِّ وَفِّقْنَا لِاِخْلَاصِ التُّقٰی   بِخُشُوْعِ قَلْبٍ دَائِمِ الْاَحْبَابِ

اے میرے رب ہمیں متقیوں کے اخلاص کی توفیق دے

اور خشوع قلب ودائمی محبت کی۔

﴿۴۷﴾ یَامُظْهِرَ الْفَلَقِ الْمُنِیْرِ بِاُفُقِهٖ   نَوِّرْ بَوَاطِنَنَا بِالْهَامَاتِ

صبح تڑکے روشن اجالے کو اُفق (بلندیوں) میں ظاہر کرنے والے رب تو الہامات

کے ذریعہ ہمارے باطن کو منور کر دے۔

﴿۴۸﴾ وَیُعِیْذُنَا مِنْ شَرِّ وَسْوَاسٍ   یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ بِاللَّمَّاتِ

اور ہمیں وسوسوں کے شر سے بچا لوگوں کے سینوں میں

جو شیطانی وسوسے پیدا ہوتے ہیں ان سے (محفوظ رکھ)

﴿۴۹﴾ وَافۡتَحۡ لَنَا بِالۡخَیۡرِ ثُمَّ اخۡتِمۡ بِہٖ　　یَا وَاہِبَ الۡخَیۡرَاتِ وَالۡحَسَنَاتِ

ہمارے لئے خیر و بھلائی کشادہ کردے پھر اسی پر اختتام فرما۔

اے خیر و خوبیوں کے عطا فرمانے والے۔

﴿۵۰﴾ وَادِمۡ صَلٰوتِکَ وَالسَّلَامَ مُبَارَکًا　　اَبَدًا عَلَی الۡمُخۡتَارِ خَیۡرِ ھُدَاۃِ

درود (ورحمتیں) وسلامتی کو سب سے بہترین ہدایت فرمانے والے

(محمد) مختار صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے قائم رکھ۔

﴿۵۱﴾ وَعَلَی الصَّحَابَۃِ وَالۡقَرَابَۃِ ثُمَّ مَنۡ　　تَبِعَ الۡھُدٰی مِنۡ سَالِفٍ وَاٰتِ

اور صحابہؓ پر اور اہل بیتؓ پر پھر اسلاف اور آنے والے ان سبھی حضرات پر

(رحمت نازل فرما) جو (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی) ہدایت پر پیرو کار ہوں۔

تمت القصیدۃ

یہ مناجات منظوم بعد ختم قرآن مجید کے پڑھی جاوے تو امید ہے کہ تمام دعائیں بفضل وکرم مقرون باجابت ہوں علماء وادبا کے نزدیک اس قصیدہ کی شان آپ کے علم وفہم کی ایک فصیح وبلیغ نمونہ ہو سکتی ہے۔

خطبہ عربی منظوم وغیر منظوم:

آپ کے (کی) تصانیف خطبوں کی ایک مستقل کتاب ہے جسمں کئی خطبہ عبارت مضمون بلیغہ وفصیحہ کے درج ہیں میں نے اس جگہ صرف ایک خطبہ منظوم اور ایک غیر منظوم بطور عنوان کے مندرج کیا

ف: حکم شریعت کا ہے کہ خطبہ مختصر پڑا کریں طویل خطبہ کا پڑھنا جس سے مقتدیوں کو بار ہو منع ہے۔

وَالشُّکْرُ لِلّٰہِ اَبْکَارًا وَّ اٰصَالًا		اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اٰبَادًا وَّ اٰزَالاً
سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اور شکر صبح وشام اللہ کے لئے ہے		
اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ تَفْصِیْلًا وَ اِجْمَالًا		اَللّٰہُ رَبِّیْ حَقًّا لَا شَرِیْکَ لَہٗ
یقیناً اللہ میرا رب ہے اس کا کوئی شریک نہیں اجمالی اور تفصیلی طور پر میں اللہ پر ایمان لایا ہوں		
مُحَمَّدٍ خَیْرِ خَلْقٍ مَا زَالَا		وَبِالنَّبِیِّ حَبِیْبِ اللّٰہِ سَیِّدِنَا
اور اس نبی پر جو اللہ کے محبوب ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو ہمیشہ تمام سے بہتر ہیں		

صَلَّی الالٰــہُ عَلَیْہِ دَائِمًا اَبَدًا	مَادَامَ وَابِلُ مُزْنِ الْفَیْضِ ھُطَّالًا

درود بھیجے اللہ تعالیٰ آپ پر ہمیشہ ہمیشہ

درود بھیجتا رہے جب تک خوب برسنے والا بادل برستا رہے

وَالْاٰلِ وَالصَّحْبِ طُرًّا ھُمْ نُجُوْمُ ھُدٰی	وَالتَّـابِعِیْنَ لَھُمْ قَوْلًا وَّ اَفْعَالًا

اور تمام اہل بیت وصحابہ پر وہ سب ہدایت کے تارے ہیں

اوران پر جو قولی اور فعلی طور پر پیروکار ہیں

یَا رَاغِبِیْنَ اِلَی الدُّنْیَا وَزِیْنَتِھَا	وَ مُقْبِلِیْنَ عَلَی الْاَھْوَاءِ اِقْبَالًا

اے دنیا اور اس کی زیبائش کے دلدادو

خواہشات پر توجہ کرنے والے

سَتَتْرُکُوْنَ اِذَا مِتُّمْ نَفَائِسَھَا	وَ تَھْجُرُوْنَ اَوْلَادًا وَّ اَمْوَالًا

جب تم مر جاؤ گے تو اس دنیا کی تمام چیزوں کو چھوڑ دو گے

بلکہ ہر مال و اولاد کو بھی چھوڑ دو گے

وَ تَسْکُنُوْنَ تُرَابًا مُظْلِمًا وَّحْشًا	حَتّٰی اِذَا جَاءَ وَعْدُ اللّٰہِ مَا قَالَا

وحشتناک تاریک مٹی میں تمہیں رہنا ہوگا

اللہ کا فرمان شدہ وعدہ آکر رہے گا

فَدُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا وَ الْجِبَالُ كَذَا	تُشِيْبُ شِدَّتُهُ الْوِلْدَانَ اَهْوَالًا

پس زمین کو ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا
جس کی ہولناکی کی شدت بچوں کو بوڑھا کر دے گی

اُولَاتُ حَمْلٍ يَّضَعْنَ الْحَمْلَ مِنْ فَزَعٍ	وَالْمُرْضِعَاتُ اِذَا يَنْسِيْنَ اَطْفَالًا

خوف زدہ ہو کر حمل والی عورتیں حمل گرا دیں گی
دودھ پلانے والی عورتیں (شیر خوار) بچوں کو بھلا دیں گی

وَ يُحْشَرُ النَّاسُ اَفْوَاجًا لِمَوْعِدِهِمْ	وَ حَامِلِيْنَ مِنَ الْاَوْزَارِ اَثْقَالًا

تمام لوگوں کو فوج در فوج اکٹھا کر دیا جائے گا
یہ سب اپنے گناہوں کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہوں گے

وَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَ الْخَلْقِ اَجْمَعِهِمْ	لَا يَظْلِمُ النَّاسَ بَلْ عَدْلًا وَّ اَفْضَالًا

اور اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کے بیچ فیصلہ فرمائیں گے
وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) لوگوں پر ظلم نہیں کریں گے بلکہ عدل و فضل فرمائیں گے

يُقِيْمُ مِيْزَانَ قِسْطٍ ثُمَّ يَاْمُرُهُمْ	يَا حَاضِرِيْنَ زِنُوْا الْيَوْمَ اَعْمَالًا

وہ عدل و انصاف کا میزان قائم کریں گے پھر حکم دیں گے کہ
اے حاضرین آج تم اعمال کو تولو (وزن کرو)

فَانْ یَکُنْ حَسَنَاتُ الْمَرْءِ رَاجِحَۃً	بِفَضْلِ رَحْمَتِہٖ قَدْ نَالَ مَا نَالَا

اللہ کے فضل وکرم سے اگر آدمی کی نیکیوں کا (پلہ) جھکا ہوا ہوگا
تو وہ شخص جو بھی پاناہے پا کر رہے گا

وَمَنْ یَّخِفَّ لَہُ الْمِیْزَانُ مِنْ عَمَلٍ	یَلْقٰی عَذَابًا وَّ اَلَامًا وَّ اَنْکَالَا

اور عمل کا میزان جس شخص کا ہلکا ہو جائے گا
تو وہ عذاب وتکالیف اور عبرتناک سزائیں پائے گا

اَیْنَ الْفِرَارُ وَ کَیْفَ الْحَالُ یَوْمَئِذٍ	یَا مَنْ یُّضِیْعُ مَتَاعَ الْعُمْرِ اِھْمَالَا

اس دن کہاں بھاگو گے؟ کیسے حال ہوگا
اے وہ شخص بے کار میں جو زندگی کو ضائع (وبیکار) کر دیا ہے

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ فِیْ سِرٍّ وَّ فِیْ عَلَنٍ	مِنْ قَبْلِ اَنْ تَبْلَغَ الْاَقْدَارُ اٰجَالَا

علانیہ اور خفیہ (ہر دو حال میں) تم اللہ سے توبہ کرو
قبل اس کے کہ تقدیریں اپنی مدت کو پالیں (یعنی موت سے پہلے)

اَلَا وَ شُدُّوْا نِطَاقَ الشَّرْعِ فِیْ وَسْطٍ	وَقَطِّعُوْا مِنْ ثِیَابِ الْوَرْعِ سِرْبَالَا

آگاہ رہو (خبردار) شریعت کا پٹہ کس کر رکھو (یعنی شریعت پر سختی سے کاربند رہو)
شلوار (پائے جامہ) کے لئے تقوی والے لباس کو کٹوائی کا اہتمام کرو یعنی ٹخنے سے اوپر
تہبند یا شلوار یا پائنٹ وغیرہ کی سلوائی.

فَاِنْ يَّكُنْ حَسَنَاتُ الْمَرْءِ رَاجِحَةً	بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ قَدْ نَالَ مَا نَالَ

اللہ کے فضل وکرم سے اگر آدمی کی نیکیوں کا (پلہ) جھکا ہوا ہوگا
تو وہ شخص جو بھی پانا ہے پا کر رہے گا

وَمَنْ يَّخِفُّ لَهُ الْمِيزَانُ مِنْ عَمَلٍ	يَلْقٰى عَذَابًا وَّ اٰلَامًا وَّ اَنْكَالًا

اور عمل کا میزان جس شخص کا ہلکا ہو جائے گا
تو وہ عذاب وتکالیف اور عبرتناک سزائیں پائے گا

اَيْنَ الْفِرَارُ وَ كَيْفَ الْحَالُ يَوْمَئِذٍ	يَا مَنْ يُضِيْعُ مَتَاعَ الْعُمْرِ اِهْمَالًا

اس دن کہاں بھاگو گے؟ کیسے حال ہوگا
اے وہ شخص بے کار میں جو زندگی کو ضائع (و بیکار) کر دیا ہے

تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ فِيْ سِرٍّ وَّ فِيْ عَلَنٍ	مِنْ قَبْلِ اَنْ تَبْلُغَ الْاَقْدَارُ اٰجَالًا

علانیہ اور خفیہ (ہر دو حال میں) تم اللہ سے توبہ کرو
قبل اس کے کہ تقدیریں اپنی مدت کو پالیں (یعنی موت سے پہلے)

اَلَا وَ شُدُّوْا نِطَاقَ الشَّرْعِ فِيْ وَسَطٍ	وَقَطِّعُوْا مِنْ ثِيَابِ الْوَرْعِ سِرْبَالًا

آگاہ رہو (خبردار) شریعت کا پٹہ کس کر رکھو (یعنی شریعت پر سختی سے کار بند رہو)
شلوار (پائے جامہ) کے لئے تقوی والے لباس کو کٹوائی کا اہتمام کرو یعنی ٹخنے سے اوپر
تہہ بند یا شلوار یا پائنٹ وغیرہ کی سلوائی.

اور ایک خطبہ، منظوم بھی منجملہ خطبات منظوم کے لکھا گیا۔

وَ رَاقِبُوْا اللّٰہَ بِالْاَسْرَارِ خَالِیَۃً	عَمَّا سِوَی اللّٰہِ تَعْظِیْمًا وَ اِجْلَالًا

تنہا حالت میں بھی تم اللہ کی کبریائی کا خیال رکھو

اللہ کی طرف یکسو ہو کر اس کی عظمت وجلال کا خیال رکھو

یَرْزُقُکُمُ اللّٰہُ اَنْوَاعَ النَّعِیْمِ اِذًا	وَیَسْقِیْکُمْ بِکُؤُوْسِ الْقُرْبِ سَلْسَالًا

تو اللہ تعالیٰ تمہیں قسم قسم کی نعمتیں عطا فرمائے گا

اور وہ تمہیں قرب ونزدیکی کے پیالوں سے شیریں (مشروب) پلائے گا

ھٰذَا الطَّرِیْقُ طَرِیْقُ الْحَقِّ مُتَّضِحٌ	وَ لَا یَنَالُ ھُدًی مَنْ عَنْہُ قَدْ مَالَا

یہ راستہ حق کا راستہ واضح ہے

جو اس سے ہٹا وہ ہدایت نہیں پا سکتا

خَیْرُ الْکَلَامِ کَلَامُ اللّٰہِ مَوْعِظَۃً	مُفَتِّحًا لِلْقُلُوْبِ الْغُلْفِ اَقْفَالًا

وعظ و نصیحت کے اعتبار سے اور دلوں کے غلاف وقفلوں کے نقطہ نظر

سے بہترین کلام، اللہ کا کلام ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّ الرَّجِیْمِ کَمَا	مِنْ تَابِعِیْہِ اِذَا یَدْنُوْنَ اِضْلَالًا

مردود کے شر سے میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں

اس طرح اس مردود کے پیروکاروں سے چوں کہ وہ بھی گمراہ کرتے ہیں

مَنْ کَانَ یَرْجُوْ لِقَآءَ اللّٰہِ مُحْتَسِبًا	فَوَعْدُہٗ ، کَانَ مَاتِیًّا کَمَا قَالَا

اجروثواب پانے کی غرض سے جو بھی اللہ سے ملاقات کی امید رکھتا ہے
تو اس کا وعدہ ہوکر رہنے والا ہے جیسا کہ اس کا فرمان ہے

بَارَکَ اللّٰہُ فِی الْقُرْآنِ لِیْ وَ لَکُمْ	وَ یَنْفَعُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ الْبَالَا

اور برکت دے اللہ تعالیٰ قرآن میں مجھے اور تمہیں
اور سماعت بصارت کو فائدہ پہونچائے

یَا رَبِّ وَفِّقْنَا لِمَ تَرْضٰی وَ تُحِبُّہٗ	لَقَدْ رَجَوْنَا کَثِیْرًا فِیْکَ آمَالًا

اے پروردگار تو ہمیں ایسی چیزوں کی توفیق دے جسے تو پسند کرتا ہے
اور ہم نے تجھ سے بہت امیدیں باندھ رکھے ہیں

اِرْحَمْ مُصِیْبَتَنَا وَ اغْفِرْ خَطِیْئٰتِنَا	نَدْعُوْکَ فِیْ کُرْبٍ ذُلًّا وَاِقْلَالًا

تو ہمارے مصیبت زدوں پر رحم فرما ہماری خطاؤں کو بخش دے
ہم عاجزی کے ساتھ مصیبت میں تجھ سے دعا کررہے ہیں

نَخْشٰی عَذَابَکَ نَرْجُوْ رَحْمَۃً وَ رِضًی	وَاَنْتَ تَعْلَمُ اَحْوَالًا وَ اَقْوَالًا

اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں تیری مہربانی اور خوشنودی کے ہم طلب گار ہیں
اور تو ہمارے حال وقال کو جانتا ہے۔

☆☆☆

خطبہ غیر منظورم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ شَرَحَ صُدُوْرَنَا بِنُوْرِ الْاِسْلَامِ، وَنَوَّرَ قُلُوْبَنَا بِبَرَکَاتِ الْاَعْلَامِ، وَزَیَّنَ اَرْوَاحَنَا بِالذِّکْرِ عَلَی الدَّوَامِ، وَغَفَرَ سَیِّاٰتِنَا بِقِرَاتِ الْکَلَامِ، وَدَعَانَا فِی اٰخِرِہٖ عَلٰی دَارِ السَّلَامِ وَوَعَدَنَا لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی جَلَّ وَعَلَاء حُوْرٌ مَّقْصُوْرَاتٌ فِی الْخِیَامِ، ھُوَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْعَلِیْمُ الْعَلَّامِ، تَبَارَکَ اسْمَ رَبِّکَ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ، وَیَشْھَدُاَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُاَنَّ سَیِّدَ نَا مُحَمَّدًا عَبْدَہٗ وَرَسُوْلَہٗ، اِعْلَمُوْا اَنَّکُمْ فِیْ رِبَاطِ الدُّنْیَا مُسَافِرُوْنَ، وَمِنْ ھٰذِہِ الْمُنَزَّلَۃِ مُرْتَحِلُوْنَ، وَفِی الْقِیَامَۃِ تُحْشَرُوْنَ، اَمَّا فِی الْجَنَّۃِ مَسْرُوْرُوْنَ، کَمَاقَالَ اللّٰہ تعالٰی لَا یَسْتَوِی اَصْحَابُ النَّارِ وَاَصْحَابُ الْجَنَّۃِ، اَصْحَابُ الْجَنَّۃِ ھُمُ الْفَائِزُوْنَ، بَارَکَ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ فِی الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ، وَاھْدِنَا بِالْاٰیَاتِ وَالذِّکْرِ الْحَکِیْمِ، اِنَّہٗ تَعَالٰی جَوَادٌ کَرِیْمٌ مَلِکٌ قَدِیْمٌ بَرٌّ رَّؤُفٌ رَّحِیْمٌ.

خطبہ کا ترجمہ:

تمام تعریف اللہ کیلئے ہے جس نے نور اسلام سے ہمارے سینوں کو کھول دیا اور کشف کی برکتوں سے ہمارے دلوں کو روشن کر دیا اور ذکر دوام کے سبب ہماری روحوں کو آراستہ کر دیا اور تلاوت قرآن کے سبب ہمارے گناہوں کو بخش دیا اور آخرت میں ہمیں دار السلام (جنت) کی طرف بلائیگا اور اللہ جل علٰی نے اپنے اس قول کے ذریعہ سے ہم

سے وعدہ کیا خیموں میں محفوظ حوروں کا وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو بہت علم والا ہے آپ کے رب کا نام بابرکت ہے جو جلال واکرام والا ہے اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ واحد اللہ سوا کوئی معبود نہیں نہ اس کا کوئی شریک ہے اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہمارے آقا محمدؐ اس کے بندے ورسول ہیں۔ جان لو کہ تم سرائے دنیا میں مسافر ہو اور اس مقام سے کوچ کرنے والے ہو اور قیامت میں تمہیں اکٹھا کیا جائے گا اب رہا جنت کا معاملہ تو تم اس میں خوش رہو گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "جہنم اور جنت والے برابر نہیں ہو سکتے" جنتی ہی کامیاب ہیں اللہ ہمارے اور تمہارے لئے عظمت والے قرآن میں برکت عطا کرے اور ہمیں قرآنی آیات اور حکمت والے ذکر سے ہدایت دے بیشک وہ بلند سخی کرم فرما بادشاہ قدیم بھلائی فرمانے والا پالن ہار خوب مہربان ہے۔

خطبۂ دیگر منظوم عربی:

غزلیات نتائج طبع حضرت قدس سرہ

آپ کے بہت غزلیات ہیں جن کا پورا حصر اس مختصر میں بلحاظ طوالت کے مناسب نہ جان کر صرف چند غزلیات پر اکتفا کیا۔ آپ کا تخلص فقیر تھا۔

......﴿غزل﴾......

۱) به کسے نیست التجا مارا   بس بود دردِ دل دوا مارا

ہماری التجا کسی سے نہیں ہمارا درد دل ہی ہماری دوا ہے۔

۲) بخیالات خویش مشغولیم   هست تاخویش شغلها مارا

ہم اپنے ہی خیالات میں مشغول ہیں جب تک ہم ہیں ہمارے لئے اشغال ہیں۔

۳) کونچه گردیم وگرد کونچه شلیم   تابکویت برد هوا مارا

ہم اس کی گلی ہو جائیں اور اس کی گلی کی گرد بن جائیں تا کہ ہم کو ہوا اس کی گلی تک لیجائے۔

۴) ایکه بر علم وزهد می لافی   حور وغلما ترا، خدا مارا

اے شخص جو اپنے علم اور زہد پر لاف زنی کرتا ہے تجھ کو حور وغلماں مبارک اور ہم کو خداوند تعالی

۵) بچه ارزد جهان بچشم فقیؔر   دولت فقر شد عطا مارا

یہ دنیا فقیر کی نظر میں نہیں جچتی ہم کو فقر کی دولت عطا ہوئی ہے۔

غزل

۱) حال دل هر که بود واقفِ دل میداند   کیست کز دل به دل از حال دلے آگاهاند

دل کا حال وہی جانتا ہے جو واقف دل ہو کون ہے
جو دل سے دل کے حال سے واقف ہے۔

۲) دل بیدل به تمنائے وصال وفراق   گاه خنداند و گاهے بستم گریاند

بیدل کا دل وصال کی تمنا اور فراق میں کبھی ہنستا ہے اور کبھی ستم سے روتا ہے۔

۳) گرچه از راز چمن وصل توبس گریانم   دایماباغ مراد تو خدا خنداند

اگر چہ تیرے وصل کے چمن کے راز سے میں روتا ہوں
لیکن تیری مراد کا باغ خدا ہمیشہ ہنسا تا ہے۔

۴) غیرت دل نه گنارد که شود رازش فاش   اتش غم به نم دیدئه خود بنشاند

غیرتِ دل نہیں چاہتی کہ اس کا راز فاش ہو
اس لئے آتش غم کو وہ اپنے دیدہ کی نمی سے بجھا تا ہے۔

۵) ایکه دور فلکت در نظرم پوشیده   آن مبادا که خیالت زدلم پوشاند

اے کہ تیرے فلک کا چکر میری نظر میں پوشیدہ ہے
ایسا نہو کہ تیرا خیال میرے دل سے پوشیدہ ہو جائے۔

۶) محرم راز نهان نیست مگر بادصبا   قصه دردِدلم خسته بگوشت خواند

رازنہاں کا کوئی محرم نہیں ہے لیکن اے بادِصبا مجھ خستہ دل کے درد کا قصہ ترے کان تک پہنچادے

۷) محنت بار فراق تو کشدجان فقیر   تخم صبرش گِلِ مقصود دلی روباند

فقیر کی جان تری جدائی کا بوجھ ڈھو رہی ہے اس کے صبر کا تخم ....

﴿غــزل﴾

۱) کار دگر چه آید از جسم ناتوانی　　بهرسگان کویت یکمشت استخوانی

یہ جسم ناتواں کسی اور کام میں نہیں آسکتا سوائے
اس کے کہ تیری گلی کے کتوں کے لئے ایک مٹھی ہڈیاں فراہم ہوجائیں۔

۲) اتش رسیدنه را بآب لطف دریاب　　کزقهرش اربسوزی گیرد تهور جانی

آگ سے جلے ہوئے کولطف کا پانی درکار ہے کہ
اس کے قہر کی آگ کہیں اس کو پھونک نہ ڈالے۔

۳) ازیادغم مسوزان شاخ دل ضعیفم　　مرغ خیالت آنجا بسته است آشیانی

مجھ ضعیف کے شاخ دل کوغم کی یاد سے مت جلا کہ وہاں تیرے خیال کے پرندہ کا آشیانہ ہے۔

۴) اے مرغ باغ رضوان آخر پرِ بنفیشان　　تاکے چوسگ بغلطی در تیره خاکدانے

اے باغ رضوان کے پرندے کبھی تو پَر پھڑ پھڑا کب تک تو کتے کی طرح اس مٹی میں لوٹتا رہیگا۔

۵) چشم بسود گیتی کم دیده چون من تو　　مملوک نکته دانی باشاه کامرانے

....

۶) گر از نگاه و ابرو تیرد کمان تو داری　　آهِ قد خمیده مارا از ان نشانی

اگرتو نگاہِ کا تیراور ابرو کی کمان رکھتا ہے تو ہمارا جھکا ہوا قد ان کی نشانی ہے۔

۷) مطرب توکے بیائی هوش ازدلم ربائی　　باچنگ ونے سرائی از عشق داستانی

اے نغمہ نواز تو کب آئیگا چنگ و نے سرائی کر کے میرے دل کا ہوش لے جائیگا۔

۸) دوش از درون سُروشم داده ندا بگوشم　　یا سوز جان گدازی یا دردِ دل نشانی

کل سرگوشی کے درمیان میرے کان میں یہ آواز آئی.........................

۹) هر چند گر فقیری در بندغم اسیری　　غمگین مشو گذاری حامی زورٗ بیانی

ہر چند کہ میں فقیر ہوں بند غم میں گرفتار ہوں لیکن غمگین نہ ہو کہ تیرا سوز زور بیان تجھے رہائی دولائے گا۔

☆☆☆

......﴿غــزل﴾......

۱) او ز ما نزدیک وما ازوی بعید　　درجهان این دردیی درمان که دید

وہ ہم سے نزدیک ہے اور ہم اس سے دور ہیں،

دنیا میں اس طرح کا درد لا علاج کس نے دیکھا ہے۔

۲) او به پیش ما و ما درپیش او　　میکنم از هجر او گفت وشنید

وہ ہمارے سامنے ہے اور ہم اس کے سامنے ہیں،

پھر بھی اس سے جدائی کی گفتگو کرتے اور سنتے ہیں۔

۳) حیرت است این یا که غیرت یا حجاب　　یامگر فضلی است ناپیدا کلید

یہ حیرت ہے یا غیرت ہے یا حجاب، یا یہ کہ ایسا فضل ہے جس کی کنجی نہیں ہے۔

۴) می نیارد باکسے این راز گفت　　فی المثل گر شبلی و یا بایزید

کسی سے یہ راز کہنا بن نہیں پڑتا، خواہ وہ شبلی و بایزید ہی کیوں نہوں۔

۵) علم عقل و زبر کان از جُست و جُو　　سر بہ جیب و پای در داماں کشید

علم وعقل اور دانا لوگ جستجو میں،

سر جھکائے ہوئے اور پانوں کو دامن میں کھینچے ہوئے ہیں۔

۶) سینہ ھاخون ، دید ھا جیحون شدہ　　نآمدہ این بحر راساحل پدید

سینے پُرخوں اور آنکھیں (اشک کے) سمندر بن گئے ہیں پھر بھی اس بحر کا

کنارا نظر نہیں آتا۔

۷) حاصلے چون نیست جزبی حاصلی　　باید از دانش بنادانی رسید

جب سوائے بے حاصلی کے کچھ حاصل نہیں تو بہتر ہے کہ دانائی کے بجائے

نادانی اختیار کریں۔

۸) اینقدر میدان کہ اُو رابندہ ایم　　اوخدای ماست مارا آفرید

اتنا جان لو کہ ہم اس کے بندے ہیں اور وہ ہمارا خدا ہے جس نے ہم کو پیدا کیا۔

۹) ای فقیر عاجزی بے اختیار　　خاموشی زین گفتگو باید گزید

اے فقیر عاجزی اختیار کر ایسی گفتگو سے خاموشی اختیار کرنا چاہیئے۔

......﴿غــزل﴾......

۱) درعشق روئے شوریدہ حالم　　ھوش ازسرم رفت عقل از خیالم

عشق میں شوریدہ حال ہوں، ہوش میرے سر سے اور خیال سے عقل جاتی رہی۔

۲) از مھر روئے بدر منیرش　　پشتِ خمیدہ ھمچو ھلالم

اس کے بدر منیر چہرے کی مہربانی سے، میری کمر ہلال کی طرح خمیدہ ہوگئی ہے۔

۳) رانند دایم بر در مگس وار　　باشد که بخشد شهد وصالم
وہ مکھی کی طرح ہر وقت اپنے در سے ہنکالتے ہیں، ہوسکتا ہے کہ وہ مجھے شہد وصال بخشیں

۴) خواهم چو بلبل در گلشن وصل　　روزے دهد باز آن نونهالم
میں چاہتا ہوں کہ بلبل کی طرح گلشن وصل میں، مجھے کسی دن پھر وہ نونہال دے دے

۵) تاروئے خود را بر آستانش　　باعجز و زاری بر خاک مالم
میں اپنا چہرہ اس کے آستان کی خاک پر، عاجزی وزاری کے ساتھ ملتا ہوں۔

۶) من خود ندارم سویش وسیله　　الّا که گوید بس این مقالم
میں خود اس کی طرف کوئی، وسیلہ نہیں رکھتا سوائے اس کے کہ.............

۷) من گرد تیره اُو مهر تابان　　آه از کجا خواست فکر محالم
میں تاریک مٹی اور وہ مہر تاباں، ہائے میری فکر نے اس محال کو کیسے طلب کرلیا

۸) یا پیر رهبر محتاج پرور　　محبوب سبحان مقبول عالم
اے پیرِ محتاج پرور، اے محبوب سبحان ومقبول عالم

۹) دانم که ازلطف بیند سوئ من　　رحمی نماید بر ضعف حالم
جانتا ہوں کہ مہربانی سے میری طرف دیکھتے ہیں، میرے ضعف حال پر رحم کرتے ہیں

۱۰) مسکین فقیرم یاشاه جیلان　　لله شیاً هست ایں سوالم
اے شاہ جیلانی میں مسکین وفقیر ہوں، آپ سے شیأً للہ میرا سوال ہے۔

.......﴿غــزل﴾.......

۱) در دلم شام و سحر نام تو　　　کام من است انچه بود کام تو

میرے دل میں شام وسحر تیرا ہی نام ہے، میرا مقصود وہی ہے جو تیرا ہے

۲) واللہ روئے تو نہ تھنا منم　　　ہر کہ تُرا دیدہ شدہ رامِ تو

تیرے چہرہ کا میں ہی ایک شیدا نہیں ہوں، جس کسی نے تجھے دیکھا تجھ پر فریفتہ ہوگیا

۳) والی چون ملک سلیمان شود　　　مورچہ کُو برد انعام تو

وہ چیونٹی جس کو تیرا انعام ملا ہو وہ، حضرت سلیمان جیسے ملک کی والی ہو جائے گی

۴) واقف اسرار شد آنکس کہ خورد　　　روز ازل جرعئہ از جامِ تو

وہی شخص واقف اسرار ہوسکتا ہے، جس نے روزِ ازل تیرے جام کا گھونٹ پیا ہے

۵) وصلش اگر دست دھدای فقیؔر　　　بہِ شود آغاز و ھم انجام تو

اے فقیر اگر تجھے اس کا وصل نصیب ہو تو، تیرا آغاز وانجام دونوں بہتر ہو جائیں گے

.......﴿غــزل﴾.......

۱) کیست چومن درجھاں خستہ فگارِ فراق　　　گم شلہ راھم کون درشب تارِ فراق

کون میری طرح اس دنیا میں فراق کا زخم خوردہ ہے، میری راہ گم ہے اور اب میں فراق کی تاریک رات میں ہوں۔

۲) سینہ پر ازدرد وغم دیدہ تروسرد دم　　　ھست بلی روز و شب اینھمہ کار فراق

فراق میں سینہ درد وغم سے بھرا ہے آنکھ تر ہے اور دم سرد ہے،

دن رات فراق کی یہی کارگذاری ہے۔

۳) باغ نشاط از خزان گشته بیابان خشک ــ ــ چون بوزید از قفاباد و بهار فراق

....

۴) مرغ چمن وقت گل عیش وطرب می نمود آخرش آمد بدل زخم زخارِ فراق

مرغ چمن گلوں کے موسم میں عیش وخوشی دکھاتا ہے، لیکن آخر میں اس کے دل میں فراق کا کانٹا چبھتا ہے

۵) چون شب دیجور گشت ساعت ایام ھجر طول مه وسال یافت لیل ونهار فراق

جدائی کے دن کی گھڑیاں تاریک رات کی طرح ہوگئیں، فراق کی رات اور دن کا طول ماہ وسال کی طرح ہوگیا۔

۶) نذر نمودم که من چون برسم دروطن نگذر دم بر زبان نامِ دیارِ فراق

میں نے نذر مانی ہے کہ جب وطن کو پہنچوں گا، تو میری زبان پر پھر دیار فراق کا ذکر نہ آئے گا۔

۷) باش صبور ای فقیر آب رواں کن زچشم تا بنشانم ازان شعله نارِ فراق

اے فقیر صابر بن اور آنکھ سے پانی بہا، تا کہ اس فراق کی آگ کا شعلہ ٹھنڈا پڑے۔

......﴿غـزل﴾......

۱) بدل هوائے تودارم بسر هوائے تو بس زنعمت دو جهانم بجان ولائے تو بس

دل میں تیری محبت اور تیرا سودا کافی ہے، دونوں جہاں کی نعمتوں میں مجھے یہی کافی ہے

۲) بسینه داغ وفایت چو لاله دایم باد بکحل دید ئه غم دیده خاکپائے تو بس

سینہ میں تیری وفا کا داغ لالہ کی طرح ہمیشہ رہے، غمزدہ کی آنکھوں کیلئے تیرے پانوں کی خاک کا سرمہ کافی ہے۔

۳) بکُنج محنت و تنهائیم غم تو رفیق　　انیس جان حزین درد بے دوائے توبس

گوشۂ تنہائی میں تیرا غم میرا رفیق ہے، تیرا درد بے دوا میری غمگین جان کا انیس ہے

۴) دلم زمسجد و میخانه بے رخ تو گرفت　　بسجده گاه من ابروی دلکشائی تو بس

میرے دل نے مسجد و میخانہ سے تیرے چہرہ کی طرف رخ کرلیا ہے
میری سجدہ گاہ کیلئے تیرا دلکش ابرو بس ہے۔

۵) زهجر وصل بگویم سخن که بی ادبیست　　چو عهد عشق توبستم مرا رضائے توبس

جدائی میں وصل کی آرزو کا اظہار بے ادبی ہے،
جب میں نے تجھ سے عشق کا بیان باندھا تو مجھے تیری رضامندی کافی ہے۔

۶) بضاعت دگرم نیست غیر جان عزیز　　رُخت به بنیم و آندم کنم فدائے توبس

میرے پاس میری جان کے سوا کوئی سرمایہ نہیں،
کہ تیرا چہرہ دیکھوں اور اسی وقت جاں نثار کردوں یہی منتہائے آرزو ہے۔

۷) زهر دد کون ندارم بجز تو مقصودے　　به پیش روئے تومیرم زیم برائے تو بس

دونوں جہاں میں سوائے تیرے میری کوئی آرزو نہیں
میں مروں تو تیرے سامنے اور جیوں تو تیرے واسطے

۸) منم فقیر ندارم هوائے حشمت وهو جاهو جاه　　جز انکه از کرمت خواینم گدائے تو بس

میں فقیر ہوں مجھے حشمت و جاہ کی خواہش نہیں
مگر یہ کہ تیرے کرم سے میں تیرا گدا کہلاؤں کافی ہے۔

☆☆☆

﴿غــزل﴾

اس غزل کو انتقال میں اپنے فرزند جناب حاجی عبداللہ صاحب کے لکھے تھے۔

۱) ای دیده الوداع که آن نور دیده رفت وئے اتش فراق که هوشم رمیده رفت

رخصت اے بنیائی کہ وہ آنکھوں کا نور جاتا رہا، ہائے آتش فراق کہ میرے ہوش اڑ گئے

۲) ای جسم بے بقابجوی کیفروشمت کان شوخ بے بهادل وجانم خریده رفت

اے فانی جسم دیکھ کہ تو نے کیا فروخت کیا،

۳) درلاله داغ بین بغم رنگ آتشیں گل پایمال شد که گلابش چکیده رفت

لالہ میں غم سے آتشیں رنگ کا داغ دیکھو، پھول پاؤں میں روندا گیا اور پتیاں جھڑ گئیں

۴) زین غصه نے بسوخوت که شدناله اش به باد زین غم قفص شکست که طوطی بریده رفت

اس تکلیف سے نے جلا دی کہ اس کے نالے ہوا ہو گئے،

اس غم میں پنجرہ ٹوٹ گیا کہ پرندہ اڑ گیا

۵) گفتم بخواب دل بتوبستم شنید وگفت دل باکسے مبند که درخواب دیده رفت

میں نے کہا کہ میں خواب میں دل تجھ سے لگاؤں گا،

سن کر کہا کہ دل کسی سے نہ باندھو نیند میں آنکھ بند ہو جاتی ہے۔

☆☆☆

معمّات

فن معمہ جوکہ نازک خیالی ہے آپ اس فن سے بھی خوب واقف تھے منجملہ معمات سے آپ کے بطور عنوان کے دوتین معمہ لکھے جاتے ہیں۔معمہ ماھی

چیست آں بعته خندان همه اعضاش دوم　　پُرستاره زچو گردون دهد از وے..........

وقت خوردن بودش نیشتر اندر اندام　　وقت خواندن بودش مرتبه بالای قلم

مصنفہ بنام احمد خان:۔

عشاق توبنامت ازحق ندابخوانند　　جویدیکے بقارا خواند یکے فنارا

مکتوبات وقصاید:۔

آپ کے مکاتیب عربی فارسی ہندی (اردو) کی ایک مستقل کتاب ہوسکتی ہے اس جگہ چند ضروری قصاید ومکاتیب لکھے گئے۔

اس قصیدہ کوشاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی کے نزدیک واسطے اصلاح کے روانہ فرمائے تھے جسکوشاہ صاحب نے نہایت پسند فرما کر جواب میں تین شعر لکھے کر حضرت قدس سرہ کے خدمت میں روانہ کئے۔

القتنی النفس فی جبّ عصیان　　ولاتبالی بخسران ونقصان

نفس نے مجھے چاہ عصیاں میں ڈالدیا　　اور خسارہ و نقصان کی پرواہ نہ کی

فمن لها بالتقاظ من غيابت　　کا بن یعقوب من حُبّ بکنعان

اپنے غیاب میں کون اسے نکالیگا کونین کی گہرائی سے　　ابن یعقوب کی طرح ہے جو چاہ کنعان میں تھے

یاویلها بنواهی الله تامرنی　　وعن اومرها کلفت تنهالیٔ

ہائے افسوس اللہ کی منع کردہ چیزوں کا مجمع حکم دیتا رہا　　اور اوامر ہی بجا لانے سے مجمع روکتا رہا

لاتشتری نعمة العقبی لعاجلها　　ولاتخیر باقی ها علی الفانی

نہ وہ اپنی عجلت سے نعمت عقبیٰ کو خریدتا ہے　　ورنہ باقیات عقبیٰ کو فانی پر ترجیح دیتا ہے

ماذا اقول اذا الجباریئسالی　　یوم القیمةماقدمت یاجانی

میں قیامت کے دن کیا کہوں گا جب جبار (اللہ) مجھے دریافت کریگا
کہ اے مجرم تو نے کیا عمل پیش کیا؟

ابکی واطرق راسی من فجالة ما　　نقضت عهدی باخطاء ونسانی

میں روؤں گا اور شرمندگی سے اپنا سر جھکالوں گا
کیونکہ میں نے غلطی اور بھول سے اپنے عہد کو توڑ دیا

اقول تسالنی وبی لتفضنی　　وانت تعلم اظهاری وکمّانی

میں عرض کروں گا (اے رب) تو مجھے دریافت کرر ہا ہے
تاکہ میں شرمندہ ہو جاؤں جبکہ تو میرے ظاہر و باطن کو جانتا ہے

انی اکتسبت ذنوبا لیس یکسبها　　من یسکن الارض من جن وانسانی

بیشک میں نے ایسے گناہ کئے　　جو اہل زمین کے جن وانس نے نہ کئے

لکنی قط لم اعبد سواک ولا حنیت ظهری لاصنام......

لیکن میں نے کبھی بھی تیرے سوائے کسی کی عبادت نہ کی

اور نہ خود کو بتوں اور (تیرے جھوٹے) ہمسروں کے سامنے جھکایا۔

شهدت انک انت الله لیس له ضدّ ولا ندولا مثل ولاثانی

میں نے گواہی دی کہ بیشک تو ہی اللہ ہے جسکی نہ کوئی ضد ہے نہ ہمسر نہ مثل نہ ثانی

علمت انک ذوفضل ومغفرة وانت ارحم من امی واخوانی

مجھے معلوم ہے کہ تو فضل اور بخشش والا ہے اور تو میری ماں اور بھائیوں سے زیادہ مہربان ہے

اتیت قارع باب العفو معترفا بماتقدمت من قلبی وجسمانی

اپنے دل اور جسم سے جو میں نے کیا اسکا اعتراف کرتے ہوئے

میں باب بخشش پر دستک دینے آیا ہوں

فارحم لعبد ذلیل لیس یرحمه سواک یاامل فی کل اذمان

عبد کمتر پر رحم فرما (ہائے میری امید) زمانے میں تیرے

سوائے اس پر کوئی رحم نہ کریگا

وصل ربی صلوة منک ذاکیة مامرّ دهرٌ وماکرّالجدیدان

اے میرے رب اپنی جانب سے مقدس درود بھیج

تامرورزمانہ اور دنوں جہاں کے لوٹنے تک جاری رہے

علی محمد ن المنعوت فی صحف وفی زبور وانجیل وفرقان

محمد عربیؐ جنکی نعت کا ذکر صحیفوں میں ہے یعنی زبور و انجیل و قرآن میں ہے

والال والاهل والاصحاب اجمعهم وتابیعهم بتعظیم او احسان

اور آپ کی آل واہل اور تمام صحابہ وتابعین پر عظمت واحسان کے ساتھ رحمت نازل فرما

☆☆☆

جب یہ قصیدہ جناب مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب کو پہونچا تو اس کے جواب میں یہ تین شعر لکھ کر روانہ فرمائے جس سے اس قصیدہ کی کمال تعریف نکلتی ہے۔

رایت نظما کُدرًا واکمرجان ......انار وجدا علی وجد والهنی

میں نے اس نظم کو موتی ومرجان کے مانند پایا

جس نے کیفیت وجد کو جوش دیا اور مجمع دیگر سے غافل کر دیا

رأیته حسب حالی فی ندامته من ألتی ذنوبا کر ضوی او کعسقلان

میں نے اسے ندامت میں اپنی حالت کے مطابق پایا

کہ جو کوہ رضوی یا شہر عسقلان کی طرح بڑے گناہ کرتا ہے

لعل صاحبه بالکشف فاه به حتی اتی بامورٍ طابقت شانی

شائد کے صاحب نظر نے کشف سے اسے کہا ہو

حتی کہ انہوں نے ایسے امور کا ذکر کیا جو میرے حال کے موافق ہیں

خط منظوم:۔

یہ وہ خط ہے کہ جسوقت حضرت قدس سرہ حج وزیارت سے فارغ ہوکر مراجعت فرمائے اور بندرگاہ ممبی [1] کو پہونچ کر مولوی حکیم غلام حسین خان صاحب کو لکھے۔

بحمد الله ابدا کل امر
وارجوا الصون عن قطع وبتر

ہمیشہ ہر حال میں اللہ کی تعریف ہے سفر طئے کرنے اور نقصان کے سلسلہ میں اللہ سے حفاظت کی امید کرتا ہوں

الله دهرا ثم دهرا......
علی من قال ان الفقر فخری

ہمیشہ اللہ کا شکر کرنا ایسے شخص پر لازم ہے جس نے یہ کہا کہ محتاجی میں فخر ہے

وعترته واهل البيت طرا
واصحاب له فی الدين نصر

انکی آل اور سب گھر والے اور ان کے ساتھی دینی معاملہ میں مددگار ہیں

---

[1] بندرِ ممبی کا مختصر احوال اسطرح ہے کہ ۱۶۰۰ء میں انگلستان کی ملکہ الزبت کے حکم سے انگریزوں کی ایسٹ انڈیا کمپنی قائم ہوئی پھر اس کے ۹۸ برس کے بعد دوسری کمپنی قائم ہوئی اور دس برس کے عرصہ میں دونوں کمپنیاں ایک ہوگئے اس کمپنی نے داسی لین کاسٹر کے ماتحت ایک بیڑا جہاز کا دیکر ہند کو روانہ کیا پھر کئی بیڑے جہاز کے ہند کو پہنچی۔ اس کے بعد جہانگیر شاہ نے انگریزوں کو یہ کوٹیاں بنانے کی اجازت دیا اور (سرطاس) کی سفارت سے انگریزی تجارت کا سلسلہ ہند میں زیادہ مستحکم ہوا۔ مقام سورت مدت تک انکی بڑی تجارت گاہ رہی ۱۶۳۸ء میں شاہ جہاں نے ایک انگریز ڈاکٹر کو سورت سے بلاکر معالجہ کروایا خدا کے فضل سے شفا ہوگئی اس کے صلہ میں بادشاہ نے بڑی بڑی تجارتی حقوق عطا کئے اس کے تھوڑے دن بعد رام راجہ والی بیجانگر کے بھائی نے انگریزوں کو وہ زمین عنایت کی جس پر اب شہر مدراس ہے پھر شاہ چارس اول کے حکم سے وہاں ایک قلعہ بنا جس کا نام قلعہ سینٹ جارج کہا گیا کچھ عرصہ بعد مقام ساحل کارومنڈل کے علاقہ انگریزی کا صدر قرار پایا۔ ممبی شاہ پرتگال کی طرف سے چارلس ثانی پادشاہ انگلستان کی ملکہ کے جہیز میں ملا۔ اسکو بادشاہ نے ۱۶۶۸ء میں بوعدہ دوسو روپیہ خراج کے کمپنی کے حوالہ کردیا جب سورت کے جگہ احاطہ ساحل

فاما بعد من عبد فقیر　　الی الحبر الحکیم و ایّ حبر

بعد حمد وصلوٰۃ عبد فقیر کی جانب سے (یہ تحریر) عالم حکیم کیلئے ہے اور وہ کتنے بہترین عالم ہیں

غلام الحسین لفرط حب　　وخان لا الخیانۃ فیہ تسری

جو فرط محبت میں حضرت حسینؓ کے غلام ہیں اور خان ایسے کہ جن میں خیانت سرایت نہیں کرتی

سلام فاح کافورا ومسکا　　بعرض الارض قطرا بعد قطر

ہم آپ کے پاس آنے کیلئے کوچ کر چکے ہیں اور ہموار و دشوار گزار زمین کے حصوں کو طے کر لیا ہے

وانما ارتحلنا من لدیکم　　قطعنا الارض من سھل ووعر

حتیٰ کہ جب بحری سفر تمام ہوا تو ہم حمد وشکر خدا میں زمین پر آ گئے

الی ان تم سیر البحر منھا　　اتینا البرّ فی حمد وشکر

تیار شدہ سواریاں ہیں جو فضل خدا سے عنقریب چلینگی

مغربی کا صدر ممبی قرار پایا ابتدا میں انگریزی مچھلی بندر میں ہوا کرتی تھی۔ پھر بالیسور کے قریب مقام پپلی میں تجارہ کی کوٹھی میں پھر ہگلی میں کوٹھی نہیں اور قلعہ بنایا گیا جب انہوں نے دست تعدی دراز کیا تو اورنگ زیب نے ہگلی اور قاسم بازار اور پٹنہ اور سورت ان سب مقامام سے انکو نکال دیا اس کے بعد ۱۶۹۶ء میں انگریزوں نے عظیم الشان پوتے اورنگ زیب کے اجازت سے چتانتی اور کلکتہ۔ گوبندر پورا انکے مالکوں سے خرید لئے اور بحسب اجازت ایک قلعہ بھی بنائے اور اس کا نام پادشاہ ولیم ثالث کے یادگار میں (فورٹ ولیم) رکھا اور اس کے بعد ۱۷۰۵ء میں فرخ سیر پادشاہ کے وقت انھوں نے کلکتہ کا ایک علحدہ احاطہ قرار دیا اس وقت ہند میں انگریزی علاقوں کے تین احاطہ تھے ایک احاطہ سورت جو پیچھے ممبی احاطہ قائم ہوا۔ دوسرا مدراس، تیسرا کلکتہ جب سے یہ تین (پریسڈنسی) بنے یعنی تین احاطہ بنے اور اس جگہ مہتمم تمامی ماتحت کوٹھیاں ہند کا رہا کرتا تھا۔ اور نسب فرانسیسی حکومت جو پہلے متفرق مقاموں پر تھی جاتی رہی احاطہ ممبی کے گورنر ۱۶۶۹ء سے ۱۸۸۵ء تک ۵۷ شخص ہوئے ہندوستانی شہروں میں اور بعد لندن کے ممبی آبادی اور تجارت وخوبصورتی میں اول درجہ ہے شہر کی آبادیا آٹھ لاکھ آدمیوں کی ہے اور ہر سال دوسوئی مکانات کا تخمینہ ہے۔ ۱۲

مـــراکبة مهيـــات نيـــر بـحـمـد الـلـه عن قرب ستجری
ان میں سے شاہی سواریوں پر ہم سوار ہیں انکی حتی المقدور اجرت بھی دے دیتے ہیں

ونـركـب بـغـلـة السـلـطـان منهـا واعـطـيـنـاه نـولا وسـع قـدر
ہم آپ سب سے دعائے خیر کے خواستگار ہیں جو فوراً قبول ہوجائے

ونسـا لـكـم دعـاء الـخـيـر جـدا سـريعا بـالا جابـة غبّ ظهر
آپ دعائے عز و فخر کے ساتھ میرا سلام پہنچا دیجئے

الـى مـابـلـغـوا مـنـى سلامـا مـع الـدعـوات فـی عزوفخر......

الـى صـدر الـصـدور رفـيـق احمد حـلاوة ذكره...... بفريد صدری
صدر الصدور رفیق احمد صاحب کو جن کے تذکرے کی مٹھاس میرا تنہا ؟؟ میں ہے

واخـوتـه واهـل البيت جـمـعـا واحـبـاب لـه الانـس حـضـر
اوران کے تمام بھائیوں وگھر والوں اوران کے تمام انس رکھنے والے ساتھیوں کو جو موجود ہیں

كـذا ولـدى الـعـزيـز حـريـص بـر وقـاه الـلـه ربـى كـل شـى
اس طرح میرے پیارے بیٹے کو بھلائی کا متمنی ہے میرا رب اللہ اسے ہر برائی سے بچائے

واعـطـاه الـمـهـيـمـن خير نجل ...... طـويـل الـعـمـر ذافضل وخير
اور مہیمن (اللہ) اسے بہترین نسل عطا کرے جو عمر طویل پانے والی اور فضل و بھلائی والی ہو

كـذا شـرف الـخـوانـيـن الـمـزكـى عـدالة ديـنـه فـی الـخلق تدری
اسی طرح پاکباز مشرف خواتین کو کہ جنکا دینی انصاف مخلوق میں معروف ہے

واخـوتـه واولاد وقـربـى سـلام زاد عـن حـدوحـصـر
اوران کے بھائیوں و اولاد اور رشتہ داروں کو ایسا سلام جو حد و شمار سے باہر ہے

سلام وافو یهدی لدیکم   مع البرکات یحکی ضوع عطر ب

بھر پور سلام جو برکتوں کے ساتھ تمہاری رہنمائی کریگا جو عطر کی خوشبو مہکائیگا

واختم شاکرا النعیم ربی   به تکمیل نقصی جبر کسری

بھر پور سلام جو برکتوں کے ساتھ تمہاری رہنمائی کریگا جو عطر کی خوشبو مہکائیگا

وبعد کتابتی القرطاس هدا   اخوبدر الامین عزیز قدری

میں اپنے رب کی نعمتوں کی شکرگذاری کے ساتھ اسکا اختتام کرتا ہوں اسی خالق سے

میرے نقصان کی تکمیل اور ٹوٹی حالت کی پا بجائی ہے

لقدقدما بثلث من جمادی   قدومهما غدا اسناد ظهر

دونوں کل تین جمادی کو ظہر کے بعد آنے والے ہیں

جنکی آمد میرے لئے پشت پناہی ہے

وبعد هما باربعة اتانا   ولی داداسمه بالخان تدری

اوران دونوں کی آمد کے بعد ۴ جمادی کو ہمارے ہاں ولی داد آینگے جنہیں خان کے نام

سے آپ جانتے ہو۔

فهذا...... دماحررّت......نظما   وستعفی لنزله مالبفری

یہ ذیلی چیزیں ہیں جنھیں میں نے بطور نظم تحریر کیا اور میں معافی کا خواستگار ہوں ایسی

لغزش سے جو سفر میں ہوئی

خط پند نمط بنام غلام رسول خان رئیس کرنول:۔

پند و نصیحت کا خط بنام غلام رسول خان رئیس کرنول

ابتداء واقعہ اسطرح ہے کہ نواب الف خان پدر نواب غلام رسول خان نے ایک بار حضرت قدس سرہ کو بہ کمال عقیدت طلب کیا تھا چنانچہ حضرت قدس سرہ اور جناب حاجی عبداللہ صاحب جب کرنول کو تشریف فرما ہوئے تو نواب ممدوح نے آپ کی کمال تعظیم و تکریم کر کے وقت مراجعت کے ایک عمدہ گھوڑا اور قیمتی جوڑا نذر گذرانا ......جب کہ نواب الف خان نے انتقال کیا اور انکے فرزند غلام رسول خان ریاست کرنول پر مسلط ہوئے تو انہوں نے خلاف رویہ پدر کے سادات ملازمین کو جو کہ عزت ووقار سے رہتے تھے ملازمت سے خارج کر دے اور ایسے اوباری حرکات وارادوں پر مستعد ہوئے جسکے باعث حکومت سے جدا ہونا پڑا جہاد کی تیاری جو انکے حق میں خلاف ہوئے اس اہتمام وانتظام سے شروع کردی گئی تھی کہ ساڑنیاان تیز رفتاروں کی آزمائش ہونی لگی اور مبارک دولہ نے بھی ان ساڑینونیکے تیز رفتاری پر غلام رسول خان کے (کی) ہمدردی پر مستعد ہو گئے جب یہ سب ارادہ پورے کر چکے (چکی) تو غلام رسول خان نے حضرت قدس سرہ کو بھی اپنی رفاقت و ہمدردی میں بہتر اطلب کیا مگر حضرت نے ان کو اس ناجائز ارادہ سے منع فرمایا مگر غلام رسول خان نے مطلق عمل نہ کیا اور حضرت کو پھر طلب میں خط لکھا حضرت قدس سرہ نے وہاں جانے میں مصلحت نہ دیکھ کر جواب میں جو کہ خط لکھے تھے اس جگہ پورا نقل کر دینا ہوا۔

نواب صاحب والا مراتب قدردان
درویشان بهترازایشان زادالله تعالی
مراتبه بعد سلام مسنون باشتیاق
مشحون مشهود خاطر عاطرباد که
فقیر هر چند حیله ها برجست لکن
چوں به مشیت الهی موافق نیفتاد
ملاقات گرامی دست نداد' وزبانی
اکثر معتبران آنجا مسموع میشود که
اشتیاق سامی همچواشتیاق فقیر
برحال قدیم است۔ ودر حدیث
شریف وارد است که تهادوا تحابوا
یعنی با یکدیگر هدیه بفریسید
تامحبت پیدا شود دیااگر باشدقایم
ماند یابیفزاید لهذا چون هدیه فقیر
خیراندیشی ودعاگوئی است بے اختیار
داعیه آن سرزدکه چند کلمه است
آنچه نزد فقیر که دران سود دنیا
وآخرت باشد تحریر نموده بطریق
هدیه ارسال دارد وامیدازجناب الهی
آنکه هر وقت که انراملاحظه
فرمایند گویا قایم مقام ملاقات
ومجالست ومکالمت باشد واتحاد
ودادکه ازجانبیں مکنون دل است تازه

قدر دانِ درویشاں نواب صاحب عالی رتبہ
اللہ تعالی آپ کے مراتب زیادہ فرمائے:
سلام مسنون کے بعد عرض ہے کہ باوجود
تدابیر کے موافق مشیت الہی آپ سے
ملاقات کا موقعہ نہ ملا۔ وہاں کے معتبر حضرات
سے معلوم ہوا کہ اس فقیر کی طرح آپ بھی
حسب سابق ملاقات کا اشتیاق رکھتے ہیں۔
حدیث شریف میں ہے کہ تھادوا تحابوا یعنی
ایک دوسرے کو ہدیہ دیا کرو تاکہ محبت پیدا ہو یا
اگر ہے تو قائم رہے یا اس میں اضافہ ہو۔
چونکہ فقیر کا ہدیہ خیر اندیشی اور دعا گوئی ہے لہذا
چند کلمات جو اس فقیر کی دانست میں دنیا
وآخرت میں سود مند ہیں تحریر کر کے بطور ہدیہ
روانہ کرتا ہے۔ اللہ تعالی سے امید ہے کہ آپ
جب بھی اس کو ملاحظہ فرمائیں گے تو یہ قائم
مقام ملاقات اور گفتگو ہوگا۔ اور جانبین کی مخفی
دلی محبت تازہ ہوگی۔ منسلک خط کے علحدہ

میشده باشد۔ وفرد علحده نوشتن سبب این بود بعضے کلمات اگر از کسے اخفامنظور باشد که همه کس نه بیند خود تنها مطالعه فرمایند زیاده رضائے الهی خداورسول نصیب باد۔

لکھنے کا سبب یہ ہے کہ اگر کچھ باتیں کسی سے مخفی رکھنا مطلوب ہو اور ہر کوئی اسے نہ دیکھے تو تنہا مطالعہ فرمائیں۔ زیادہ خدا اور رسول کی رضامندی نصیب ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

معرفت الهی جل شانه برهرذی عقل واجب است وچون ظلمت برعقل حجاب شده برائے رفع حجاب حق تعالیٰ پیغمبران صلوات الله وسلامه علیهم اجمعین فرستادو هرکرا (در ازل سعیدنوشته بود بعضے رابانددك اشاره وبعضے رابدلایل وبعضے را باظهار معجزات آن حجاب دورشده معبود خود رابقدر حوصله خودشنا۔ ختند واولادآنها ازپدر ومادر وازاستاد

اللہ تعالی کی معرفت ہر ذی عقل پر واجب ہے جب عقل پر ظلمت حجاب بن جاتی ہے تو اس حجاب کے اٹھانے کیلئے اللہ تعالی پیغمبروں کو بھیجتا ہے۔ ہر شخص جو ازل میں سعید لکھا جا چکا ہے ان میں کے بعض کا محض اشارہ سے، بعض کا دلائل سے اور بعض کا معجزات سے یہ حجاب دور ہوتا اور وہ لوگ اپنے حوصلہ کے مطابق اللہ کو پہچانتے ہیں او رانکی اولاد ماں باپ اور استاد اور مرشد سے تعلیم حاصل کر کے زمرۂ مومنین میں داخل

مرشد تعلیم دریافت دروزمرئه مومنان داخل میشوند تاقیامت همچنین طریقه جاری خواهدماندمگر انکه پیغمبر ماافضل مخلوقات وسید المرسلین وخاتم النبین شدند صلی الله تعالی علیه واله اصحابه وسلم که بعد آنحضرت پیغمبر نیست وکاردین ومعرفت)(٤) به تعلیم علماء امت آنحضرت جاری است وبعد معرفت خالق خود انچه اوامرفرموده بجا اوردن ضرور افتاد وازانچه اوسبحانه منع فرموده بازماندن لازم شد وگرنه صرف ایمان باعصیان مقبول نیست اگر مقبول بودے شیطان به مخالفت یك امررانده نشدو آدم علیه السلام بارتکاب یك نهیی ازبهشت نه برآمدی وامرونهی بعضے برعام وخاص

ہوتے ہیں۔ قیامت تک یہی دستور چلے گا۔ چونکہ ہمارے پیغمبر افضل المخلوقات سید المرسلین اور خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آپ کے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہے اس لئے دین کا کام اور معرفت الٰہی بذریعہ علماء امت جاری ہے اور خالق کی معرفت کے بعد اسکے اوامر پر عمل پیرا ہونا ضروری ہے اور نواہی سے بچنا لازم ہے، بصورت دیگر نافرمانی کے ساتھ ایمان مقبول نہیں اگر مقبول ہوتا تو شیطان ایک حکم کی مخالفت پر راندہ نہ ہوتا اور آدم علیہ السلام ایک نہی کے مرتکب ہونے پر بہشت سے نہ نکلتے۔ اور کچھ امر و نہی ایسے ہیں جن میں عام وخاص، اعلیٰ وغنی وفقیر سب برابر ہیں، جیسے کلمہ طیبہ پڑھنا اور نماز روزے اور بعض لوگوں کی حالت کے لحاظ سے مختلف ہیں جیسے زکوۃ وحج غنی پر فرض ہے نہ کہ محتاج پر، زوجہ کا حق شادی شدہ شخص پر

وادنیٰ واعلی وغنی وفقیر برابر است چنانکه گفتن کلمه طیب ونماز وروزه وبعضے باحوال مردمان مختلف چنانکه زکوة وحج برغنی است نه برفقیر وحق زوجه برمتاهل نه برمجرد ورعایاپروری وعدل و دادرسی بربادشاه ورئیس است نه برعوام الناس وجهاد کفار واجرائی احکام دین نیزبررئیس است پس باید که هر شخص احوال خود راخوب به بیند که حق سبحانه تعالی او رادرکدام فرقه داشته موافق آں بعقل سلیم ومشورت اهل دین عمل کندتادر دوجهان مقبول درگاه الهی وجناب حضرت رسالت پناهی گردو دئه گفته اند که مردمان برسه قسم اندیکے مرد کامل واوآنست که عقل کامل داشته باشد ومشورت بامردمان نیز

ہے نہ کہ مجرد پر، رعایاپروری اور عدل و انصاف بادشاہ ورئیس پر ہے نہ کہ عوام پر۔ اسی طرح کفار سے جہاد اور احکام دین کا اجراء حاکم پر ہے۔ لہذا ہر شخص کو چاہئے کہ اپنے احوال پر خوب غور کرکے عمل کرے تاکہ دونوں جہاں میں مقبول بارگاہ الٰہی اور حضرت رسالت پناہی ہو۔

کہتے ہیں کہ آدمیوں کی تین قسمیں ہیں:

(۱) مرد کامل: جو عقل کامل رکھتا ہو اور لوگوں سے مشورہ کرتا ہو گو کہ اس کے پاس نفس مسئلہ کی بہت سی عقلی تدابیر موجود ہوتی ہیں لیکن لوگوں سے مشورہ کرکے تائید اور استحکام حاصل کرتا ہے۔

(۲) نصف مرد: جو یہ سمجھتا ہے کہ وہ کامل عقل رکھتا ہے اور کسی سے مشورہ نہیں کرتا یا مشورہ کرتا ہے تو پوری عقل نہیں رکھتا۔

(۳) لاشی یعنی ناکارہ: جو عقل کامل نہیں

کند کسے که بسیا رتد بیرها اگرچه
درعقل موجود می باشد لکن
بمشورت مردمان تائیدی
یابدواستحکام می پدیژد دوم
نصف مرد راد انست که عقل
کامل داشته باشد ومشورت باکسے
نکندیا مشورت کند وعقل کامل
نداشته باشد سیوم لاشئیے یعنی
ناکاره دادانست که عقل کامل هم
نداشته باشدومشورت هم باکیسے
نکندآمدیم برمطلب پاره ازملك که
حق تعالی بانوالامراتب سپرده است
وازمخالفان امن داده است وقوم
نصاریٰ که درین ملك هنوز دراسلا
م خلل نه انداخته اند بلکه مدد گار
ونگهبان ملك اسلام اند که به سبب
ایشان کسے ازکفار مقابل اهل
اسلام نمیشود واین درخاطر نگذرد
وکه این مدح وتعریف نصاری

رکھتا اور کسی سے مشورہ بھی نہیں کرتا۔
غرض یہ کہ حق تعالی نے جناب والا کو
سلطنت کا کچھ حصہ سپرد کیا ہے اور مخالفین
سے امن میں رکھا ہے اور قوم نصاریٰ جنہوں
نے ابھی تک مذہب اسلام میں خلل
اندازی نہیں کی ہے بلکہ مسلک اسلام کے
مددگار اور نگہبان ہیں کہ انکی وجہ سے کفار
مسلمانوں کے مقابلہ پر نہیں آتے۔ اس
سے یہ خیال نہ گذرے کہ یہ نصاریٰ کی مدح
وتعریف ہے۔ حدیث شریف میں ہے ان
اللہ یؤیّد ھذا الدین بالرجل الفاجر
بے شک خدائے تعالی فاجر شخص کے ذریعہ
اس دین کی تائید کرتا ہے فاجر کافر کو بھی کہتے
ہیں اور فاسق کو بھی، اس فقیر نے خود اپنی
آنکھوں سے دیکھا ہے کہ پنڈھارہ قوم نے
ملک برار اور خاندیس میں مسلمانوں پر اس
قدر ظلم کیا ہے کہ خدا کسی دشمن پر نہ کرے اور

است بلکه درحدیث است که انّ
اللّٰه یؤیّد هذا لدین بالرّجل الفاجر
تحقیق خدائے تعالی یاری میدهد
این دین رابه مرد فاجر' وفاجر
کافرراهم گویند وفاسق راهم
میگوند فقیر ببچشم خود دید ه است
که قوم پنڈهاره درملك
براروخاندیس چه ظلمها بر
مسلمانان کرده اند که بردشمن
مباد وچه بیحرمتی مستورات
اشراف نموده انده کسے ممیبا داد
ودازتدبیر نصاری هم مقتول
ومخذول شدند حالاکسے نام پنڈها
ره نمیداند غرض ایں که درین زمانه
ازنصاری خلل دراحکام اسلام
است ونه طاقت اخراج ایشاں ازین
ملك پس مخالفت باایشاں موجب
اهانت اسلام وکشته شدن اهل
اسلام است چنانکه آں فرقه که

شرفاء کی عورتوں کی ایسی بیحرمتی کی ہے کہ کسی
کی نہ ہو یہ لوگ نصاریٰ کی تدبیر سے مقتول
اور ایسے ذلیل ہوئے کہ اب کوئی بھی
پنڈ ہارہ کا نام نہیں جانتا۔ غرض یہ کہ نصاریٰ
کی وجہ سے اسلام میں کوئی خلل اندازی
نہیں ااور نہ ہی ہم ان کو ملک سے نکالنے کی
طاقت رکھتے ہیں۔ لہذا انکی مخالفت میں
اسلام کی اہانت اور مسلمانوں کی ہلاکت
ہے۔ چنانچہ وہ گروہ جس نے ہندوستان
میں سکھوں سے جہاد کیا اس کے نتیجہ میں
ہزاروں علماء وصلحاء قتل ہوئے۔ نعوذ باللہ۔
لہذا اس زمانہ میں احکام دین بجالانا اور نماز
روزہ کی پابندی، رعایا پروری، علماء وصلحاء
اور تمام لوگوں کی خدمت اور احکام اسلام کی
پابندی افضل عبادات اور خدا ورسول کی کمال
رضامندی ہے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ کا
ارشاد مبارک ہے کہ "من عمل بسنتی

درھندوستان ارادہ جھاد باسکھ ھاکرو وھزارھا علما وصلحا مقتول شدند نعوذ باللہ پس درایں زمانہ بجاآوردن احکام دین وجاری کردن نماز وروزہ ورعایا پروری وخدمت علماو صلحا وھمہ مردھان وھم تقید بجاآوردن احکام اسلام افضل عبادت وکمال رضامندی خدا ورسول است چنانچہ آنحضرت فرمودہ اند کہ من عمل بسنتی عندفساد امتی فلہ اجرمائۃ شھید یعنی ھرکہ عمل کندبہ سنت من نزدیک فسادامت من پس او راثواب صد شھیداست خوب تائل بایدفرمود کہ برائے شھادت چہ مشقت می کشد وچہ خون دل می خورندخالصا للہ میسرنمیشود وایں صد شھادت یقینا ازقایم شدن برطریقہ آنحضرت

عند فساد امتی فلہ اجر مائۃ شھید ''یعنی جوکوئی فساد امت کے وقت میری سنت پر عمل کرے اس کو سوشہیدوں کا ثواب ملے گا ۔ خوب اچھی طرح غور کیجئے کہ شہادت کیلئے کتنی مشقت اٹھانا اور خون دل پینا پڑا ہے پھر بھی خاص اللہ واسطے سے میسر نہیں ہوتی اور یہ سوشہادتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر قائم رہنے سے حاصل ہوتی ہیں۔ اس بات کا افسوس ہے کہ فاصلہ بعید ہونے کی وجہ سے آپ سے ملاقات نہو سکی۔ اللہ کا حکم یہی ہے کہ راضی رہیں، وہاں کے بزرگ حضرات حصول معاش میں عاجز اور بے خانماں ہو کر مصیبتوں میں گرفتار ہیں۔ لہذا آپ ان کو طلب کر کے ان کے مکانات کی نشاندہی کریں اور معاش ضروری ہے انکی خبر گیری کر کے دلجوئی کریں۔

صلی اللہ علیہ وسلم حاصل می شود وافسوس کہ فقیر از ملاقات سامی دور افتادہ است حکم الہی ہمیں است کہ راضی باید بود درین ولا بزرگان انجا از معاش عاجز شدہ وخانمان گذاشتہ در مصیبت افتادہ اند باید کہ ہمہ راطلبیدہ برمکان انہاں نشانیدہ خبر گیری معاش ضروری کنند ودلجوئی نمایند ہ چون ندانستی کہ دردل ہاخداست ٥ پس تراتعظیم ہر دل مدعاست درین ملك یقین بدانند کہ جہاد برطریق فرمودہ خدا ورسول نیست ایں جنگ نفسانی وملك ستانی است وراں چنیں جنگ مقتول شدن وقتل نمودن بے شرع وقیاس است فقیر بسیار سخت نوشتہ است امامصرعؔ صبرتلخ است ولیکن برشیرین دارد مکرر می

چوں ندانستی کہ در دل ہا خدا ست
پس ترا تعظیم ہردل مدعاست

ترجمہ: جب تم جانتے ہو کہ دلوں میں خدا رہتا ہے تو ہر دل کی تعظیم تمہارا مدعا ہونا چاہئے

یقینی طور پر جاننا چاہئے کہ اس ملک میں جہاد کرنا خدا اور رسول کے فرمان کے مطابق نہیں یہ جہاد نہیں بلکہ نفسانی اور ملک ستانی کی جنگ ہے اور ایسی جنگ میں قتل ہونا اور قتل کرنا غیر شرعی اور قیاسی بات ہے۔ فقیر نے یہ باتیں نہایت سخت لکھی ہیں لیکن۔

"صبر تلخ است ولیکن برشیریں دارد"

ترجمہ: صبر کڑوا ہوتا ہے لیکن اس کا پھل میٹھا ہوتا ہے۔

مکرر لکھتا ہوں اور دارین کی جس میں بھلائی ہے وہی بتاتا ہوں کہ جنگ وجدال کا ہرگز خیال نہ کریں اور خود پر دو چیزیں

نویسدو خیر خواهی دارین می نماید که هر گز خیال جنگ وجدل نه نموده دوچیز بر خود لازم دار ندیکے اجرائی احکام دین آنهم به تالیف قلوب وسهولت وحکمت که درقران مجید واقع است اُدۡعُ اِلٰی سَبِیۡلِ رَبِّكَ بِالۡحِكۡمَةِ وَالۡمَوۡعِظَةِ الۡحَسَنَةِ و دوم خدمت محتاجان که درعمل خود اند وطلبید ن بزرگان ودرویشان برمکان انها وراحت رسانی انهاپس به برکت این دوامر مشاهده کنند که چه قدر ظهور میکنند وفقیر رامفصلا احوال خودو ملك خودمی نوشته باشند وفقیر نیز خیرخواهی نمودانچه اوسبحانه تعالی درد ول انداخته می نوشته باشد ودعائے خیرمی نموده باشد ماچه چیزیم ودعائی ماچه چیز۔ تاقبول افتدبدرگاه عزیززیاده چه نویسد۔

لازم کرلیں۔

(۱) اجرائی احکام دین جس میں تالیف قلوب، سہولت اور حکمت ہو جیسا کہ قرآن مجید میں ہے کہ اُدۡعُ اِلٰی سَبِیۡلِ رَبِّكَ بِالۡحِكۡمَةِ وَالۡمَوۡعِظَةِ الۡحَسَنَةِ

(۲) محتاجوں کی خدمت بزرگوں اور درویشوں کو طلب کر کے ان کو راحت پہنچانا۔ ان دونوں چیزوں سے دیکھئے کہ کس قدر برکت ظہور میں آتی ہے۔

اس فقیر کو اپنے اور اپنی حکومت کے احوال تفصیل لکھئے۔ اللہ تعالی نے جو کچھ اس کے دل میں ڈالا تھا از راہ خیر خواہی تحریر کردیا۔ دعائے خیر کرتا ہوں کہ ہم کیا اور ہماری دعا کیا کہ اس کی بارگاہِ عزت میں قبول ہو۔ زیادہ کیا لکھوں۔

غرض غلام رسول خان نے اس خط کے مضمون پر عمل نہ کر کے جہاد پر
انگریزوں کے مستعد ہوگیا اد پر مباذرالدولہ بھی رفاقت پر مستعد ہوگئے راجہ
چندولعل نے مبارک دولہ کی مستعدی کو خلاف مصلحت جان کر حضور میں عرض
کئے تو حضور بہ لحاظ چند امور کے مبارک دولہ کو حراستا قلعہ میں روانہ فرمائے او
رغلام رسول خان کی حرکت جہاد پر فریجر رزیڈنٹ بلدہ نے کرنول کو روانہ ہوا اور
غلام رسولخان کو محاصر کر کے تمام ملک واسباب متاع وغیرہ ضبط کرلیا جب نواب
کا قلمدان خاص نواب کا رزیڈنٹ صاحب نے کھول کے دیکھے (دیکھا) تو اس
میں خط حضرت کا یہی نکلا جو کہ اوپر لکھا گیا رزیڈنت صاحب نے اس خط کو معہ
قلمدان لیکر تمام دفتر وغیرہ ملک خالصہ میں کر کے حیدرآباد کو واپس آئے
چندروز کے بعد وہی فریجر صاحب نے راجہ چندولعل سے کہے کہ مولوی شجاع
الدین صاحب سے ہم ملینگے اگر وہ ہمارے پاس آئیں چنانچہ یک روز راجہ
صاحب نے حضرت قدس سرہ کے پاس میانہ سواری کا روانہ کر کے عرض
کروائے کہ فریجر صاحب بہادر کو آپ سے ملاقات کرینکا اشتیاق ہے اگر
حضرت سوار ہوکر صاحب بہادر کی کوٹھی پر تشریف فرماویں تو مناسب ہے
حضرت قدس سرہ میانہ میں سوار ہوکر جب تشریف فرما ہوئے اور صاحب بہادر
کو آپ کی تشریف فرمائی کی اطلاع ہوئی تو فریجر صاحب نے بہ کمال خوشی و تعظیم
تکریم آپ سے ملاقات کیا اور وہی قلمدان کو منگوا کر اندر سے اسی خط کو نکال کر
آپ کو دے کے کہا کہ یہ خط آپ کا ہے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ ہاں میں نے

غلام رسول خان لکھا تھا یہ سنکر زیڈنٹ صاحب نے کہا کہ او مولیصاحب اگر نواب اس خط پر عمل کرتا تو ملک اس کا کیوں جاتا اور بہت باتیں ہو کر حضرت نے برخواست فرمایا۔

ف: غرض بزرگوں کی نصیحت پر عمل کرنا دارین کی بھلائی ہے جن لوگوں نے بزرگوں کے ارشادات کو نہ مانے (مانا) اور اپنی تعصب نفسانی پر پابندرہے وہ لوگ جلد رسوائی اٹھائے۔

باب چہارم

واقعات وکرامات کا بیان

حضرت قدس سرہ کے کرامات میں

یہ مسلم ہے کہ جب مقبولیت ازلی سے تقرب بارگاہ رسالت پناہی کا مرحمت ہوتا ہے تو اس مرد کامل سے کرامات وخرق عادات کا ظاہر ہونا ادنی سی بات ہے کیونکہ ولی صاحب کشف کی قوت اظہار کرامت محصلہ میں اللہ سبحانہ تعالی وتقدس ایسی پراثر پر زور ہے کہ محالات عقلیّہ امور محالیہّ روبرو اسکے آسان وممکن الوقوع ہوجاتے ہیں جیسا کہ مولانا فرماتے ہیں۔ شعر

اولیا را هست قدرت از الہ
تیر جستہ باز گردانند زراہ

ترجمہ: اولیاء کو اللہ کے پاس سے ایسی قدرت ملتی ہے کہ وہ چھوڑے ہوئے تیر کو لوٹا دیتے ہیں۔

ہر چند حضرت قدس سرہ کے کرامات وخرق عادات کا پورے طور حصر اس مختصر میں باعث طوالت کتاب کا تھا مگر چند واقعات کرامات جنکا بیان ضروری تھا درج کرنا ہوا۔

راجہ سنیہو پرشاد کا اسلام سے مشرف ہونیکا واقعہ:۔

جب زنانی مکان، مدرسہ جامع مسجد کا تیار ہوگیا اور متعلقین وغیرہ اس مکان میں آگئے چند روز کے بعد راجہ صاحب جو کہ حضرت سے مطلق واقف نہ تھے ایک روز معمار ومزدوروں کو واسطے صاف کرنے مہری اپنے مکان کے جس کا عبور

مکان و مدرسہ کے نیچے سے تھا روانہ کئے وہ لوگ آ کر اطلاع کئے کہ اگر مردانہ ہو تو ہم لوگ مہری راجہ صاحب کے مکان کی کھول کر صاف کر لیتے ہیں اسوقت حضرت نہ ہونے سے ان لوگوں کو زنانہ سے اطلاع دی گئی کہ تم لوگ کل آ کر حضرت سے اجازت لے کے مہری کو صاف کر لینا وہ لوگ واپس جا کر پوری کیفیت راجہ صاحب سے بیان کئے راجہ صاحب جو کہ اس وقت کے بڑی ذی رتبہ تھے اس روز کے حرکت سے غصہ سے کہے کہ کون فقیر آیا ہے جو ہماری قدیم مہری کھولنے کو مانع ہے اور جو کچھ اس وقت غصہ سے کہنا تھا کہے اسی روز سہ پہر کو طالب الدولہ' راجہ صاحب کے مکان پر آئے تو راجہ صاحب نے ان سے بھی حضرت کی شکایت اور مزدوروں کا واپس ہونا جو کہ ناگوار ہوا تھا خوب ہی کہے۔ طالب الدولہ چونکہ حضرت سے واقف تھے راجہ صاحب سے کہے کہ وہ ایک بزرگ مقدس ہیں کبھی آپ کے مزدوروں کو مہری کھولنے سے مانع نہو نگے میں کل جا کر حضرت سے اجازت دلوادنگا دوسرے روز وہ مزدور مدرسہ میں حاضر ہو کر حضرت سے مہری صاف کر لینے کو عرض کئے تو حضرت نے ان کو اجازت دے دی وہ مہری جو قد آدم سے زیاد عمیق تھے مٹی سے جب صاف ہوگئی تو راجہ صاحب اپنے مکان میں سے اس مہری میں اتر کے دیکھتے ہوئے مدرسہ میں آئے اور ہمراہی کے لوگ باہر سے آ کر مدرسہ میں کھڑے ہوئے حضرت قدس سرہ بھی اپنی جائے سے اٹھ کر لب زہ مدرسہ پر تشریف فرما ہوئے اور مسکرا کے مہاراج کو سلام کئے اب یہ پہلی نظر فیض اثر تھی جو باہمی اتفاق و عقیدت کی محرک ہوئی راجہ صاحب بھی حضرت کو سلام کر کے بعد خیریت پرسی کے رخصت ہوئے حضرت نے

ملازمین راجہ صاحب سے فرمائے کہ فقیر کے طرف سے مہاراج کو کہنا کہ آپکے فرصت کا وقت معلوم ہوتو فقیر ملاقات کو آئے گا وہ لوگ اسی طرح عرض کئے تو مہاراج نے دوسرے روز تشریف فرما ہونے کو کہلوائے۔اور افضل بیگم سے جوان کے محل تھی آپ کے (کی) تشریف فرمائی کا احوال بیان کیئے بیگم ان سے ایسا کہے کہ جب حضرت اویں (آئیں) تو میں برآمدہ سے دیکھوں گی غرض دوسرے روز حضرت قدس سرہ راجہ صاحب کے مکان پر تشریف فرما ہوئے تو راجہ صاحب آپ کے روبرو بیٹھ کر اس پرتو مقدس کے اثر سے ایسے (ایسی) باتیں کئے گویا کوئی مرید اپنی پیر سے جس طرح باتیں کرتا ہے اودہر افضل بیگم بھی بالا خانہ پر آکے حضرت کو دیکھنے لگے حضرت نے جاتے وقت فرمایا کہ فقیر آپ کے دولت خانہ کے عقب میں مقیم ہوا ہے عنایت رکھنا۔ جب حضرت تشریف فرما ہوئے تو افضل بیگم نے راجہ صاحب سے کہے کہ اب میں بھی حضرت کی مرید ہونگی حضرت کو پھر کل تکلیف فرمانے کہلواؤ چنانچہ راجہ صاحب نے حضرت کو اس طرح کہلوایا دوسری روز جب کہ حضرت تشریف فرمائے تو راجہ صاحب نے حضرت کو زنانہ میں ہمراہ لے گئے افضل بیگم روبرآ کر آداب بجالائے اور مرید ہونے کا اشتیاق ظاہر کئے حضرت نے ان کے معروضہ پر فرمایا کہ جب تم مرید ہوتے ہوتو پھر تم کو راجہ صاحب کے ساتھ نکاح کرنا ہوگا اور وہ تو مسلمان نہیں ہیں پھر نکاح کس طرح ہوسکے (بیگم راجہ صاحب سے کہنے لگی اجی اب تک میں تمہاری ساتھ بہت روز رفاقت دی اور تم نے بھی میرا خواب ناز اوٹھائے) اگر تم کو میری رفاقت والفت منظور ہے تو تم بھی مسلمان ہوورنہ میں تم سے جدا ہوجاونگی چونکہ

راجہ صاحب کو بیگم سے ایک عشق تھا عرض کیئے کہ مناسب ہے مگر خفیہ مسلمان ہوتا ہوں کیونکہ اگر ظاہر طور پر ہوں تو شاید حضور بندگان عالی ناصرالدولہ بہادر اور خیال نہ فرمائیں چنانچہ راجہ صاحب کے مسلمان ہوینکا ایک روز مقرر ہوا اوس روز مولوی اللہ والے صاحب۔ اور جناب حاجی عبداللہ صاحب اور مولوی سید عبدالکریم صاحب اور مولوی بدرالدین صاحب اور مولوی غوث صاحب مجلس منعقدہ میں شریک تھے راجہ سبنھو پرشاد مسلمان ہوئے اور افضل بیگم مرید ہوئے اس روز سے انکا نام غلام رسول مقرر ہوا۔ مولوی اللہ والے صاحب نے کہا کہ حالت شرک وکفر کا ھبہ صحیح نہیں ہوتا اس لئے غلام رسول نے جو جو چیزین کہ افضل بیگم کو ھبہ کی تھیں اب از سر نو ہبہ کی تجدید ہو چنانچہ اسوقت کل اسباب نکالا گیا اور ہبہ کی تجدید بھی دوبارہ کی گئی بعدہ ان دونوں نے حضرت سے وہ خلوص وعقیدت پیدا کئے کہ ایک دم حضرت کی رفاقت گوارا نہ کرتے یہاں تک کہ حضرت کے زنانی مکان میں سے ایک دروازہ سے اپنے مکان زنانی میں نصب کرائے حضرت اسی دروازے سے ان کے مکان میں تشریف لیجاتے اور اس مہری کو بھی بند کردئے حضرت کا معمول تھا کہ ایک وقت غلام رسول کے مکان میں خاصہ تناول فرمایا کرتے۔

غلام مرتضی کمندان کے اسلام لانیکا واقعہ:۔

دوسری آپ کی برکت اسطرح ہوئی کہ راجہ چند ولعل کے وقت مسمی مُتیّا کمدان دوہزار باقاعدہ فوج کے تھے وہ واپنے بیٹے کی شادی بہ تکلف شروع کئے اور بروزشب گشت ایسے موانعات درپیش ہوئے جس سے انکادل اپنے مذہب وملت سے برگشتہ ہوگیا اور مسلمان ہونے پر مستعد ہوگئے اور راجہ چندولعل سے بھی اجازت حاصل کرلئے ان ایام میں ایکبار خواب میں دیکھے کہ ایک بزرگ کے ہاتھ پر اسلام لے آیا ہوں چونکہ وہ حضرت کو کبھی نہیں دیکھے تھے، اسلئے سونچا کرتے کہ الٰہی وہ کون بزرگ ہونگے جس کے ہاتھ پر اسلام لایا ہوں اگر ملجایں تو میں اُنہیں کے ہاتھ پر اسلام لاونگا جب اس بات کی شہرت ہوئی تو اکثر علما وغیرہ اپنے ہاتھ پر مسلمان ہونیکی خواہش کرنے لگے چنانچہ راجہ چندولعل نے بعض علما کے طرف سے مُتیّا کو کہے کہ فلان بزرگ کے ہاتھ پر اسلام لاویں تو مناسب ہے مگر متیّا کو تو اپنے خواب کی تعبیر کرنیکی خواہش تھی اس لئے اپنا ارادہ بیان کئے۔ اتفاقا ایک روز غلام قادر خان کے والدہ جو کہ حضرت قدس سرہ کے مرید تھے نیاز کی تقریب کئے اس تقریب میں حضرت بھی تشریف فرما ہوئے اور خان مذکور بہ سبب کمال اتحاد کے متیّا کو بھی مجلس میں شریک رہنے کی دعوت دئے جب پوری مجلس منعقد ہوئی کمندان نے حضرت کو دیکھتے ہی اپنے خواب کی تصدیق کرکے حضرت کے قدمبوس ہوئے اور خواب کا واقعہ بیان کرکے عرض کئے کہ غلام کا اب مطلب برآیا دوسرے روز جامع

مسجد میں حاضر ہوکر اپنی بیعت کا ایک دن مقرر کے چنانچہ اس روز بڑے تکلف سے حاضر ہوکر معہ تین سو ۳۰۰ ہمراہی کے آپ کے دست حق پرست پر مشرف بہ اسلام ہوئے حضرت نے انکا نام غلام مرتضی مقرر فرمایا، بعدہ اسی تکلف سے حضرت اور تمام طالب علم مدرسہ کو اپنے مکان پر لیجا کر نہایت تکلف سے دعوت کیئے وہاں بھی کئی عورتیں مسلمان ہوئیں۔

صاحب حسین کمندانؒ کے اسلام لانیکا واقعہ:

تیسری برکت یوں ہوئی کہ صاحبو کمندان جو کہ ایک ہزار فوج کا افسر تھا چند روز کے بعد وہ بھی دوسو آدمیوں سے حضرت قدس سرہ کے ہاتھ پر اسلام لالیا حضرت نے انکا نام صاحب حسین رکھا جب یہ تیں بڑے بڑے ذی رتبہ مسلمان ہوئے تو کئی شخص اس کے بعد مسلمان ہونے لگے جس سے بلدہ میں اسلامی یہ پہلی ترقی کا باعث ہوا۔

حضرتؒ کی تلاوت قرآن کی کیفیت:

حضرت قدس سرہ نماز تراویح آپ ہی پڑھاتے تھے ایک شب کو افضل بیگم نے اپنے مکان میں سے حضرت کی قراءت پوری حرفاً حرفاً سنکر متحیر ہوئی کہ اتنی دور سے کسطرح حضرت کا آواز سنائی دے رہا ہے اس وقت کے نورانی اثر سے بیگم کو رقت قلبی بھی ہوئی دوسرے روز جب حضرت تشریف فرما ہوئے تو بیگم نے شب کے واقعہ کو روبرو عرض کیئے حضرت نے اشاد فرمایا کہ شاید میری قراءت اس وقت جناب باری میں مقبول ہوئی ہو جس سے حجاب دوری کا تمہاری سماعت سے اٹھایا گیا اور تم

نے اتنی دور کا آواز سنے۔

حضرت کا حفظ قرآن

دلیل خان صاحب مرید خواجہ میان صاحب کے بیان کرتے تھے کہ میں قرآن مجید کے آیات متشابہات ومدات سرخ وسیاہ ووقف وغیرہ کو یاد کر کے امتحاناً حضرت کے خدمت میں حاضر ہو کر سنا کرتا مگر حضرت کا حفظ اس طرح صحیح تھا کہ کسی جگہ فرق نہیں ہوتا تھا اور مدّ سرخ وسیاہ میں بھی بخوبی تمیز ہوتا تھا جیسے میرے امتحان کا جواب ادا ہو جاتا۔

حضرتؒ کی مریدین پر توجہ کی کیفیت:

عادت شریف تھی کہ ہر روز بعد نماز اشراق کے مریدین پر توجہ فرمایا کرتے اور نماز میں بھی توجہ کا اثر مقتدیوں پر ظاہر ہوا کرتا جس سے آپ کے تکبیر تحریمہ کے ساتھ مریدین کی ایک حالت بخودی واضطرار ہو جاتی ایکبار آپ نے میر شمس الدین سے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی نماز میں چیخیں مارے تو اس کو باندہ لینا اتفاقاً مولوی بدر الدین صاحب نے آپ کے تکبیر تحریمہ کسیاتھ چیخ مار کے بیخود ہوتے ہی میر شمس الدین صاحب نے انکو حسب الحکم حضرت کے تھامتے ہوئی وہاں سے لے چلے مگر وہ نہ تھم کر اسی بیخودی میں حوض کے قریب آ کر ایسے گرے جس سے سر پھوٹ گیا اسی طرح انکو لیجا کر ایک حجرہ میں لٹا دیئے اور آ کر نماز میں شریک ہو گئے، حضرت قدس سرہ نماز سے فارغ ہو کر انکے پاس تشریف فرما ہوئے اور پانی پر کچھ دعا دم کر کے

جب انکے منہ پر مارے تب مولوی صاحب کو ہوش آیا اس وقت حضرت نے ارشاد فرمایا کہ اب سے ہم توجہ نہ دیا کرینگے مبادا اگر کوئی گر کر ہلاک ہو جاوے تو مناسب نہیں۔

واقعہ :-

اس کے بعد ایکبار رحیم خان صاحب سے عرض کیۓ کے حضرت کی کوتوجہ سے ہمارے اشغال جمے رہتے تھے چند روز ہم پر وہ اثر توجہ کا پایا نہیں جاتا شاید حضرت توجہ کم فرماتے ہوں یہ سنکر آپنے ارشاد فرمایا کہ خیر تم لوگ جو کہ روبرو بیٹھا کرتے تھے اب سے بعد نماز صبح اشراق مگر ہمارے پیچھے بیٹھا کرو انشاء اللہ تعالی وہی بات حاصل ہوگی چنانچہ بالا جماع مریدین کا قول تھا کہ جس طرح حلقہ یا نماز میں وہ اثر وکیفیت رہا کرتی تھی اسی طرح اس نشست میں بھی وہی حالت وفیضانی و برکت رہا کرتی تھی۔

واقعہ :-

رحیم خان صاحب بیان کرتے تھے کہ ایک بار میرے دل میں خطرہ گذرا کہ شاہ سعد اللہ صاحب اور شیخ جی حالی صاحب کے مریدین میں جو حالت وجد واضطرار کی ہوتی ہے اگر ہم لوگوں میں ہو جائے تو کیا خوب ہے پس ادھر حضرت کے قلب مبارک پر ان کے خطرہ کا اثر اسطرح ہوا کہ وقت نیم شب حضرت قدس سرہ نے لفظ (اللہ) جل جلالہ کو ایک چیخ کے ساتھ ادا فرما کے اوٹھ کھڑے ہوئے۔اب جتنے

لوگ اس وقت سوتے تھے سب پر اس کلمہ کی نورانیت اس طرح اثر کی کہ سب لوگ وہی لفظ مبارک کہہ کہہ کر اٹھے یہ رحیم خان صاحب کی یہ حالت ہوئی کہ وہ بھی چیخ مار کے معہ بستر اپنے روبر دروازہ مکان زنانہ کے جو کسیقد رفاصلہ پر ہے جاگرے اور ایسا شور وغل ہوا کہ مدرسہ گونج اٹھا، عجب یہ ہوا کہ صبح کو جو شخص کہ شب کا واقعہ دریافت کرتا لاعلمی بیان کرتے رحیم صاحب اپنے خطرہ سے متنبہ ہو کر پھر کبھی اس قسم کا خطرہ نہیں لائے۔

حضرت کا اپنے مرید کو گناہ سے بچانا

رکن الدین صاحب سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت کا مرید ہمیشہ حضرت کے ساتھ صبح کی نماز پڑہا کرتے اور اشتیاق نکاح کا بیان کرتے کئی بار عرض کئے کہ میرا نکاح کروا دیجے اُس پر حضرت ان سے وعدہ فرمایا کرتے، ایک روز جامع مسجد میں ایک شخص آ کر چند قرآن خوان کو واسطے پڑھنے قرآن نزدیک موتی کے طلب کیا، چند شخص اس کے ہمراہ ہو گئے یہ مشتاق نکاح بھی اس شخص کے ساتھ روانہ ہوا جب یہ لوگ جا کر موتا کے نزدیک قرآن پڑہے تو ہر ایک کو دو دو روپیہ حق قرآن خوانی کے ملے۔اب یہ صاحب ارادہ زنا پر مستعد ہو گئے اور بعد نماز عشاء کے ایک فاحشہ کو اس دو روپیہ پر مقرر کئے یہاں تک کہ سوائے ارتکاب فعل شنیع کے کوئی بات باقی نہ رہی اتنے میں وہ صاحب کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت قدس سرہ کی شبیہ، حیرت سے انگلی دانتوں میں لیکر روبرو آ کھڑی ہے یہ شخص دیکھتے ہی گھبرا کر اٹھ کھڑا ہو کر باہر

بھاگنا چاہے تو وہ فاحشہ ان کے اضطرار کو دیکھ کر حیرت سے پوچھی کہ تمکو کیا ہو گیا ہے جو ایسے وقت گھبرا کر جانا چاہتے ہو وہ صاحب اس کو کچھ نہ کہکر باہر چلے اور وہ دو روپیہ خرچی بھی اس کو معاف کر دئے۔ اب یہ شخص مارے شرم کے مسجد میں آنے اور حضرت کیساتھ صبح کی نماز پڑھنے کو چھوڑ دئے یہاں تک کہ تین مہینے تک حضرت کی خدمت میں حاضر نہ ہوئے اس غیر حاضری سے انکے حضرت قدس سرہ رکن الدین صاحب سے وجہہ دریافت فرمایا کرتے رکن الدین صاحب چونکہ انکے اس معاملہ سے واقف نہ تھے اس لئے لاعلمی بیان کرتے ایکبار رکن الدین صاحب ان صاحب سے کہے کہ تم کو حضرت قدس سرہ یاد فرمایا کرتے ہیں اور تم جاتے نہیں وہ صاحب اس روز کہے کہ مجھ کو حضرت سے شرمندگی ہے اسلئے مجھ کو حاضر خدمت ہونے میں ندامت ہے اگر تم نماز میں درمیان حضرت اور میرے کھڑے رہیں تو میں حضرت کے ساتھ صبح کی نماز ادا کر کے خدمت سے مشرف ہوتا ہوں رکن الدین صاحب ندامت و شرمندگی کا سبب ان سے پوچھے تو وہ نہیں کہے اخر موافق وعدہ کے یہ شخص ایک روز صبح کی نماز میں حاضر ہوئے اور بعد نماز کے چادر سے منہ ڈہانک کر روبقبلہ دور بیٹھے رہے حضرت کو انکی حضوری کی گو بظاہر اطلاع نہ تھی مگر باطن سے معلوم فرمالئے اور نماز اشراق سے فارغ ہو کر زانو سے سرکتے ہوئے انکے نزدیک تشریف فرما ہوئے اور حرکت دئے اس حرکت کیساتھ وہ شخص بے اختیار روتے ہوئے حضرت کے قدموں پر گر پڑے ہے چونکہ یہ راز باہمی تھا حضرت دست مبارک اپنا ان کی پشت پر پھرا کر تسکین دیتے رہے اور تشریف فرماتے وقت رکن الدین

صاحب سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمائے کہ ہر ایک شخص سے گناہ ہوتا ہے مگر گناہ یا بد افعالی سے نادم ہونا عمدہ بات بلکہ مغفرت کی علامت ہے آدمی کو چاہیئے کہ حتی الامکان گناہ سے بچے۔

حضرت کا اپنے مرید کو پابند شریعت بنانا:

نواب محمد فخر الدین خان بہادر شمس الامرا امیر کبیر نے اپنے فرزند نواب محمد رشید الدین خان وقار الامرا بہادر کو حضرت قدس سرہ کی آغوشی میں واسطے خیر و برکت و درازی عمر کے دئے ہیں جب رشید الدین خان بہادر سن بلوغ کو پہونچے تو داڑی منڈوایا کرنے لگے ہر چند حضرت قدس سرہ ان کو منع فرماتے مگر نواب صاحب حضرت کے فرمودہ پر عمل نہیں فرماتے تھے ایک بار حضرت قدس سرہ خاصہ تناول فرما کے نواب صاحب کو ارشاد فرمائے کہ خیر تم یوں تو نہیں مانتے اب تم کو اور طرح سے سمجھانا چاہئے اسی شب کو نواب رشید الدین خان بہادر خواب میں حضرت کو غصہ سے فرماتے دیکھے کہ کیوں میں تم کو داڑی نہ منڈوانے کو کئی بار کہا مگر تم عمل نہیں کرتے خبردار داڑی مت منڈاؤ۔

اس تہدید نے آپ کے یہ اثر پیدا کی کہ اسی صبح سے نواب معز نے داڑی منڈوانے سے توبہ فرمایا اور اس واقعہ خواب کو روبرو سید محمد صاحب داروغہ مقبرہ کے بیان فرمایا۔

حضرت کی قوت روحانی:

جامع مسجد میں حضرت کے وقت ایک مجذوب رہا کرتے تھے اور بہ نسبت

حضرت کے قد آور و توانا بھی تھے اکثر انکی عادت تھی کہ ٹہلتے ہوئے حضرت کے قریب آکر کہتے کہ آؤ شجاع الدین تم ہم پنجہ کرینگے یہاں تک بضد کہ حضرت انکے کہنے کو قبول فرما کر پنجہ انکے پنجہ میں ملا کر نہ معلوم کیسی طاقت کرتے جس سے وہ مجذوب بے اختیار پکار کر کہنے لگتے کہ چھوڑ و چھوڑ و۔

ف: چونکہ قوتِ سالک، قوت مجذوب سے زیادہ ہوتی ہے اس لئے وہ قوت میں کم ہو جاتے تھے۔

وجہ تسمیہ خواجہ میاں صاحب مجذوب:

ابتداء میں خواجہ میاں صاحب کا نام حافظ ظہیر الدین تھا آپ چنیا پٹن سے آکر حضرت کے خدمت میں بغرض استفادہ چندروز تک رہے۔ اور پھر چنیا پٹن کو جاکر دوبارہ جب آئے تو مجذوب تھے، انکی عادت تھی کہ ٹوپی کرتہ تہہ بند سے رہا کرتے اور ٹہلا کرتے۔ جو شخص روبرو آتا آؤ خواجہ کہہ کر سلام کرتے اس لئے انہیں (اُن) کا نام خواجہ میاں مشہور ہو گیا۔

ایک مرتبہ خواجہ میاں صاحب وقت نیم شب مسجد سے دوڑتے پکارتے ہوئے مدرسہ میں جاکر حضرت قدس سرہ کا نام لے کر پکارنے لگے کہ او میرے دل میں آگ لگی ہے جلدی سے آکر بجھاؤ اس وقت حضرت آرام فرما رہے تھے۔ کسی نے حضرت سے نہ کہا اب یہ خواجہ میاں صاحب مدرسہ سے مسجد اور مسجد سے مدرسہ میں دوڑتے اور حضرت کو پکارتے ہوئے رہے جب حضرت تہجد کی نماز کو بیدار ہوئے تو

حضرت کے قد آور و توانا بھی تھے اکثر انکی عادت تھی کہ ٹہلتے ہوئے حضرت کے قریب آکر کہتے کہ آؤ شجاع الدین تم ہم پنجہ کرینگے یہاں تک بضد کہ حضرت انکے کہنے کو قبول فرما کر پنجہ انکے پنجہ میں ملا کر نہ معلوم کیسی طاقت کرتے جس سے وہ مجذوب بے اختیار پکار کر کہنے لگتے کہ چھوڑ و چھوڑو۔

ف: چونکہ قوتِ سالک، قوت مجذوب سے زیادہ ہوتی ہے اس لئے وہ قوت میں کم ہو جاتے تھے۔

وجہ تسمیہ خواجہ میاں صاحب مجذوب:

ابتداء میں خواجہ میاں صاحب کا نام حافظ ظہیر الدین تھا آپ چنیا پٹن سے آکر حضرت کے خدمت میں بغرض استفادہ چندروز تک رہے۔اور پھر چنیا پٹن کو جا کر دوبارہ جب آئے تو مجذوب تھے، انکی عادت تھی کہ ٹوپی کرتہ تہہ بند سے رہا کرتے اور ٹہلا کرتے۔ جو شخص روبرو آتا آؤ خواجہ کہہ کر سلام کرتے اس لئے انہیں (اُن) کا نام خواجہ میاں مشہور ہو گیا۔

ایک مرتبہ خواجہ میاں صاحب وقت نیم شب مسجد سے دوڑتے پکارتے ہوئے مدرسہ میں جا کر حضرت قدس سرہ کا نام لے کر پکارنے لگے کہ او میرے دل میں آگ لگی ہے جلدی سے آکر بجھاؤ اس وقت حضرت آرام فرما رہے تھے۔کسی نے حضرت سے نہ کہا اب یہ خواجہ میاں صاحب مدرسہ سے مسجد اور مسجد سے مدرسہ میں دوڑتے اور حضرت کو پکارتے ہوئے رہے جب حضرت تہجد کی نماز کو بیدار ہوئے تو

انکی حالت بیقراری کو ملاحظہ فرما کر جلدی سے وضو کر کے انکے نزدیک تشریف فرما ہوئے اور تھوڑی دیر کچھ ایسا باہمی معاملہ فرمائے جس سے خواجہ میاں صاحب کو اس حرارت قلبی سے سکون واطمینان ہو گیا۔

غرض خواجہ میاں صاحب جامع مسجد میں حضرت کے وصال تک رہے جب حضرت کا وصال ہوا تو جب سے سر برہنہ رہنے لگے اور مسجد بھی چھوڑ دی اور کسی جگہ برابر قیام نہیں کئے۔

آپ کو کرم علی خان نے جو معتقد تھے چند روز اپنے مکان میں رکھا۔ ایک بار جناب میر محمد دایم صاحب خواجہ میاں صاحب کے نزدیک تشریف فرما ہوئے تو بحالت جذب فرمانے لگے کہ ہمارے لئے پگڑی لاؤ تم نہ باندو گے تو پھر کون باندھیگا) اس پر جناب میر صاحب نے ایک دستار سبز اور ایک سفید ہمراہ لیجا کر خواجہ میاں صاحب کے روبرو رکھدیے آپ نے سبز دستار کو لیکر باندہ لیا اور آئینہ میں دیکھ دیکھ کر فرمانے لگے کیا اچھی پگڑی ہے تم نہ باندھو گے تو پھر کون باندھے گا۔

حضرت کے وصال کے بعد جو برہنہ ہو گئے تھے پھر یہی پگڑی باندھے۔

جب آپ کے وصال کے ایام قریب پہونچے تو کرم علی خان کے مکان سے نکل کر قطب شاہوں کے گنبدوں میں مقیم ہوئے اور وہیں آپ کا وصال ہوا نواب افضل الدولہ بہادر حضور پر نور نے آپ کے جسد نورانی کو بنظر عقیدت کے آصف نگر کے باغ میں دفن کا حکم فرمایا اور سالانہ عرس کیلئے سو روپیہ بھی مقرر فرمایا چنانچہ آپ کا مزار پر انوار اسی باغ میں جلوہ آرا ہے اور عرس بھی سرکار سے ہوا کرتا ہے۔

کشف الخلاصہ کی مقبولیت:

ایک عرب بغداد شریف سے وارد بلدہ ہوکر اتفاقاً جب حضرت کی ملاقات کیۓ تو آپ سے اپنی سابق کی ملاقات کی شناخت اس طرح بیان کیۓ کہ ایک روز بغداد سے میں کاظمین کو جاتا تھا جب بقصد زیارت حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قبہ شریف میں داخل ہونا چاہا تو آپ اس وقت اندر سے باہر نکلے اس جگہ آپ سے ملاقات کیا ہوں یہ سنکر حضرت نے فرمایا کہ میں تو بغداد کو کبھی نہیں گیا جو آپ سے ملاقات ہو مگر وہ عرب اسی طرح یقین کو ترجیح دیتے رہے، اس پر حضرت آبدیدہ ہوکر فرمائے کہ اس کی توجہ آپ کو یوں کہہ سکتا ہوں کہ میں ان دنوں فقہ حنفی میں ایک رسالہ مسمی ''کشف الخلاصہ'' لکھتا تھا شاید اسکے (اسکی) مقبولیت کا باعث ہوگا جو میری سعی حضرت امام علیہ الرحمہ کے نزدیک مقبول ہوئی جس کے وجہہ سے میری شبیہ کو حضرت نے معاینہ کروادیۓ ورنہ میں بغداد کو کبھی نہیں گیا ہوں۔

حسن خان مندوزی جمعدار کی حضرتؒ سے بیعت:

حسن خان صاحب مندوزی جمعدار حضرت قدس سرہ سے صرف ونحو میں شاگردی رکھتے تھے وہ اکثر ارادہ کیا کرتے کہ ہندوستان جاکر اپنے آبائی مرشدی خاندان میں بیعت حاصل کروں چنانچہ ایکبار پورا قصد کرچکے تھے کہ مولوی عبدالکریم صاحب (۱) کا واقعہ شہادت درپیش ہوا خان صاحب بیان کرتے تھے کہ اس معرکہ کے روز ایک طرف زینہ ہاۓ مسجد پر میں کھڑا ہوا اور دوسرے جانب زینہ

پر بھائی دایم خان مولوی صاحب کے رفاقت اور مخالفوں کے مزاحمت میں کھڑے ہوئے اور تاج محمد خان صاحب مرحوم روبرو مولوی صاحب کے بیٹھے تھے اخرکار مولوی صاحب اور تاج محمد خان اور دایم خان شہید ہوئے اور میں نے سخت زخم کھا کر گر پڑا مگر زندگی باقی تھی جو بچا۔ اس حالت بیہوشی میں دیکھا کہ حضرت قدس سرہ میرے خون وزخم کو صاف فرماتے ہوئے تسلی دے رہے ہیں غرض خان صاحب کو جب مسجد سے اوٹھا کر مکان کو لیگئے اور دوا وغیرہ سے درست ہو گئے تو چند روز کے بعد پھر خان صاحب کو اپنے وطن جا کے مرید ہونیکا خیال ہوا اور سفر کی تیاری بھی کی گئی شب کو خواب میں کیا دیکھتے ہیں کہ مولانا شاہ محمد رفیع الدین صاحب قدس سرہ خان صاحب کا ہاتھ لیکر حضرت کے ہات میں دئے اور فرمائے کہ تم ان کو داخل طریقہ کرو۔ صبح خان صاحب اپنے سفر کے قصد سے باز آکر حضرت قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور خواب کا واقعہ بیان کر کے مرید ہوئے۔

نجابت خان قلعدار کی حضرتؒ سے بیعت:

نجابت خان صاحب قلعدار کہتے تھے کہ مجھکو حضرت نہایت عزیز رکھے اور علی ہذا شیخ جی حالی صاحب بھی مجھ پر شفقت فرماتے تھے جب تک میں کسی کا مرید نہیں ہوا تھا جو کہ ایسی دو بزرگوں کی شفقت تھی اس لئے سونچا کرتا کہ کن بزرگ کا مرید ہوں ایک شب خواب میں دیکھا کہ شیخ جی حالی صاحب نے مجھ کو مرید کرنیکا قصد فرمائے ہیں اس جگہ حضرت بھی موجود تھے اور حضرت شیخ جی حالی صاحب سے

فرما رہے ہیں کہ آپکے تو بہت لوگ مرید ہیں ان کو چھوڑ دیجے کہ میں ان کو داخل طریقہ کرتا ہوں۔

حضرت کے فرمانے سے شیخ جی صاحب نے میرا ہاتھ چھوڑ دیئے فرمائے کہ خیر آپ ہی داخل طریقہ فرمادیں۔ صبح خان صاحب حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کے داخل طریقہ ہوئے

حضرتؒ کی دعا سے شاکر بیگ کی موت کا ٹل جانا:

شاکر بیگ صاحب جو کہ نواب سکندر جاہ بہادر کے کوکا تھے اپنا واقعہ بیان کرتے تھے کہ میں شکایت اسہال سے سخت بتیاب ہوگیا تھا کہ یہاں تک نوبت پہونچی کہ وقت نصف شب کے پورے علامات موت کے مجھ میں ظاہر ہوگیں اور ہاتھ پانوں کے انگوٹھے باندھکر چادر اوڑادئے اور انتقال کی کیفیت حضرت کے پاس روانہ ہوئی حضرت نے سنکر ارشاد فرمایا کہ صبح تجہیز و تکفین میں آنا ہوگا۔

اب بعد تین پہر رات کے تن بیجان میں میرے حرکت پیدا ہوئی اس حرکت خلاف عادت پر لوگ متحیر ہو کر انگوٹھے کھول دئے بعدہ میں نے خود ہی منہ سے چادر ہٹا کر ہوش میں آیا۔

صبح کو حضرت قدس سرہ اور مولوی اللہ والے صاحب تشریف فرما ہوئے تو مجھ کو زندہ پائے حضرت قدس سرہ میرے پاس تشریف فرما ہوئے تو میں نے حضرت سے اپنی اس وقت کی سرگذشت کو عرض کرنا چاہا تو حضرت نے آہستہ سے منع فرمایا

دوبارہ پھر حضرت سے متوجہ ہوکر عرض کرینکا قصد کیا تو پھر حضرت نے منع فرمایا تیسرے مرتبہ جب کہنے کا قصد کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ معلوم ہوا فقیر موجود تھا ہماری زندگی تک اس کیفیت کو خفیہ رکھنا جب تو وہ خاموش ہوئے۔

بعد وصال حضرت قدس سرہ کے شاکر بیگ کہتے تھے کہ میری روح کو آسمان اول و دوم و سیوم سے ملائیک لیکے گذرے وہاں حضرت کو میں نے دیکھا کہ سانبر کے چمڑی کا کرتہ پہنے ہوئی کھڑے ہوئے تھے اور غیب سے آواز ہوا کہ اسکو چھوڑ دو جس سے پھر میری جان عود کی۔

ف: اس قسم کے کرامات. اولیاء اللہ سے صادر ہوئے ہیں چنانچہ حضرت عبدالقدوس گنگوہی، اور حضرت نظام الدین اولیا اورنگ آبادی وغیرہ اولیاء اللہ سے احیائے موتی باذن اللہ صادر ہوئے اگرچہ قضائے مبرم نہیں ٹلتی مگر قضائے معلق کا ٹلجانا دعاءِ اولیاء اللہ و کرامات سے جو کہ باذن اللہ ہوتا ہے وہ محال نہیں اگر محال کہا جائے تو خرق عادات وغیرہ جو خلاف عادت و عقل کے صادر ہوتے ہیں جس کا ثبوت بالاجماع مسلم ہے لغو ہو جاتا ہے حالانکہ انکار کرامات اولیاء اللہ کفر ہے معاذ اللہ۔

حضرتؒ کا مرتبہ ولایت:

غلام جیلانی خان بدری ایک بار خواب میں دیکھے کہ ایک دروازہ عظیم الشان پر ایک پر تکلف پردہ پڑا ہوا ہے اس دروازہ پر ایک ذوالفقار لگی ہوئی ہے میں نے پوچھا کہ یہ کس کا محل ہے لوگوں نے کہے (کہا) کہ حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کا محل

ہے اس وقت ایک طرف سے آواز آرہا تھا کہ مولوی شجاع الدین اس زمانہ کے شیخ الاسلام اور قطب ہیں ہر چند میں نے ادھر ادھر دیکھا مگر کوئی کہنے والا نظر نہیں آیا صبح خان صاحب حضرت کے (کی) خدمت میں حاضر ہوکر خواب کا واقعہ کہنا چاہتے تھے کہ حضرت قدس سرہ نے فرمایا (معلوم ہوا) دوسرے بار پھر کہنے کا ارادہ کئے تب بھی آپ نے اسی طرح فرمایا (معلوم ہوا) تیسری مرتبہ پھر جب کہنے کا قصد کئے تو فرمائے خبردار ہماری زندگی تک اس واقعہ کو کسی سے نہ کہنا چنانچہ بعد وصال آپ کے انہوں نے سارا واقعہ کو بیان کیا۔

حضرتؒ کا اپنی پوتری کو پابند شریعت بنانا:

میر حیدر علی صاحب والد جناب پادشاہ صاحب کے حضرت سے عرض کئے کہ ہماری اور آپ کی قدیم سے قرابت ہے اگر حضرت کی پوتی یعنی صاحب زادی حاجی عبداللہ صاحب کی پادشاہ صاحب کو منسوب ہوتو مناسب ہے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ آپ امیر اور میں فقیر یہ کس طرح ہو سکے گا مگر میر صاحب بضد ہوتے رہے۔

حضرت نے قبول فرما کے نسبت مقرر فرمادیے اور شادی بھی ہوگئی چونکہ حضرت کے خاندان میں مستورات مِسّی نہیں لگایا کرتے اس لئے دولہن نے مسی نہیں لگائی اس پر ان کے خوشدامن مِسّی لگانے کو بضد ہوا کرتے ایک بار میر صاحب کے قرابت داروں میں تقریب شادی کی تھی اسلئے خوشدامن نے دولہن کو جبراً مِسّی لگا کر شادی میں لے

گئے اسی شب کو دلہن کے خواب میں حضرت قدس سرہ آکے اس زور سے ہونٹوں کو مڑوڑ دیئے کہ ہونٹ ورم کر گئے اور فرمائے کے کیوں مسّی لگائی ہو معلوم نہیں منع ہے صبح کو جو بیدار ہوئے تو ہونٹوں پر ورم تھا جب سے دلہن نے کبھی مسّی نہیں لگائی۔

ف: یہ کمال تقوی کا باعث ہے اس لئے کہ دانتوں پر مسی جمی رہنے سے ازالہ جنابت پوری طہارت سے نہیں ہوسکتا حالانکہ ازالہ جنابت اصل بدن سے فرض ہے۔

ادائے قرض میں حضرتؒ کا دستگیری فرمانا:

غلام رسول بیان کرتے تھے کہ ایک ساہوکار اپنے والد کے کارخانہ میں اس طرح کل امورات میں حاوی ہو گیا تھا کہ بدون معرفت اسکے دادوستد یعنی لین دین نہیں ہوتا جب والد کا انتقال ہوا تو میرے سے اس نے ایک لاکھ روپیہ کا مطالبہ پیش کیا ہر چند میں نے اس کو کارخانہ سے علحدہ کرنا چاہا مگر نہ ہوسکتا تھا اخر حیران ہوا کہ الٰہی اتنی رقم کثیر کس طرح ادا ہوگی مجبور ہو کر حضرت سے کل حقیقت کو عرض کیا آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم مزارات اولیاء اللہ سے استمداد چاہو اور پھول چڑھایا کرو ان کی امداد سے تمہاری حاجت برآئیگی چنانچہ ویسا ہی چند روز تک مزارات مقدسہ کی زیارت کرتا رہا مگر وقت نہیں آیا تھا عندیہ پورا نہیں ہوا حاضر ہو کر حضرت سے عرض کیا کہ حضور ابھی تک غنچہ امید نہ کھلا اپنے ارشاد فرمایا اب زندہ بزرگوں سے جو کہ بلدہ میں موجود ہیں استمداد چاہو۔ ویسا ہی بزرگوں کے خدمت میں جاکر استمداد چاہتا رہا چند روز تک یہ بھی حالت گذری مگر وہی وقت کی انتظاری رہی ایک روز حضرت قدس سرہ میرے

مکان پر تشریف فرما ہوئے تو بعد تناول فرمانے طعام کے بے ادبانہ عرض کے کہ آپ کے مطابقِ حکم کے مزارات مقدسہ سے پھر بزرگواران موجودین سے استمداد چاہا کیا آپ میں اتنی قوت وتاثیر نہیں ہے جس سے میرا مقصد برآئے اور جا بجا مجھ کو پھرائے یہ سنکر ارشاد فرمائے کہ سنو غلام رسول تم کو ایک مثال بتلاتا ہوں کہ جب تک گھڑے میں پانی ہلتا رہتا ہے اس میں صورت برابر نہیں دکھلائی دیتی جب پانی کی حرکت موقوف ہوجاتی ہے تب صورت برابر نظر آتی ہے یہ سنکر عرض کیا شاید آپ خیال فرماتے ہیں کہ مرا اعتقاد متزلزل ہے جو کہ جا بجا گیا ہوں حالانکہ آپ کے حکم سے گیا ہوں سنئے حضور اب تک کل کاموں کا بوجھ جو کہ میرے گردن پر تھا اب سے آپ کے گردن پر رکھا۔ حضرت قدس سرہ یہ بے ادبانہ سخن سنتے ہی ردائے مبارک کو کاندسے پر ڈال کر اٹھے میں نے حضرت کا جبہ پکڑ کر عرض کیا کہ آپ میرا جواب ادا نہیں فرما کے تشریف لیجاتے ہیں اس پر ارشاد فرمائے کہ جب تم نے اپنا بوجھ میرے (میری) گردن پر رکھے ہیں تو پھر تم کو کیا فکر ہے اور تشریف فرما ہوئے، اس اعتقاد نے ان کے یہ اثر پیدا کیا کہ پورے چالیس روز نہیں گذرے تھے کہ کل قرض بھی ادا ہوگیا اور جملہ کارخانہ میرے قبضہ میں حسب عندیہ آگیا اور وہ ساہوکار بھی علحدہ ہوگیا۔

سجادۂ بارگاہ نائب رسولؒ کا حضرتؒ سے بیعت کرنا :

آپ رحمت آباد کو واسطے زیارت حضرت خواجہ رحمت اللہ نائب رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے جو کہ دادا پیر ہوتے ہیں تشریف فرما ہوئے جب رحمت آباد ایک روز کی راہ پر

رہ گیا اس شب کو درگاہ کے نقارچی لوگ خواب میں دیکھے کہ ایک بزرگ مقدس مسافر رحمت آباد میں داخل ہو رہے ہیں دوسرے روز وہ نقارچی نوبت نوازی میں مشغول تھے کہ حضرت بھی ان کے روبرے سے تشریف فرما ہوئے اب یہ آپس میں اس خواب کی تعبیر کا بعینہٖ واقعہ معائینہ کر کے حضرت سے مشرف ہوئے اور سب کے پہلے یہی مرید ہوئے ان کے بعد جناب رحمت میاں صاحب سجادہ درگاہ معہ اپنے محل کے مرید ہو کر خلافت سے ممتاز ہوئے

حضرتؒ کا احوال باطن سے باخبر ہونا:

ایک شخص حزب البحر کی اجازت حضرت سے لئے اور جن جن مقام پر کہ نیت تسخیر یا ہلاک عدو بر لد حاجات کرنا ہے وہ بھی معلوم کر لئے وہ کہتے تھے کہ میں نے خیال کیا کہ حضرت کے نزدیک تو اُمراءُ معززین سب حاضر ہوتے ہیں حضرت ہی کے تسخیر کی نیت سے عمل شروع کرنا مناسب ہے جس سے سب کچھ حاصل ہونا ممکن ہے اسلئے وہ شخص حضرت کے تسخیر کی نیت سے عمل شروع کئے حضرت جلدی سے صحن میں تشریف فرما ہو کے ان سے آہستہ ارشاد فرمائے کہ (فقیر کی چھری فقیر پر ہی صاف کرنا چاہتے ہو) بمجر دسُنے کے وہ شخص اس خیال سے نادم و پشمان ہو کر آپ کے اطلاع احوال باطن سے جو کہ اس وقت ہو متحیر ہوئے اور پھر کبھی حضرت کی تسخیر کا خیال نہیں کئے۔

واقعہ :-

ایک روز حضرت قدس سرہ حوض پر وضو کر رہے تھے اور بھینسہ کے قاضی کے فرزند جو لڑکے تھے اسوقت وہ بھی کھڑے تھے آپ نے ارشاد فرمایا (ارے) اس

کے تیسرے روز حضرت نے بہت سے شخصوں کو اطلاع کروائے کہ آج ایک بزرگ کی فاتحہ ہے آپ لوگ آکر شریک ہویں اور زیارت کا سامان بھی حضرت ہی نے منگوائے جب ختم شروع ہوا تو لوگوں نے میت کا نام حضرت سے پوچھے اس پر ارشاد فرمائے کہ میں ان کا نام لے لیتا ہوں اور اس ختم کا ثواب بھی بخش دیتا ہوں غرض ختم کے بعد سب لوگ متحیر ہوئے کہ آج کن بزرگ کی زیارت حضرت نے فرمائے ہیں اب وہ قاضی صاحب کے فرزند کو حضرت نے کلمات تسلی آمیز اس طرح فرمانا شروع کئے جس سے معلوم ہوتا تھا کہ کوئی انہیں کے اقربا میں سے انتقال کئے ہیں اور پشت پر ہاتھ پھیرتے ہوئے دور تک تشریف فرما ہوئے اُس روز اِس واقعہ سے سب لوگ متحیر ہوئے ان کے چچا نے گمان کئے کہ شائد بھینسہ میں کسی کا انتقال ہوگیا ہے اور تاریخ بھی لکھ رکھے پانچوین یا چھٹے روز ان کے والد انتقال کی کیفیت کا خط بھینسہ سے آیا اس وقت اس مجلس ختم کی حقیقت مکاشفی سب کو معلوم ہوئی۔

حضرتؒ کا جِنّات کی دعوت فرمانا:

بچو لعل مصدی راجہ رام بخش کے بیان کرتے تھے کہ ایک روز میں ہاشم علی خان پوتے فتح الدولہ کے مکان پر گیا تھا۔ اتنے میں حضرت قدس سرہ بھی وہاں تشریف فرما ہوکر خان صاحب سے فرمائے کہ چلئے ہم تم کو تماشا بتلاتے ہیں چنانچہ خان صاحب اور غلام مصطفیٰ صاحب اور میں حضرت کے ہمراہ ہوکر بی بی کے چشمہ کو پہونچے وہاں حضرت ایک میدان میں تشریف رکھ کر ہم تماموں کے اطراف ایک

خط بطور حصار کھینچ دئے اور آپ وظیفہ میں مشغول ہوئے اس کے بعد میدان وسیع
میں بہت سے لوگ جمع ہونے لگے اور صفائی ہونی شروع ہوئی پھر پانی کا چھنکاؤ ہو
کے فرش بچھا دیا گیا اور سواریاں آنے لگی بعدہ ایک سواری بڑی تکلف سے آئی معلوم
ہوتا تھا کہ وہ انکا پادشاہ تھا، وہ اہل سواری اور پادشاہ آ کے اس فرش پر بیٹھ گئے بعدہ
عطر تقسیم ہوا اور پھول بھی تقسیم ہوئے بعدہ سب وہ لوگ برخواست ہوئے اور وہ فرش
بھی اٹھا لیا گیا، اور وہی میدان خالی تھا جہاں ہم بیٹھے ہوئے تھے اس نادر واقعہ کی
حقیقت کو حضرت سے پوچھے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ لوگ جنات تھے اور وہ ان
کا بادشاہ تھا جو کہ تکلف سے آیا تھا میں نے ان کی دعوت کیا تھا اس لئے وہ آئے تھے۔

طالب کی اہلیت کے مطابق حضرتؒ کا تعلیم دینا:

سید عبداللہ صاحب بروم پوتے سید علوی قدس سرہ کو ریاضت چلہ کشی کا
نہایت شوق تھا، وہ بیان کرتے تھے کہ ایک شب کو میں تخت پر مسجد کے وظیفہ پڑھتا ہوا
بیٹھا دو پہر رات کو دیکھا کہ حضرت قدس سرہ تہجد کے نماز سے فارغ ہو کر مسجد کے لب
زہ پر تشریف فرما ہوئے اس وقت حضرت کا چہرہ ایسا منور دکھلائی دیا جس کی روشنی صحن
وغیرہ میں ہوگئی اتنے میں باہر سے ایک بزرگ آئے تو ان کا بھی چہرہ ویسا ہی منور تھا
اب حضرت اور وہ بزرگ دیر تک ہم کلام ہو کر وہ بزرگ باہر چلے گئے اور حضرت
جوں جوں ادھر کو بڑتے وہ چہرہ کی روشنی کم ہوتی جاتی جب میرے روبرو تشریف
فرما ہوئے تو آپ کا چہرہ اصلی حالت پر تھا اس نادر واقعہ سے یقین کر لیا کہ جو کچھ اب

خواستگاری حصول مقصد کیلئے کیجائے خالی نجائیگی مناسب ہے کہ بدون سرفرازی حاصل کے حضرت کو نہ چھوڑا چاہئیے غرض حضرت سے ملتجی ہوا کہ اس وقت آپ کا اور وہ بزرگ کا چہرہ اس قدر منور ہونے اور باہمی مکالمہ میں کیا اسرار تھا آپ مجھ کو فرماویں اور نعمت دو جہانی سے سرفرازی بخشیں یہ سنکر حضرت نے اس واقعہ سے لاعلمی بیان فرمائے مگر میں نے دامن کو نہ چھوڑا اور برابر اصرار کرتا رہا مگر حضرت وہی لاعلمی بیان فرماتے رہے اخر میرے سخت اصرار پر ارشاد فرمائے کہ (ابھی تمہاری عمر اس معاملہ (کے) سمجھنے کی نہیں ہے جب چالیس سال کی ہوگی اس وقت عمل کی ترکیب بتلا کر اجازت دینا ہوگا جب تو میں مجبور ہوکر آپ کا دامن چھوڑ دیا۔

حضرتؒ کا مرید کے اعتقاد کو مضبوط کرنا:

ایک روز حضرت نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ہماری صورت کو خواب سے بیدار ہوتے ہی دیکھے گا وہ انشاء اللہ تعالی میٹھا کھائیگا اتفاقاً موسم گرما میں مرزا علی صاحب مسجد کے صحن میں سوتے تھے حضرت قدس سرہ نماز صبح کو وضو کر کے ریش مبارک کو انکے منہ پر چھڑکے وہ جو بیدار ہوئے تو آپ کے جمال سے مشرف ہوئے اب ان کو اس حضرت کے ارشاد نے امتحان کرنے پر امادہ کیا اور یقین کر لئے کہ آج ضرور میٹھا کھانا ہوگا حضرت نے نماز صبح و اشراق ادا فرما کر مع مریدین مدرسہ میں تشریف فرما ہوئے یہ مرزا صاحب بھی جا کر روبرو بیٹھ گئے تھوڑی دیر کے بعد ایک شخص نے مٹھائی کی ٹوکری لے آیا۔ اور بغرض تقسیم روبرو رکھ دیا جسب الحکم کے وہ

تقسیم شروع ہوئی جب مرزا علی تک تقسیم پہنچی تو حضرت نے فرمایا کے مرزا علی کا حصہ مجھ کو دو آپ نے انکا حصہ لیکر رکھ دیا یہ مرزا علی پہلے امتحان کا قصد کئے بعدہ اس کے ظہور سے مطمین ہو گئے تھے اب حضرت کے لے لینے سے متحیر ہوئے جب ظہر کا وقت ہوا تو مرزا علی مکہ مسجد میں ظہر کی نماز کے واسطے گئے وہاں بھی نماز کے بعد مٹھائی تقسیم ہوئی اس کو کھا کر مدرسہ میں آئے اور جب حضرت کے روبرو حاضر ہوئے اس وقت حضرت نے ان کے حصہ کو طاق سے نکال کر ان کو مرحمت فرما کر ارشاد فرمایا کہ ہمارے کہنے کی تصدیق ہوئی یا نہیں اس وقت وہ شیرنی میں نے تم کو جو نہ دیا اس کا یہ سبب تھا کہ تم سمجھتے کہ آپ ہی صورت بتلا کر شیرنی بھی دلوائے تم کو اس وقت یقین ہوتا کہ باہر سے کہیں مٹھائی ملی ہوتی اور تبسم فرما کر ان کو صادق الیقین اس ارشاد کا فرمائے اس وقت سب کو اس واقعہ کی حیرت ہوئی۔

حضرتؒ کے فرزند کی شہادت کا واقعہ:

جب آپ کے فرزند حاجی محمد عبداللہ صاحب بہ ارادہ زیارت بزرگواران وطن کے والدین ماجدین سے رخصت لیکر روانہ ہوئے تو ان کے محل محترم نہایت رونے لگی حضرت نے ان کی حالت کو دیکھ کر ارشاد فرمایا کہ سنو بہو بیگم اگر حاجی عبداللہ انتقال کریں تو تمہاری کیا حالت ہوگی یہ سنتے ہی وہ خاموش ہوگئی غرض جناب حاجی صاحب زیارات سے فارغ ہو کر جب قصبہ دیونی متصل اودگیر میں مقام فرمائے وقت نیم شب نماز تہجد کیلئے بیدار ہو کر وضو کے ارادہ سے باہر جو نکلے تو بہ سبب

ظلمت شب اور مقام ناواقف کے باوڑی میں گر پڑے جو اس میں جان بحق ہوئے،
صبح ہمراہوں نے آپ کی لاش باوڑی سے نکال کر گل در گل کردئے جب یہ خبر بلدہ کو
پہونچی تو غلام رسول اور تمامی مریدین نے لاش منگوانے پر حضرت کے مصر ہوئے
اس پر آپ نے ارشاد فرمایا کہا گر مردہ مرحوم ہے تو خیر ورنہ افشاء راز کے وجہہ دفن
کے بعد قبر کھولنا منع ہے مگر مریدین بالکل اصرار کرتے رہے کہ حاجی عبداللہ صاحب
کی لاش کو ضرور حضرت منگواویں ایک روز سب کے اصرار پر حضرت نے تھوڑی دیر
مراقبہ فرما کر ارشاد فرمایا کہ بسم اللہ اب لاش منگواؤ چنانچہ لانیکے لئے لوگ روانہ ہوئے
جب لاش کو نکالنے پر مستعد ہوئے تو وہاں کے روافض کہنا شروع کے کہ اب تک لاش
کہاں باقی رہی جو تم لوگ نکالتے ہو غرض قبر کو کھولے تو اس گل در گل میں سے وہ لاش
ایسی صحیح سالم نکلی کہ کفن تک باقی تھا صرف اس پر مٹی جمی ہوئی تھی معترض لوگ اس
واقعہ کو دیکھ کر متحیر اور مخلصین سجدہ شکر بجالائے۔

جب لاش کا صندوق دیونی سے بلدہ کو پہونچا اور آپ کو اطلاع ہوئی تو حضرت
نے ارشاد فرمایا کہ جنازہ کو مدفن پر رکھ کر مجھ کو اطلاع کرنا چنانچہ اس روز آپ نے ظہر
کی نماز پڑھ کر مدفن پر تشریف فرما ہوئے اور تمامی علما اور امرا وغیرہ کا اجماع ہوا
حضرت نے مولوی اللہ والے صاحب سے فرمایا کہ آپ نماز پڑھائیں اس پر ایک
مولوی صاحب نے امتحاناً کہے کہ ولی کے ہوتے ہوئے دوسرے کی امامت کیسی
درست ہوا گر آپ امامت فرماویں تو مناسب ہے چونکہ بعض حضرات کو آپ کا صبر
وتحمل ایسے وقت دیکھنا منظور تھا اس لئے انہوں نے آپ کی امامت دیکھنا چاہا تھا مگر

حضرت کا صبر و رضا برقضا ایسی نہ تھی جو آپ بوجہ رقت قلب امامت نہ فرماتے چنانچہ حضرت ہی امامت کیلئے بڑھے جب تکبیر تحریمہ فرمائے اس وقت تمام مصلیوں کی عجیب حالت بیقراری رقت قلبی کے وجہہ سے تھی مگر حضرت بجائے خود نہایت صبر وتحمل سے امامت فرمائے ۔جب لاش کو قبر میں اتارے تو اس وقت بھی وہ مولوی صاحب نے حضرت سے کہے کہ چہرہ ملاحظہ فرماویں اس پر حضرت نے ارشاد فرمایا کہ ''انشاءاللہ تعالی قیامت کے روز دیکھنا ہوگا''۔

ف : اسی کو صبر و رضا کہتے ہیں۔

حضرتؒ کا کشف:

میر فیض الدین صاحب سے منقول ہے کہ ایک شب حضرت قدس سرہ خواب سے بیدار ہوکر پوچھے کہ کتنی رات گذری ہے عرض کئے کہ نصف شب گذر چکی یہ سنکر حضرت باہر تشریف لے چلے ہم چند اشخاص بھی حضرت کے ہمراہ ہوگئے حضرت سیدھا مولوی شہاب الدین صاحب کے مکان پر جو کہ شمس الامرا بہادر کے مقبرہ کے متصل تھا تشریف لے گئے اس وقت مولوی صاحب کا آخر وقت تھا حضرت کو دیکھتے ہی خوش ہوکر کہے کہ میں آپ ہی کے انتظار میں تھا اب میرا سرا اپنے زانوں پر رکھیے حضرت نے ان کا سر زانو پر رکھ لیا مولوی صاحب نے حضرت کا ہاتھ لیکر اپنے قلب پر رکھ کر کلمہ پڑھنا شروع کئے اور جان شیریں کو حضرت کے زانو پر اپنے خالق کو سونپے۔حضرت صبح تک رہ کر بعد تجہیز و تکفین کے واپس ہوئے۔اس وقت حضرت کا

ان کے پاس جانا صرف کشف کے (کی) وجہہ سے ہوا۔

حضرتؒ کے رکھائے ہوئے مضعفر کا کئی دن تک سالم رہنا:

جس روز حاجی محمد عبداللہ صاحب آپ کے فرزند کا نکاح ہوا اس روز حضرت قدس سرہ دولہ کے حجرہ میں تشریف فرما ہوکر ایک مزعفر کا حصہ ایک مرید کے حوالہ فرما کر ایسا ارشاد فرمائے کہ جب فلان بزرگ آویں تو یہ حصہ انکو دینا اس مرید نے عرض کیا کہ وہ کون ہیں جس کو دوں آپ نے فرمایا کہ کہ وہ ہمیشہ آیا کرتے ہیں اس مرید نے وہ حصہ لیکے ایک گیہوں کی گولی میں رکھ دیا، اس کے سترہ روز کے بعد ایک بزرگ مسجد میں آئے تو حضرت نے انکا ہاتھ پکڑ کر خواجہ میاں کے حجرہ میں لیگئے اور اس روز کے حصہ کو منگوائے اس مرید نے عرض کیا کہ میں نے ایک گولی میں رکھ دیا تھا چونکہ عرصہ بہت روز کا گذارہے نہ معلوم درست باقی ہے یا خراب ہوگیا ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ کاملوں کا حصہ بھی کہیں خراب ہوتا ہے لے آؤ غرض جب اس حصہ کو نکالے تو کسی طرح کا اس میں تغیر نہیں تھا گویا تازہ رکھا ہوا تھا آپ نے اوس حصہ کو ان بزرگ کے حوالے فرمائے اور وہ لیکر رخصت ہوئے۔

حضرتؒ کے دست مبارک سے بیمار کی شفا:

صوفی صاحب بیان کرتے تھے کہ ایک شخص سخت بخار میں مبتلا تھا حضرت ان کے نزدیک تشریف لیجا کر فرمائے دیکھو صوفی صاحب اب ان کی بیماری دفع

ہو جاتی ہے اور اپنا ہاتھ ان پر رکھے اس دست حق پرست کا یہ اثر ہوا کہ وہ مریض اسی وقت مرض میں افاقہ معلوم کر کے اٹھ بیٹھا اور دن بدن توانا ہوتا گیا۔

حضرتؒ کی کریم نفسی:

ایک مرید حضرت کے مسمی محمد مخدوم شمس آبادی جب کبھی حاضر ہوتے کبھی لڑکی کی شادی کبھی بسم اللہ کبھی عُسرت حالی عرض کیا کرتے حضرت ان کی سفارش کبھی نواب شمس الامرا کبھی غلام رسول کبھی مندوزی جمعدار سے کر کے ان کی حاجت پوری کرادیتے ایکبار وہ صاحب عادت کے موافق حاضر ہو کر عرض کئے تو شاکر بیگ جو اکثر انکی اس عادت سے ناخوش رہتے تھے غصہ سے کہے کہ اس شخص سے حضرت کو بہت تکلیف ہوتی ہے جب آتا ہے ایک نہ ایک بات نئی لے آتا ہے اگر اب سے مدرسہ میں آیگا تو باہر کردونگا لوگوں نے حضرت سے اس ان کے کہنے کو عرض کئے تو غصہ سے شاکر بیگ کو طلب فرما کر ارشاد فرمائے کہ سنو شاکر بیگ اگر مرید پیر کو رسی سے باندھ کر بازار میں فروخت کرے تو جائز ہے۔ اگر مخدوم صاحب مجھکو بازار میں بیچنا کرنا چاہے تو میں راضی ہوں تم پر کیا مشکل ہے اگر تکلیف ہو تو مجھکو ہے تم کو تو نہیں خبر دار مخدوم صاحب کو کچھ نہ کہنا۔

ف: ہر چند یہ واقعہ متعلق کرامات یا خرق عادت کے نہیں مگر چونکہ خدمت خلق و برآمد کار ایسی عمدہ بات ہے جسکا وجود خاصان خدا ہی میں پایا جاتا ہے جس پر ایک شعر صادق آتا ہے شعر۔

تصوف بجز خدمت خلق نیست

تسبیح و سجادہ ورنق نیست

اور ایثار وکریم النفسی بھی اسی کو کہتے ہیں۔

خواجہ میاں مجذوب کا مرتبہ:

خواجہ میاں صاحب مجذوب جو فیض یافتگان اقدس سے تھے ایک بار حضرت کے حجرہ پر آکے دروازہ ہلاتے ہوئے کہنے لگے کہ (اٹھو مکہ معظّمہ میں ظہر کی جماعت تیار ہے جاکر نماز میں شریک ہوجائینگے) حضرت قیلولہ سے بیدار ہوکر کچھ جواب نہیں دئے پھر دوبارہ خواجہ میاں صاحب آکر ویساہی کہنا شروع کئے تب بھی حضرت خاموش رہے تیسرے مرتبہ جب آکے کہنا شروع کئے اس وقت حضرت حجرہ سے باہر آکر غصہ سے فرمائے کہ (اگر تم جاتے ہو تو جاؤ دوسروں کو کیوں ستاتے ہو) یہ سنکر خواجہ میاں ٹہلنے لگے اور غصہ سے مجذوبانہ باتیں کرنے لگے۔

حضرت ظہر کی نماز پڑھ کر مدرسہ میں تشریف رکھے اس وقت کسی نے عرض کیا کہ آج خواجہ میاں صاحب، حضرت سے مکہ معظّمہ جانے کو کئی بار عرض کئے اس میں کیا اسرار تھا اس پر ارشاد ہوا کہ خواجہ میاں میں قوت ہے جو بیت اللہ شریف کو تھوڑے عرصہ میں جاسکیں اور ان کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ خدمت کوتوالی باطن کی رکھتے ہیں اور اپنے کو چھپا کر دوسرے کی فضیلت و بزرگی بڑا یا چاہتے ہیں۔

حضرتؒ کیلئے چشمہ کا نمودار ہونا:

مولوی عبدالباسط صاحب کہتے تھے کہ یکبار حضرت معہ مریدین کے منگل پلی کو بغرض سیر تشریف فرما ہوئے اثنائے راہ میں عصر کی نماز کا وقت آگیا آپ نے مریدین سے تلاش پانی وضو کیلئے فرمایا تو لوگ تلاش میں مصروف ہوئے مگر کسی کو بھی پانی نہ ملا وہ لوگ جستجو کر کے عرض کئے کہ کہیں پانی نہیں ملتا یہ سنکر آپ خود ہی تلاش میں نکلے اور وہاں پہونچے جہاں کہ ایک میٹھے پانی کا صاف چشمہ تھا سب لوگ متحیر ہوئے کہ کس طرح یہ چشمہ آپ کو معلوم ہوا حالانکہ ہم لوگ بہت کچھ تلاش کر چکے تھے غرض سب لوگ اس چشمہ پر وضو کر کے عصر کی نماز پڑھے۔

حضرتؒ کا ایک بزرگ کے فاقہ کو دور کرنا:

سردار علی صاحب شطاری ناقل تھے کہ ایک بزرگ دو روز تک بھوکے رہے اتفاقاً کہیں سے کھانا نہ ملا بیتاب ہو کر آصف نگر کی راہ لئے وہاں بھی کچھ نہ ملا وہاں سے قریب رات کے پھر بلدہ کا قصد کئے مگر ناتوانی کے وجہہ سے بیتاب و بیقرار ہو کر باغ کی دیوار کے نیچے بیٹھ گئے وہ بزرگ کا قول تھا کہ دفعتاً حضرت میرے عقب سے روبرو آکر چار روٹیاں دیکے فرمائے کھالو مجھ کو چونکہ غشی تھی حضرت کی شبیہہ جلدی سے برابر نہیں معلوم ہوئی جب خوب غور سے دیکھا تو حضرت تھے میں نے عرض کیا کہ حضرت اس وقت کدھر تشریف فرما ہوئے ہیں ارشاد فرمائے کہ اس سے تم کو کیا کام تم روٹی کھالو فرما کر وہاں سے تشریف فرما ہوئے صبح میں نے مدرسہ میں حاضر ہو کر رات کا

شکریہ ادا کیا آپ نے ارشاد فرمایا خیر جو کچھ گذرا دوبارہ یہ تذکرہ کسی سے نہ کہنا۔

واقعہ (الف) :-

محمد صالح صاحب کہتے تھے کہ جب میں اپنے وطن سے آ کر حضرت کے تلامذہ میں شریک ہوا چند روز کے بعد یک شب کو مجھ خیال ہوا کہ آپ کے خیر و برکت سے ہر شخص اپنا مطلب پورا کر لیتا ہے مگر اتنے روز گذرے کبھی حضرت نے مجھ کو کچھ مرحمت نہیں فرمائے حالانکہ مجھ پر خرچ کی ضرورت رہتی تھی اخر مایوس ہو کر ایک بار وطن کو جانے کا قصد کر لیا اور اسی خیال میں سو رہا صبح جب حضرت سے مشرف ہوا تو آپ تبسم فرما کر ارشاد فرمائے کہ تم مصطفیٰ صاحب داروغہ کے نزدیک جا کر اپنی حاجت بیان کرو اس وقت مجھ کو نہایت تعجب ہوا کہ حضرت کو میرے خیال پر کس طرح اطلاع ہوئی چنانچہ حسب الحکم حضرت کے مصطفیٰ صاحب سے ملاقات کر کے اپنی ضرورت بیان کیا تو انہوں نے مجھ کو ایک روپیہ دیکر کہے کہ جب تم کو کچھ ضرورت ہو مجھ سے کہہ دیا کرو اس روز میں نے اپنے سفر کے قصد سے باز آیا اور ہر مہینہ کو ایک روپیہ داروغہ صاحب سے لے لیا کرتا۔

واقعہ (ب):-

وہی محمد صالح صاحب سے منقول ہے کہ ایک شب کو مدرسہ میں چراغ روشن کر لینے کیلئے جب گیا تو حضرت بحالت خواب قرآن مجید کو پوری طور قرأت

فرمارہے تھے جس طرح کہ بیداری میں پڑھتے دوساعت تک میں سنتا رہا معلوم ہوتا تھا کہ آپ گویا بیداری میں پڑھ رہے ہیں۔

واقعہ :-

جناب حاجی محمد احمد صاحب چشتی بلگرامی فرماتے تھے جب حضرت مدراس کو تشریف فرماہوئے ایک بار امیر النسا بیگم کی مسجد میں مغرب کی نماز ادا کرنے تشریف لائے ، مولوی عبدالکریم صاحب پیش امام نے حضرت کو امام بنائے چونکہ مغرب کی نماز میں قصار مفصل کی صورتیں پڑھی جاتی ہیں آپ نے ان صورتوں کو نہ پڑھ کر طوال مفصل کے وہ صورتیں پڑھیں جن میں کہ پیش امام صاحب کو شبہات تھے اس واقعہ سے مولوی صاحب مناسب حال قرأت پاکر معہ سات اشخاص کے حضرت کے مرید ہوئے۔

حضرتؒ کا ارادہ نیاز پر غیب سے انتظام ہونا:

مولوی حکیم عبداللہ صاحب سے منقول ہیکہ ایک بار حضرت قدس سرہ میر محمود صاحب قدس سرہ کی پہاڑی پر تشریف فرما تھے اثنائے کلام میں ارشاد فرمائے کہ اگر اس جگہ نیاز کی جائے تو کیا خوب ہے تھوڑی دیر کے بعد ایک شخص سپاہی منش آکر تین سو پچاس روپیہ حضرت کے روبرو رکھ کر عرض کیا کہ حضرت نیاز فرمادین سب حاضرین متحیر ہوئے کہ یہ کیا معاملہ ہے بعدہ بعضوں نے عرض کئے کہ مدرسہ میں جاکر نیاز فرمائے تو مناسب ہے بعض لوگ وہیں نیاز کرنا مناسب جانے آپ نے

ارشاد فرمایا کہ ہماری نیت تو یہیں نیاز کرنے کی ہے پھر لوگوں نے عرض کیے کہ اگر یہاں نیاز ہو تو اتنے لوگ کھانے والے کہاں ہیں آپ نے فرمایا کہ جس نے رزق پہنچایا وہی کھانے والے بھی پہنچائے گا اخرو ہیں پخت کا سامان فراہم ہوا ب کھانا تیار ہو چکا تو قدرت خدا سے اتنے لوگ جمع ہوئے جو کہ اس کھانے کو کافی ہوئے۔

حضرتؒ کی طہارت باطنی:

ایک شب حافظ فخر الدین صاحب پیشاب کر کے بغیر دھوئے ہاتھ کے حضرت کے پاؤں دابنے بیٹھے چاہتے تھے کہ شروع کریں حضرت نے ان کو دیکھ کر ارشاد فرمایا کہ (ہاتھ دھو کے دابو) وہ کہتے تھے کہ اس وقت مجھ کو کمال ندامت اور آپ کے اطلاع پانے پر حیرت ہوئی ہاتھ دھو کر پاؤں دابا۔

حضرتؒ کی تقسیم عادلانہ:

لعل محمد ناقل تھے کہ ایک بار ماہ رمضان میں حضور پر نور نواب ناصر الدولہ بہادر نے ایک عمدہ پینچ کی ہانڈی حضرت کے واسطے بھیجے چوبدار نے لاکر گذران دیا آپ نے اس کو پانچ روپیہ انعام دیکر رخصت فرمایا اب اس ہانڈی کو لعل محمد نے رکھنے کیلئے جب لے گئے تو ایک دو شخص ان سے تھوڑی سی مانگ لئے بعدہ مدار صاحب نے مجھ کو بھی تھوڑی دو کہ بار بار ایسی مقوی غذہ لطیف کہاں نصیب ہوتی ہے اور دوسرا ایک شخص آکر وہ بھی مانگا اس کشاکشی سے لعل محمد نے حضرت کی روبرو اس ہانڈی کو لیجا کر رکھ دیا، حضرت نے پہلے پیر محمد کو حصہ اس میں سے نکال کر مرحمت فرمایا

بعدہ سوائے ان لوگوں کے جو غایبانہ نکال لئے تھے سب کو وہ پیچ تقسم کروائے۔

حضرتؒ کے وصال کی خبر:

سید شمس الضحی معروف بخاری صاحب سے منقول ہیکہ جس زمانہ میں کہ حضرت قدس سرہ بقصد زیارت خواجہ رحمت اللہ نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آمادہ ہوئے مجھ کو بھی حضرت کے ہمرکابی کا شوق ہوا اور جب عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ میں حیات نگر میں کل جاکر چہار روز تک وہاں رہوں نگا تم اپنے والدہ سے رخصت لیکر آنا چنانچہ حسب الحکم میں نے والدہ سے اجازت لے لیا مگر پھوپھی صاحبہ نے اجازت نہیں دئے جس سے حضرت کے ہمراہ رکاب رہنا نہ ہوسکا جب حضرت مراجعت فرمائے اور والدہ کے ملاقات کو آئے اس وقت میں والدہ کے نزدیک بیٹھا ہوا تھا، حضرت کو والدہ سے قرابت قریبہ بھی تھی میرے طرف نظر فرما کر والدہ سے ایسا ارشاد فرمایا کہ تمہارے فرزند کو زیارات کا بہت شوق ہے بہت سفر کریگا) اب اس ارشاد کا یہ اثر ہوا کہ مجھ کو سفر کرنے کا ولولہ پیدا ہوا اخر ایک ہی لباس سے تنہا ہند کا سفر اختیار کیا اور اجمیر شریف میں جاکر زیارت خواجہ بزرگ علیہ الرحمہ سے مستفید ہو کے چلہ کشی میں متعکف ہوا، اس اعتکاف میں بتاریخ چوتھی محرم ۱۲۶۵ھ روز جمعہ شب شنبہ حالت نوم و یقظہ یعنی کچھ خواب اور کچھ بیداری میں دیکھا کہ بلدہ کی جامع مسجد میں حاضر ہوں اور مسجد طرف مشرق کے معلق ہوا پر جاری ہے اور صحن مسجد کا بطور خطوط چلیپا کے ہوا میں ہے میں نے محمد اکرم سے پوچھا کہ یہ کیا واقعہ ہے تو انہوں نے کہے

کہ مسجد کو لے گے اب صحن کو بھی لیجاتے ہیں غرض میں اس وحشیانہ خواب سے بیدار ہوکر خیال کیا کہ جامع مسجد چونکہ وسط شہر میں ہے شاید کچھ شہر پر آفت آئی ہو۔یا حضرت کا وصال ہوا ہو۔ چندروز کے بعد چلہ سے فارغ ہوکر جب دہلی میں پہنچا تو ایک شخص مجاور روضۂ حضرت نصیرالدین چراغ دہلی سے ملاقات ہوئی میں نے ان سے حضرت کی خیریت پوچھا تو کہے کہ حضرت نے چہارم محرم روز جمعہ کو انتقال فرمایا جب مجھکو اس روز کے خواب کی تصدیق ہوئی بعدہ دہلی سے خیرآباد کو پہونچا تو جناب حافظ سید محرم علی المعروف حافظ محمد علی صاحب قدس سرہ سے مشرف ہوا بہ مجرد دیکھنے کے فرمائے کہ (میر شجاع الدین صاحب کس طرح ہیں) میں نے عرض کیا کہ انکے انتقال کی کیفیت مجھکو دہلی میں معلوم ہوئی اس پر جناب حافظ قدس سرہ نے فرمایا کہ آفتاب دکن کا غروب ہوا۔

قریب انتقال کے واقعات:

چھ مہینے قبل انتقال کے ایک مرتبہ حضرت قدس سرہ غلام رسول کے مکان پر تشریف فرما تھے اثنائے کلام میں ارشاد فرمائے کہ (ہم کو اپنی موت کا خیال آتا ہے) جبکہ مولوی شہاب الدین صاحب کا انتقال ہوا تو ان کے فرزند وغیرہ عمدہ طہارت سے تجہیز و تکفین کئے معلوم نہیں ہماری طہارت وغیرہ کس طرح ہوگی، غرض جب حضرت کا وصال ہوا تو میر فیض الدین صاحب وغیرہ نے نہایت طہارت سے آپ کی تجہیز تکفین کئے۔

حضرتؒ کا اپنے وصال سے باخبر رہنا:

یکبار جناب میر دائیم صاحب کے فرزند جو روبرو حضرت کے کھیل رہے تھے آپ نے انہیں دیکھ کر فرمایا کہ معلوم نہیں ان کی بسم اللہ دیکھتے ہیں یا نہیں ایسا ہی ہوا کہ ان کے بسم اللہ کے چھ مہینے قبل انتقال فرمایا۔

حضرتؒ کا قرب وصال مریدین کے لئے دعا فرمانا:

جب آپکا مزاج جادۂ اعتدال سے متجاوز ہوا تو آپ بعض مریدین کے اصرار سے بغرض تبدیل آب و ہوا غلام مرتضی کے باغ کو تشریف فرما ہوئے وہیں ایک بار بوقت نیم شب آپنے بزبان عربی دعا فرمانا شروع کیا کہ الٰہی میرے اقربا و مریدین متعلقین کو جو کہ تیرے وحدانیت اور تیرے حبیب کے (کی) رسالت کے قائل ہیں سرخرو رکھ اور خاتمہ بخیر فرما، غرض وہاں بھی کچھ افاقہ مرض ونقاہت میں نہ ہونے سے آپ کو جامع مسجد میں لے آئے غلام رسول حاضر ہوکر عرض کئے کہ حضرت کیوں اتنا بار اس باغ کی آمد شد میں اٹھائے اس پر ارشاد فرمائے کہ تم کو معلوم نہیں کہ میں واسطے دعا اپنے اقارب و متعلقین و مریدین و محبّین کے شہر کے باہر گیا تھا الحمدللہ کہ میری دعا مستجاب ہوئی

ف: یہ آخری ادائی سنت تھی۔

حضرتؒ کے مقربین کا قبل وصال آگاہ ہونا:

چار پانچ روز قبل انتقال کے ایک بار غلام رسول خواب دیکھے کہ دیوان خانہ میں اپنے بیٹھا ہوں اور حضرت زنانی مکان میں سے باہر تشریف فرما ہوئے میں نے اٹھ کر آداب بجالایا میرا سلام لیکر جلدی سے باہر تشریف فرما ہوئے حضرت کے پیچھے بہت سے لوگ تھے میں نے ان سے پوچھا کہ حضرت اتنا جلدی کہاں جارہے ہیں تو کہے تم کو معلوم نہیں حضرت یہاں کے قطب تھے اب حضرت کو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ اپنی جائے پر قطب الدین کو جو پتھر گٹی پر رہتے ہیں مقرر کر کے اور خواجہ رحمت اللہ صاحب کی زیارت کر کے مدینہ منورہ میں حاضر ہونا اسلئے آپ جلدی سے جارہے ہیں صبح غلام رسول اس خواب کی تعبیر اس طرح ادا کئے کہ میر محمد دائم صاحب جب تشریف لائے تو حضرت کے مسند پر بٹھا کر آپ روبرو مثل دستور حضرت کے وقت کے بیٹھ کر واقعہ خواب کا بیان کئے اور کہے کہ حضرت کے مکان کی تیاری کرنا مناسب ہے چنانچہ اسی روز سے قبر کی تیاری شروع ہوئی اور بعد چہار روز کے واقعہ درپیش ہوا۔

حضرتؒ کی وصیت تدفین کے متعلق:

چہار روز قبل انتقال کے آپ نے مریدین وغیرہ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ

ہمارے دفن کے چار جائے ہیں (۱) ہمارا حجرہ بشرطیکہ حضور سے اجازت ہوتو اس حجرہ میں دفن کرنا (۲) دوسری جاء غلام مرتضی کے باغ میں جو کہ قبر ہماری تیار ہے اور اس میں ہم نے دو رکعت بھی پڑی ہیں، (۳) تیسری جاء میاں حاجی عبداللہ کے قبر اور مسجد کے درمیان میں ہے، (۴) اگر ہم کو میاں محمد دائم اپنے باغ میں رکھنے کی اجازت دیں تو وہاں برکات ہونگے حاضرین نے عرض کئے کہ میاں کے ہی باغ میں جائے مقرر ہوئی ہے سنکر ارشاد فرمایا کہ الحمدللہ چنانچہ اسی مقام پر آپ کا مدفن ہوا۔

قبل انتقال کی کیفیت:

تین روز قبل انتقال کے ایک مرتبہ بحالت ضعف ارشاد فرمائے کہ کوئی خوش الحان ہے اس وقت عبدالکریم خان صاحب جو موجود تھے اور خوش آواز بھی تھے آگے بڑھے اور کوئی اشعار پڑھنا چاہے اس کے بعد پھر آپ پر بیہوشی ہوگی بعد افاقہ کے دیکھ کر فرمائے کہ اب بس۔

ف: معلوم نہیں اول فرمانے اور بعد بس کہنے میں کیا اسرار تھا۔

وقت وصال کے آپ بے ہوش تھے اس وقت میر حامد علی صاحب نے جو آپ کے قرابت دار تھے خیال کئے کہ ایسے شیخ ہو کر کلمہ کا ورد نہیں فرماتے معاً اس خیال کے آپ نے بہ آواز بلند کلمہ کا ذکر شروع فرمایا اور روح مطہر بشارت یَـا اَیَّتُهَـا النَّـفُـسُ الْمُـطْمَئِنَّةُ ۝ ارْجِعِيْ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝ :پر اپنے خالق کو چہارم محرم ۱۲۶۵ھ میں سونپا۔

مزار پرانوار آپکا جناب میر محمد دایم کے باغ میں ہے یزار و یتبرک۔

آپ کے مقطع اور باغ کا احوال:

حضرت کا ایک مقطع بھوئی گوڑہ میں تھا آپ نے اس کو اپنے صاحب زادی کو مرحمت فرمایا بعد ایک باغ ۱۵ سو روپیہ میں خرید فرما کر جناب میر محمد دایم صاحب کو عنایت فرمایا اور اسی باغ میں آپ کا مزار انور بھی ہے۔

آپ کی گنبد کا احوال:

جب حضرت کا چہلم ہو گیا تو جناب میر محمد دایم صاحب نے اپنی ہمت سے گنبد کی تیاری شروع کیۓ اور پایہ گنبد کا نہایت عمیق بہ اندازہ بلندی عمارت کے کھودا گیا، اس اعلی ہمتی پر آپ کے غلام رسول وغیرہ نے کہے کہ اتنی رقم کہاں ہے جو آپ نے گنبد کا ارداہ فرمایا ہے یہ پادشاہوں کے کام ہیں نہ فقرا کے مگر آپ نے تو تیاری گنبد میں برابر کوشش کرتے رہے چونکہ یہ کام متوکلانہ تھا کچھ ایسی باطن سے استعانت ہوئی جس سے ہر ایک کو اس کے امداد و اعانت پر خیال ہوا، نواب اعتصاد جنگ نے نیت کیۓ اگر گنبد بنجاۓ تو میں اس کے دروازوں پر چاندی کے پتر لگاونگا میر محمد دایم صاحب نے فرمایا کہ اس سے یہ اولی ہے کہ اتنی رقم تعمیر میں شریف فرمایں چنانچہ نواب صاحب نے چہار ہزار روپیہ تعمیر میں شریک فرماۓ غلام رسول جن پر زیادہ خدمت کا حق تھا سب سے زیادہ تعمیر میں کوشش کیۓ اور جناب میر محمد دائم صاحب کا بھی زیادہ روپیہ صرف ہوا، اس اثنا میں بعض مریدین کو خیال ہوا کہ حضرت تو نہایت متبع شریعت تھے نہ معلوم تیاری گنبد کی آپ کو منظور ہے یا نہیں ان دنوں

افضل بیگم نے حضرت کو خواب میں دیکھے وہ کہتے تھے کہ میں نے حضرت سے عرض کی کہ لوگوں کو خیال ہے کہ یہ تیاری حضرت کو منظور ہے یا نہیں (آپ نے ارشاد فرمایا کہ گنبد تو کیا وہاں بہت سے چیزیں اور برکات ہونگی (اور ارشاد فرمامایا کہ جب ہم تہجد کا وضو کر کے آتے ہیں تو ہمارے پیر میں کنکر چبتے ہیں ایک کھڑاؤں کی جوڑی ہمارے واسطے تیار کرنا چنانچہ صبح کو افضل بیگم نے ایک جوڑی کھڑاؤں کی تیار کرا کے قبر شریف کے نزدیک رکھدی۔

مقدار رقم تیاری :

غرض گنبد شریف سترہ ہزار روپیوں میں تیار ہوئی ، ایک بار نواب محمد فخرالدین خان شمس الامرا نے جناب میر محمد دایم سے پوچھی کہ کتنا روپیہ گنبد کے تعمیر میں صرف ہوا آپ نے مقدار مصروفہ بیان فرمایا اس پر نواب صاحب نے حیرت سے فرمایا کہ حضرت مولانا شاہ محمد رفیع الدین صاحب قدس سرہ کا گنبد پچاس ہزار روپیہ میں تیار ہوا حالانکہ چھوٹا ہے، اور شاہ سعد اللہ صاحب کے گنبد کو کئی ہزار روپیہ لگ گے پھر بھی ناتمام ہے یہ نہایت کفایت اور اہتمام سے تیار ہوا جب اتنے تھوڑے روپیہ تعمیر میں صرف ہوئے۔

احوال سائبان گنبد:

بہ سبب سائبان کے نہ ہونے کے گنبد کا حسن ظاہر نہیں تھا اس لئے نواب رشیدالدین خان امیر کبیر نے گنبد کا سائبان اپنا یادگار تیار کراوے۔

کرامات بعد از وصال

حضرت قطب الہند کے کرامات

وصال کا بیان

جب آپ کا وصال ہوا تو وہ سچے مریدین و مخلصین جن کو ہمدمی مجلس والا سے خوش وقتی رہا کرتی تھی حضرت کے نقل مکانی کے وجہہ بیقرار رہتے۔کوئی ایسا نہ تھا جو دیدار پر انوار کی تمنا عالم رؤیا میں مشرف ہونے سے نہ رکھتا ہو۔

بعداز وصال مریدین کے خواب میں تشریف آوری:

چنانچہ اسی تمنا میں یک روز غلام رسول آپ کے زیارت کو گئے اور سب لوگوں کو قبر شریف کے نزدیک سے ہٹا کر تھوڑی دیر بیٹھ کے عرض کئے کہ بہت روز سے غلام جمال با کمال سے مشرف و خوشحال نہیں ہوا امید کہ اس تشنہ کام کو اپنے جمال سے مشرف فرماویں اسی شب کو غلام رسول کے خواب میں تشریف لائے وہ کہتے تھے کہ میں نے آداب و نیاز بجالا کر روبرو مؤدب بیٹھا حضرت نے ارشاد فرمایا کہ فقیر کو تم

نے جو یاد کئے تھے اس لئے حاضر ہوا، میں نے عرض کیا کہ غلام کو تمنا تھی کہ مشرف ہوں اسلئے عرض کیا تھا۔

بعد از وصال بھی حضرتؒ کا رہنمائی فرمانا:

بعد وصال آپ کے مریدین وغیرہ جوش عقیدت سے کہتے تھے کہ حضرت نے نقل مکانی فرمایا ہے اور موجود ہیں اون دنوں جناب میر محمد دایم صاحب کے محل حیرت سے خیال کرتے کہ حضرت تو انتقال کئے ہیں یہ لوگوں کو عجب خیال ہے کہ زندہ موجود ہیں کہتے ہیں صرف باپ دادا کی تعریف کرنا ہے اسی شب کو محترمہ حضرت کو خواب میں دیکھے کر فرماتے ہیں (تبسم کرتے اور داڑی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے) بدین الفاظ کہ لوگ ہمکو کہتے ہیں کہ مر گئے دیکھو ہم تو زندہ ہیں، صبح محترمہ معزہ اس عقیدہ فاسدہ سے باز آئے۔

بعد از وصال حضرتؒ کا دیدار:

حضرت کی پہلی فاتحہ برسی میں شب عرس میں میر سلطان علی صاحب والد جناب میر اشرف علی صاحب آکر فاتحہ پڑھتے کھڑے ہوئے اسوقت میر صاحب کی شبیہ ہو بہو حضرت کی دکھلای دے رہی تھی بہادر خان اور حافظ اکرم وغیرہ چبوترہ کے نیچے سے دیکھے اور ہر اک آپس میں دوسرے کو بتلائے جب میر صاحب فاتحہ پڑھ کر گئے تو اس وقت وہ عکس مشابہت جاتا رہا، چونکہ درمیان میں حضرت اور میر صاحب

کے نہایت محبت تھی شاید اس وقت حضرت کا عکس ان پر اس رابطہ خلوصی کے وجہہ نمایاں ہوا تھا۔

بعداز وصال بھی حضرتؒ کے فیوض و برکات:

فیض محمد خان صاحب جمعدار مندوزی جو کہ حضرت کے مرید تھے بعد وصال حضرت کے لوگوں نے ان کو دوسری جگہ بیعت اور سلوک طے کرنے پر شوق دلائے چنانچہ جب خان صاحب وہاں مرید ہوئے اور ذکر و اشغال شروع کئے تو ان کی مزاج حرارت ذکر سے متوحش ہونے لگی قریب تھا کہ دیوانہ ہو جایں اتفاقا ایک روز جناب میر محمد قایم صاحب ان کی مزاج پرسی کو تشریف فرما ہوئے اور مزاج کا ذکر احوال دیکھ کر فرمائے کہ چونکہ آپ کو حضرت قدس سرہ سے بیعت تھی آگر آپ حضرت کے ذکر و اشغال بتلائے ہوئے جاری رکھیں اور اپنے کو حضرت کے طرف متوجہ کریں، اور دوسرے اشغال موقوف فرماویں تو یقین ہے کہ آپ کا مزاج سدھر جائیگا چنانچہ خان صاحب نے آپ کی رائے پر عمل کر کے حضرت قدس سرہ کے اذکار و اشغال کا رابطہ جاری رکھا اور ہر پنجشنبہ کو زیارت کیا کرتے ایک بار حسب عادت جا کر عرض کئے کہ بندہ کا عفو قصور ہو اور داخل طریقہ فرماویں چنانچہ ایک بار خان صاحب نے حضرت کو خواب میں دیکھا کہ آپ کے روبرو بتاشہ رکھے ہیں آپ نے ایک بتاشہ لیکر دندان مبارک

سے توڑ کر خان صاحب کے منہ میں ڈال کے فرمائے کہ (سب طریقہ حق ہیں اور سب کا ایک ہی مقصد ہے مگر ہمارا راستہ الگ ہے) صبح کو خان صاحب اس عنایت اور نظر توجہ پر ایک غلاف قبر شریف کا تیار کرا کے گذارنے اور نیاز بھی ادا کئے بعدہ خان صاحب کا مزاج مطمئن ہو گیا اور وحشت بھی دفع ہو گئی۔

☆ ایسا ہی محمد حسین صاحب کو حضرت کے وصال کے بعد لوگوں نے دوسری جا (جگہ) مرید ہونے پر راغب کرائے چنانچہ وہ جب مرید ہوئے اور ذکر شغل شروع کئے تو ان کی (کے) مزاج میں بھی وحشت پیدا ہوئی قریب تھا کہ دیوانہ ہو جائیں ایک شب حضرت نے ان کو خواب میں اس طرح ارشاد فرمایا کہ (کیوں یہ شغل و ذکر کرتے ہو کہ اس سے تمہارا مزاج اور بگڑ جائیگا سلوک وہ کر وجس کو میں نے تم کو بتلایا ہے) چنانچہ محمد حسین نے آپ کے حسب الحکم ان ذکر وشغل کو چھوڑ کر آپ کے بتلائے ہوئے اذکار واشغال جب شروع کئے تب مزاج کی وحشت دفع ہوئی۔

☆ حضرت دایم صاحبؒ کے سائیس نے ایک بار خواب میں دیکھا کہ میاں سید احمد زین العابدین معروف مولوی صاحب پوتے حضرت مذکور کے گنبد کے اطراف کھیل رہے ہیں اس سائیس نے گھوڑے کو تیار کر کے لے آیا حضرت قدس سرہ گنبد سے باہر تشریف فرما ہو کر ارشاد فرمائے کہ میاں کو سوار کر کے تھوڑی دیر ٹہلا چنانچہ اس نے حسب الحکم میاں کو پھرا کے لئے آیا تو حضرت قدس سرہ

نے ایک روپیہ اور کچھ پھول بطور انعام مرحمت فرمائے صبح اس کے ہاتھ میں وہی روپیہ اور پھول موجود تھے اس نے حضرت دایم صاحبؒ کے روبرو یہ واقعہ عرض کیا تو آپ نے اس سے وہ روپیہ اور پھول کو لیکر تبرکاً رکھ لئے اور اس کو دوسرا روپیہ مرحمت فرمائے۔

☆ جب جناب میر محمد دایمؒ حج وزیارت سے فارغ ہوکر تشریف لائے تو آپ کے استقبال کو اکثر لوگ جانا شروع کیے اس وقت قاضی منیرالدین صاحب ساکنِ پربھنی کے پاؤں میں رشتہ کا مرض تھا جس سے وہ نہ جاسکے اسی شب کو حضرت قدس سرہ خواب میں تشریف فرما ہوکر ارشاد فرمائے (کہ منیرالدین دایم صاحبؒ حج سے آئے ہیں تم نہیں جاتے ان کی پیشوائی کو جاؤ) صبح قاضی صاحب نے سواری کر کے استقبال کو گئے اور بفضلہٖ تعالیٰ تھوڑے عرصہ میں اچھے ہوگئے۔

☆ مولوی حافظ سید غوث صاحب روشن الدولہ کے استاد کو سنگ مثانہ کا سخت عارضہ تھا کہ بغیر سلائی کرے پیشاب نہیں کرتے تھے حکمائے یونان وڈاکٹروں کے تشخیص میں وہ پتھر گجہ برابر کا تھا ایک روز مارے درد کے بیتاب وبیقراری میں زندگی سے مایوس ہوکر وضو کر کے گنبد شریف میں حاضر ہوکے عرض کرنے لگے کہ فدوی کو اس درد سے نجات ہو ورنہ وفات ہو اس مابین میں

مولوی صاحب کو غنودگی ہوگئی اور اس درد میں جو تخفیف ہوئی تو پھر کبھی نہ درد ہو اور نہ پیشاب رکا قدرت خدا سے بغیر سلائی کرے سنگ مثانہ جاتا رہا اور بالکل اچھے ہوگئے اور وفات تک کبھی وہ مرض پیدا نہیں ہوا۔

☆ مولوی غوث الدین صاحب شاہ نوری ناقل تھے کہ جس وقت جناب سید شاہ نورالدین صاحب قمیصی القادری اوایل میں وارد بلدہ ہوئے آپ کو بہ سبب نہ مقرر ہونے معاش کے اخراجات کی تکلیف رہا کرتی تھی چنانچہ خود جناب شاہ صاحب معز بیان فرماتے تھے کہ ایک شب مولانا میر شجاع الدین حسین صاحب قدس سرہ میرے خواب میں تشریف لاکر مبلغ پچاس روپیہ دیکے فرمائے کہ آپ ان روپیوں کو اپنے مصارف ضروری میں صرف فرمادیں صبح اس شب کے واقعہ کا ظہور ہوا کہ ایک میر مخلص نے پچاس روپیہ لاکر مجھ کو نذر دیا اس طرح جس سے وہ میری عسرت جاتی رہی۔

حضرتؒ کی گنبد کا بجلی کے اثر سے محفوظ رہنا:

ایک بار حضرت کے گنبد پر اس طرح کا واقعہ گذرا جو کہ عجائب سے تھا اس طرح کہ ایک شب کو ہوا کا زور بادل کا شور تھا اس وقت یک آواز سخت بجلی گرنے کی آئی وہ بجلی کا گنبد پر اس طرح اثر ہوا کہ محمد صاحب چاوش علاقہ مقدم

جنگ جو پائیں دروازہ گنبد کے سوتے تھے ان کے پاؤں کو یک حرارت معلوم ہوئے اب اس بجلی سے ایک آئینہ اسی دروازہ کا سلک کر نیچے اتر آیا اور باناتی پردہ اندرون جو کہ سرائے پر تھا وہ کچھ جل گیا، اور کتاب خانہ کا آہنی کونڈہ علحدہ ہوکر گر پڑا اور ایک قندیل پر اس قسم کا اثر پیدا ہوا کہ ہر چند صاف کئے مگر وہ اثر مطلق دور نہیں ہوتا چنانچہ وہ قندیل اب تک گنبد میں موجود ہے بعدہ وہ بجلی مشرقیہ دروازہ میں سے نکل گئی جواب شگاف موجود ہے پھر اسی وقت وہ بجلی گنبد کی گردنی پر بطور تصدق کے چکر لگائی جس سے وہاں کے صراحیوں میں شکستگی کا اثر آ گیا مگر فضل خدا گنبد میں نقصان نہیں آیا۔

بادشاہ صاحبؒ کو اپنی مسجد آباد کرنے کا حکم فرمانا :

ماہ رمضان المبارک میں ایک بار جناب پادشاہ صاحبؒ گنبد کی مسجد میں معتکف بیٹھے ایک بار حضرت قدس سرہ آپ کے خواب میں آکر فرمائے کہ (پادشاہ صاحب تم یہاں کیوں اعتکاف بیٹھے ہو جاؤ اپنی مسجد آباد کرو اور وہیں اعتکاف رہو ہم بھی پنج وقتہ جامع مسجد کو نماز کے واسطے جایا کرتے ہیں) صبح پادشاہ صاحب وہاں سے آکر اپنی مسجد میں معتکف ہوئے۔

☆ ہر چند اس واقعہ کا ذکر باب چہارم کے اخیر میں مناسب تھا مگر یہ سبب

سہو کے نہ ہوسکا اسلئے اس جگہ لکھ دینا ہوا وہ یہ ہے کہ آپ کا وصال ہوا تو جنازہ کی نماز مکہ مسجد میں اس اژدہام سے ہوئی کہ مسجد پوری اور پورا صحن اور تمام نیچے کا صحن بھر کر شاہ راہ تک مصلی کھڑے ہوئے ہوئے تھے اور اسی اژدہام سے جنازہ مدفن تک ہاتھوں ہاتھ گیا مشہور ہے کہ ایسی جنازہ کی نماز کسی کی نہیں ہوئی۔

اب اس واقعہ پر ختم کتاب کر کے جناب باری سے ملتجی ہوں کہ اپنے فضل سے اور برکت سے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور پیران کبار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے اس گنہ گار کو بہ شفاعت خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سرخروی دارین مرحمت فرماوئے: آمین یا رب العالمین وصلی الله علی خیر خلقه ونور عرشه سیدنا وشفیعنا مولانا صاحبنا محمد واله واصحابه وازواجه وذریاته واهل بیته اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

حررہ محمد امیر اللہ عفی عنہ شہر محرم ۱۳۰۷ھ

قطعۂ تاریخ از نتائج فکر جناب حاجی مولوی محمد رفیع الدین صاحب نفیسؔ:

شکر ایزد کہ اندریں ایام — ایں کتاب عجیب یافت شیوع
گفت ہاتف نفیسؔ مصرعہ سال — زہے یکتا کتاب شد مطبوع

۱۳۰۷ھ

قطعۂ تاریخ طبعزاد جناب مولوی محمد رفیع الدین صاحب فریس:۔

چوں کتاب دل پسند عمی عالی مقام — چاپ شداز فضل لربا ہزاراں اہتمام
گفت دل سالش بتشتہ اے فریس شاد شین — شد شجاعیہ مناقب طبع وہم مقبول عام

۱۳۰۷ھ

لمؤلفہ:۔

للہ الحمد کہ ایں خوب کتاب — گشت در دیدۂ مردم منظور
ہاتفم مصرعہ تاریخ بگفت — شدہ مطبوع کتاب مبرور

۱۳۰۷ھ

☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَنْ لَہُ الْمَوْلٰی فَلَہُ الْکُلُ

یہ رسالہ اسم بامسمّٰی موسوم

فوائد مفید

مؤلف

حضرت قاضی محمد امیر اللہ فاروقیؔ

زیر اہتمام

شعبہ نشر واشاعت انجمن خادمین شجاعیہ آندھرا پردیش

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ

سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

واضح ہو کہ اس رسالہ میں متفرق فوائد جمع کئے گئے ہیں جس کے ملاحظہ سے ایک معلومات حاصل ہو سکتی ہے، ارباب ولایت اصحاب کرامت کے مبارک اقسام جو کہ اس امت مرحومہ میں تا قیام قیامت اصلاح عالم پر مامور ہیں اور ہر وقت ان جلیل القدر حضرات کا حکمران رہنا بموجب حکمت باطنہ الٰہیہ کے ایک بڑی خصوصیت رکھتا ہے جسکی تصدیق پر احادیث ذیل وارد ہیں وھم ھذا

الحدیث :۔

أَخْرَجَ اَبُوْنَعِیْمٍ أَیْضًا عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰہِ فِی الْخَلْقِ ثَلَاثُ مِئَۃٍ قُلُوْبُھُمْ عَلٰی قَلْبِ اٰدَمَ .وَلِلّٰہِ فِی الْخَلْقِ اَرْبَعُوْنَ قُلُوْبُھُمْ عَلٰی قَلْبِ مُوْسٰی وَلِلّٰہِ فِی الْخَلْقِ سَبْعَۃٌ قُلُوْبُھِمْ عَلٰی قَلْبِ اِبْرَاھِیْمَ ....

یعنی تخریج کی ہے ابونعیم نے کہ روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ اللہ تعالیٰ کے خلق میں تین سو ایسے اہل دل ہیں جن کے دل آدم علیہ السلام کے دل کے مانند ہیں اور (۴۰) ایسے شخص ہے جن کے دل موسی علیہ السلام کے دل کے مانند ہیں اور (۷) ایسے شخص ہیں جنکے دل ابراہیم علیہ السلام کے دل کے مانند ہیں

وَلِلّٰهِ فِي الْخَلْقِ خَمْسَةُ قُلُوْبِهِمْ عَلٰى قَلْبِ جِبْرَئِيْلَ وَلِلّٰهِ فِي الْخَلْقِ ثَلَاثَةُ قُلُوْبِهِمْ عَلٰى مِيْكَائِيْلَ وَلِلّٰهِ فِي الْخَلْقِ وَاحِدٌ قَلْبُهُ عَلٰى قَلْبِ اِسْرَافِيْلَ بِهِمْ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَيُمْطِرُ وَيُنْبِتُ وَيَدْفَعُ الْبَلَاءَ

اور (۵) شخص ہیں جنکے دل جبرئیل علیہ السلام کے دل کے مانند ہیں اور (۳) شخص ہیں جنکے دل میکائیل علیہ السلام کے دل کے مانند ہیں اور (۱) شخص ہیں جس کا دل اسرافیل علیہ السلام کے دل کے مانند ہے۔ اُنکی برکت یا طفیل سے تم لوگ زندہ رہتے ہو اور وفات پاتے ہو اور پانی برستا ہے اور زراعت ہوتی ہے اور بلا دفع ہوتی ہے۔ زندگی اور موت اور غلہ انہی کی وجہ سے اگایا جاتا ہے اور انہی کی وجہ سے بلائیں دور کی جاتی ہیں

الحدیث :-

أَخْرَجَ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ تَخْلُوَ الْاَرْضُ مِنْ اَرْبَعِيْنَ رَجُلًا مِثْلَ خَلِيْلِ الرَّحْمٰنِ فَبِهِمْ تُسْقَوْنَ وَبِهِمْ تُنْصَرُوْنَ مَامَاتَ مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا اَبْدَلَ اللّٰهُ مَكَانَهُ اٰخَرَ

ذکر کیا ہے طبرانی نے اوسط میں اس طرح کہ انسؓ سے روایت ہے فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز خالی نہیں رہتی کہ زمین (۴۰) شخصوں سے جو کہ مانند خلیل الرحمٰن ابراہیم علیہ السلام کے ہیں انہیں کی برکت سے سیراب کیے جاتے ہو۔ رزق پاتے ہو جب کوئی ان میں سے وفات پاتے ہیں ان کے جگہ دوسرے شخص بدل دیے جاتے ہیں۔

فائده :-

قَالَ اَبُوْ عَبْدُاللّٰهِ الْاِنْطَاكِیُّ فِیْ
رَسَالَتِهٖ حَدَّثَنَا اَبُوالْحَسَنِ عَلِیُّ بْنُ
عَبْدِالْحَمِیْدِ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ عَلِیٍّ اَنَّهٗ
قَالَ الْبُدَ لَاُ بِالشَّامِ وَالنُّجَبَاءُ بِمِصْرَ
وَالْعَصَائِبُ بِالْعِرَاقِ وَالنُّقَبَاُ بِخَرَاسَانَ
وَالاوتَادُ بِسَائِرِ الْاَرْضِ وَالْخَمَرُ
سَیِّدُ الْقَوْمِ
قَالَ اَبُوْ یَعْقُوْبَ السَّجِتَانِیُّ بِاِسْنَادِهٖ
عَنْ سُفْیَانَ بْنِ عُیَیْنَهٗ قَالَ اِنَّ فِیْ
هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَلْقًا كَسَائِرِ الْاَنْبِیَاءِ
صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ یَسْلُكُوْنَ
طُرُقَهُمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ .

یعنی عبداللہ الانطاکی نے اسناد حضرت علی
تک اس طرح پہونچائی ہے کہ حضرت علی
نے فرمایا بُدلا ملک شام اور نجباء مصر سے
اور عصائب عراق سے اور نقبا خراسان
اور اوتاد تمام روئے زمین پر رہتے ہیں اور
خضر علیہ السلام سید القوم ہیں۔
ف: آپ کا لقب نقیب الاولیاء ہے آپ
کا نام ابوالعباس ہے حضرت الیاس آپ
کے بھائی ہیں ابو یعقوب السجتسانی نے
اسناد حضرت سفیان بن عُیینہ تک پہنچائی
ہے انھوں نے کہا اس اُمت میں کچھ لوگ
ہے مانند انبیاء علیہم السلام کے باتباع
طریق اون کے مانند انبیاء علیہ السلام کے
ہے قیامت تک۔ وہ اولیاء اللہ ہیں نہ اہل
دنیا گو نماز وروزہ حج زکوۃ ادا کریں اسلیے
ہر شخص کو اپنے سے بہتر سمجھے شاید وہ ولی ہو

فائدہ :-

قَالَ اِنْطَاکِیُّ بِاَسْنَادِہٖ عَنْ حَسَنِ الْبَصْرِیُّ قَالَ لَوْلَا الْبُدْلَاءُ لَخسَفَ الْاَرْضُ وَمَنْ عَلَیْھَا وَلَوْلَا الصَّالِحُوْنَ لَفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَمَنْ عَلَیْھَاوَلَوْلَا الْعُلَمَاءُ لَصَارَالنَّاسُ کَالْبَھَایِمُ وَلَوْلَا السُّلْطَانُ لَاَکَلَ النَّاسُ بَعْضُھُمْ بَعْضًاوَلَوْلَا الرِّیْحُ لَتنَّتِ الدُّنْیَاوَلَوْلَا الْحُمَقَاءُ لَخَرِبَتِ الدُّنْیَا.

یعنی انطاکی نے اسناد حضرت حسن بصری تک پہونچائی ہے کہ فرمایا حضرت حسن بصریؒ نے اگر ابدال زمین پر نہوتے تو زمین خسف ہوجاتی اور جولوگ کہ اسپر ہیں ، اور اگر صلحانہوتے تو زمین فاسد ہوجاتی اور جولوگ اسپر ہیں اور اگر علماء نہوتے تو لوگ مثل بہایم کے ہوجاتے اگر بادشاہ نہوتا تو آپس کے بدانتظامی سے ایک دوسرے کو کھا لیتے یا مال تلف کر لیتے اگر ہوا نہوتی تو زمین مختلف عفونات سے سڑ جاتی اگر احمق نہوں تے تو دنیا خراب ہوجاتی۔

ف: دنیامیں احمق رہنا بھی مصلحت ہے

فائدہ :-

وَاخْرَجَ اَبُوْنَعِیْمُ فِی الْحَلِیَۃِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِکُلِّ قَرْنٍ مِنْ اُمَّتِی سَابِقُوْنَ

یعنی تخریج کی ہے ابونعیم نے حلیہ میں روایت سے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر صدی میں میرے امت سے سابقون ہونگے۔

ف: سابقون وہی اولیاء اللہ ہیں۔

فائدہ :-

أَخْرَجَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ فِیْ مُسْنَدِہٖ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَبْدَالُ فِی ھٰذِہِ الْاُمَّةِ ثَلٰثُوْنَ مِثْلَ اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلِ الرَّحْمٰنِ کُلَّمَامَاتَ رَجُلٌ أَبْدَلَ اللّٰہُ مَکَانَہٗ رَجُلاً قَالَ أَبُوالزِّنَادِ لَمَّاذَھَبَ النُّبُوَّةُ وَکَانُوا أَوْتَادَ الْاَرْضِ أَخْلَفَ اللّٰہُ مَکَانَھُمْ أَرْبَعِیْنَ رِجَالاً مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقَالُ لَھُمْ الْاَبْدَالُ وَھُمْ اَوْتَادُ الْاَرْضِ.

یعنی تخریج کی ہے امام احمدؒ نے اپنی مسند میں روایت سے عبادۃ بن صامتؓ کے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ (۳۰) ابدال اس امت میں مانند ابراہیم خلیل الرحمٰن کے ہیں جب کوئی ان میں وفات پاتے ہیں تو بدل دیتا ہے اللہ تعالی انکی جگہ دوسرے کو یعنی اس خدمت پر فوراً دوسرے شخص مامور ہوجاتے ہیں کہا ابوزناد نے جب دنیا سے نبوت تشریف فرما ہوئی تو اللہ جل شانہ نے (۴۰) شخص مقرر کیا جو زمین کے سکون کیلئے میخیں ہیں، اور وہی ابدال امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہیں۔

فائدہ :-

قَالَ سَیِّدُ نَاخِضْرُ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِنِّیْ أُصَلِّی الْغَدَاةَ بِمَکَّةَ ثُمَّ اَجْلِسُ فِی الْحَجَرِ عِنْدَ الرُّکْنِ الشَّامِی اِلٰی

یعنی فرمایا خضر علیہ السلام نے کہ میں ہر روز صبح کی نماز مکہ معظمہ میں پڑھ کر طلوع آفتاب تک نزدیک کونہ رکن شامی کے بیٹھا رہتا ہوں

اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ أَطُوْفُ بِالْبَيْتِ سَبْعًا ثُمَّ اُصَلِّیْ خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أُصَلِّیْ الظُّهْرَ بِالْمَدِنِيَةِ وَالْعَصْرِ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ وَالْمَغْرِبَ بِطُوْرِ سِينَاوَالْعِشَاعَلٰى سَدِّ ذِیْ الْقَرْنَيْنَ ثُمَّ لَاَّ زَالُ اَحْرُسُ اِلَى الْغَدَاةِ

بعد طلوع کے طواف کر کے دو رکعت مقام ابراہیم کے پیچھے پڑھ لیتا ہوں پھر ظہر کی نماز مدینہ منورہ میں اور عصر کی نماز بیت المقدس میں اور مغرب طور سینا پر اور عشاء سدِّ ذی القرنین پر پڑھا کرتا ہوں اسی طور مدام (ہمیشہ) عادت ہے

فائدہ :-

قَالَ الشَّيْخُ أَبُوْ تُرَابِ النَّخْشَبِيُّ الْمُتَرْجَمُ فِیْ طَبْقَاتِ السُّبْكِیُّ وَهُوَ أَحَدُ الْأَوْلِيَاءِ الْمُتَرْجِمِيْنَ فِی رِسَالَةِ الْقُشَيْرِیْ مَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِكَرَامَاتِ الْاَوْلِيَاءِ فَقَدْ كَفَرْ.

یعنی ابوتراب نخشبی مترجم طبقات السبکی جو ایک بڑے اولیاء اللہ سے ہیں اپنے رسالہ میں لکھے ہیں کہ جو شخص کرامات اولیاء کا انکار کرے پس وہ کافر ہے نعوذ باللہ۔

ف : اولیاء اللہ کے مدارج جس طرح حیات میں ہیں اسی طرح بلکہ بڑھکر بعد نقل مکانی کے ہوتے ہیں۔

چار پیر اور چودہ خانوادوں کا ذکر:

چونکہ جناب شاہِ ولایت آفتاب ہدایت حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کو سلطنت فقر عنایت ہوئی تھی اسلئے اکثر سلسلہ مثل قادریہ چشتیہ سہروردیہ رفاعیہ شاذلیہ وغیرہ آپ سے منسوب

ہیں سب سے پہلے علم حقیقت ومعرفت میں یہ چہار حضرات آپ سے تلقین پائے (۱) حضرت امام حسن (۲) حضرت امام حسین (۳) حضرت خواجہ حسن البصری (۴) حضرت کمیل ابن زیاد انہیں حضرات کو (۴) پیر کہتے ہیں اسکے بعد حضرت حسن بصری سے عبدالواحد بن زید اور حبیب عجمی تلقین ہوئے حضرت عبدالواحد سے پانچ اور حضرت حبیب عجمی سے نو خانوادے ظاہر ہیۓ جنکو اصطلاحات میں فقراء ہند کے پانچ چشت اور نو قادر بھی کہتے ہیں جو مراد (۱۴) خانوادے ہے۔

پانچ خانوادوں کا احوال:

۱) **زیدیان**، حضرت عبدالواحدؒ بن زید خلیفہ حضرت خواجہ حسن بصریؒ سے منسوب ہے یہ لوگ صحرا میں ریاضت شاقہ کے ساتھ مصروف رہتے اور ۴ روز کے بعد میوہ یا گھانس یا صحرائی بوٹی سے افطار کرتے اور کوئی جاندار کو ایذا نہ پہونچاتے اور قریہ میں نجاتے تھے ذکر ارّہ ذکر سری انکا طریق ہے وفات آپ کی ۲۷ رصفر ۱۷۶ھ

۲) **عیاضیان** : حضرت فضیل بن عیاض خلیفہ حضرت عبدالواحد بن زید رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے ہمیشہ مسافری اور مجردی میں گذارے ان کے طریق میں سوال کرنا منع ہے اگر کسی نے کچھ دیا تو افطار کرتے ہیں ورنہ فاقہ کرتے ہیں جو کوئی ان کی صحبت اختیار کرے تو ترک عیال کرے اور کوئی چیز کی امید نہ رکھے وفات آپ کی ۳ ربیع الاول ۱۸۷ھ۔

۳) **ادھمیان**: حضرت ابراہیم ادہم خلیفہ حضرت فضیل عیاض رضی اللہ عنہما سے منسوب ہے۔ بلخ کی سلطنت چھوڑ کر تجرد اختیار کئے آپ گدڑی پہنتے تھے آخراً ایک مرید کو عنایت کئے اوس نے اپنے مریدوں کو بنام ادہمیان مشہور کیا۔ ذکر خفی اخفی ان کا طریق ہے۔ وفات

آپ کی ۲۶/ جمادی الاول ۱۶۲ھ

۴) **ھبیریان:** حضرت ہبیرہ بصریؒ سے منسوب ہے شب و روز گوشہ تنہائی میں عبادت کرنے اور بعد (۴) روز کے گھانس یا درختوں کے پتوں سے افطار کرتے ہیں وفات آپ کی ۷/ شوال ۲۸۷ھ۔

۵) **چشتیان:** حضرت خواجہ اسحاق چشتیؒ سے منسوب ہے۔ جو واسطہ میں خواجہ ممشاد دینوریؒ سے ملکر حضرت ہبیرہ بصری کو پہونچتا ہے۔ جب حضرت ابو اسحاق چشتی کو پیر کی طلب ہوئی تب چشت سے جو ایک قریہ ایران میں ہے وہاں سے سفر کر کے حضرت ممشاد علو دینوری کے حضور بغداد میں آئے اور بیعت کئے آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم سے پنجتن خواجگان چشت پیدا ہونگے۔ (۱) خواجہ اسحاق چشتی۔ (۲) خواجہ ابو احمد چشتی۔ (۳) خواجہ ابو محمد چشتی۔ (۴) خواجہ ناصر الدین ابو یوسف چشتی۔ (۵) خواجہ قطب الدین مودودی چشتی وفات خواجہ اسحاق چشتی ۱۴/ ربیع الثانی ۳۲۹ھ

نوخانوادوں کا احوال

۱) **حبیبیان:** حضرت حبیب عجمی خلیفہ حضرت خواجہ حسن بصری قدس سرہما سے منسوب ہے۔ ان کے خلیفہ شیخ حمید اور شیخ ابراہیم مکی سے یہ سلسلہ آغاز ہوا۔ وفات آپ کی ۳/ ربیع الثانی ۱۵۶ھ۔

۲) **طیفوریان:** حضرت بایزید بسطامی سے منسوب ہے نام آپ کا طیفور شافی بن عیسیٰ تھا۔ آپ خلیفہ حضرت حبیب عجمی کے ہیں حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی توجہ روحانی آپ کو ہوئی تھی اور حضرت امام علی موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ سے بھی خرقہ خلافت آپکو ملا ہے۔

وفات حضرت بایزیدؒ ۱۴ر شعبان ۲۶۱ھ۔

۳) **کرخیان:** حضرت معروف کرخی قدس اللہ سرہ سے منسوب ہے ۔ جو کہ واسطہ میں حضرت خواجہ داؤد طائی سے ملکر حضرت خواجہ حبیب عجمی قدس اللہ اسرارہم کو پہونچا ہے۔ وفات آپ کی ۲ محرم ۲۰۰ھ۔

۴) **سقطیان:** حضرت خواجہ سری السقطی قدس سرہ سے منسوب ہے۔ آپ شیخ معروف کرخی کے خلیفہ ہیں۔ ابتداء میں فقط ۳ صاحبوں نے آپ سے اجازت درویزگی کی لی تھی تانفس کشی حاصل ہو۔ وفات آپ کی ۳ر رمضان ۲۵۳ھ۔

۵) **جنیدیان:** حضرت خواجہ جنید بغدادی سے منسوب ہے۔ یہ حضرت خواجہ سری السقطی قدس سرہ کے خلیفہ ہیں ابتداء میں بارہ شخص آپ کے مرید جنیدیوں کے نام سے مشہور ہوئے ان میں شیخ عمر بن عثمان اور شیخ محی الدین منصور تلامذہ حضرت امام ابونعمان رحمۃ اللہ علیہ کے تھے۔ ایک ہفتہ کے بعد افطار کرنا ارجنگل پہاڑوں میں رہنا وغیرہ ریاضات شاقہ آپ کا طریقہ ہے۔ وفات آپ کی ۲۷ر رجب ۲۹۷ھ۔

۶) **گاذرونیان:** حضرت ابواسحاق گاذرونی قدس سرہ سے منسوب ہے۔ آپ خلیفہ حسین ابوعلی الاکار کے ہیں وہ حضرت ممشاد علی دینوی اور وہ خواجہ جنید بغدادی کے ہیں۔ آپ کو عبداللہ خفیف سے بھی نعمت ملی ہے۔ وفات آپ کی ذی قعدہ ۴۲۶ھ

۷) **طوسیان:** حضرت علاؤالدین طرطوی سے منسوب ہے۔ آپ خلیفہ وجہہ الدین ابوحفص بن عمویہ طرطوی کے جو چار واسطہ سے حضرت جنید بغدادیؒ کو پہونچے ہیں۔

۸) **سہروردیان:** حضرت خواجہ ابونجیب سہروردی قدس سرہ سے منسوب ہے نسبت اس خانوادے کی (۹) واسطے سے حضرت حبیب عجمی کو پہونچی ہے۔ حضرت خواجہ ممدوح اور شیخ علاء الدین طوسی مرید وخلیفہ شیخ وجہہ الدین ابوحفص عمر بن محمد عمر عمویہ طوسی کے ہیں مگر حضرت وجہہ الدینؒ شیخ نجم الدین کبریٰ کو مرید نہ فرما کر ان کا ہاتھ خواجہ موصوف کے ہاتھ میں دیکر مرید کروائے۔ وفات خواجہؒ ۱۲/ جمادی الثانی ۵۲۳ھ۔

۹) **فردوسیان:** حضرت نجم الدین فردوسی قدس سرہ سے منسوب ہے۔ آپ بڑے خلیفہ ابو نجیب سہروردی کے ہیں، طوسیان فردوسیان، سہروردیان، ایک ہی خرقہ میں داخل ہیں ذکر جہر ان کا طریق ہے، وفات آپ کی ۱۰ جمادی الاول ۶۱۸ھ۔

اکتالیس خانوادوں کا ذکر جو بلاد ہند وعرب عجم میں ہیں

یعنی فقراء ہند وعرب وعجم میں مشہور ہیں۔ مشائخ ہند لکھتے ہیں کہ اصل ہفت گروہ فقر کے حضرت شاہ ولایت اسد اللہ الغالب سے فیضاب ہوئے ان سے ۱۴ خانوادے مشہور ہوئے اور ۹۹ خاندان فروعات کے گروہ طریق پیدا ہوئے ان ہفت گروہ کے موجد سرچشمہ عرفان فیض رحمان یہ سات ے حضرات ہیں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ، حضرت کمیل بن زیاد رضی اللہ عنہ (ف یہی چار حضرات کو چار پیر کہتے ہیں) حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ حضرت قاضی شریح رضی اللہ عنہ ، حضرت خواجہ علم بردار رضی اللہ عنہ بعضوں نے حسنین کے عوض سلمان فارسی، اور ابوذر غفاری رضی اللہ عنہما کو ہفت گروہ میں داخل کیے ہیں۔

تفصیل ۱۴ خاندان عالیات:-

نشان شمار	نام خاندان	تفصیل
۱	۲	۳
۱ تاریخ وفات	اویسہ ،حضرت خواجہ اویس ۳ رجب ۳۷ھ	حضرت خواجہ اویس قرنی عامر یمنی سے منسوب ہے آپکو خیر التابعین کہتے ہیں۔ نسبت باطنی آپ کی حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے تھی۔ ف اصطلاح میں (نسبت اویسیہ) اسے کہتے ہیں جو بغیر ملاقات کے روحانی نسبت قبر سے حاصل ہوئے یا خواب میں یا مراقبہ میں مشاہدہ ہو جائے۔
۲ وفات	خضرویہ خواجہ احمد خضروی ۲۴ھ	حضرت خواجہ احمد خضروی سے منسوب ہے آپ خلیفہ خواجہ محمد وصال کے تھے مگر نعمت باطنی حاتم اصم سے ملی اور ان کو شقیق بلخی سے۔
۳ وفات	نوریہ حضرت شیخ ابوالحسن نوری ۲۹۴ھ	حضرت شیخ ابوالحسن نوری سے منسوب ہے آپ نے خواجہ سری سقطی سے ارادت حاصل کئے اور خرقہ خلافت حضرت جنید بغدادی سے پائے۔

۴ وفات	حلاّ جیہ ۲۵ ذی قعدہ ۳۰۵ھ	حضرت خواجہ حسین منصور حلاج سے منسوب ہے آپ خلیفہ خواجہ بغدادی کے تھے چونکہ راز فاش کر دیا اس لئے اپنی جان فدا کی۔
۵ وفات	طاوسیہ ۳۸۳ھ	شیخ ابوالخیر اقبال حبشی سے منسوب ہے آپ کا لقب طاوس الحرمین تھا قبر مکہ معظّمہ ہے۔
۶ وفات	قشیریہ ۲ ربیع الاول ۲۶۵ھ	ابوالقاسم عبدالکریم بن ہوازن القشیری سے منسوب ہے آپ خلیفہ شیخ علی دقاق کے تھے تین واسطہ سے آپ حضرت جنید بغدادی کو پہونچتے ہیں۔
۷	حموّیہ	شیخ ابو عبداللہ الحمویہ سے یہ سلسلہ نکلا ہے جو تین واسطہ سے حضرت جنید کو پہونچتا ہے۔
۸ وفات	انصاریہ ربیع الاول ۴...ھ	شیخ الاسلام خواجہ عبداللہ انصاری پیر ہراۃ سے منسوب ہے مرید و خلیفہ خواجہ ابوالحسن خرقانی کے تھے آپ کو تربیت باطنی روحانی حضرت بایزید سے تھی
۹ وفات	جامیہ ۵۳۶ھ	خواجہ احمد جامؒ سے منسوب ہے آپ خلیفہ ابوسعید بن ابوالخیر کے ہیں سلسلہ چار واسطہ سے حضرت جنید بغدادی کو پہونچتا ہے قبر آپ کی موضع جام علاقہ ہراۃ میں ہے۔

۱۰ وفات	وفائیہ ۵۰۰ھ	تاج العارفین سید ابو الوفا کردی قدس سرہ سے منسوب ہے آپ خلیفہ سید محمد شنبکی کے تھے ۷ واسطہ سے آپ کا سلسلہ حضرت حسن بصری کو پہونچتا ہے قبر آپکی موضع قلمیہ تعلقہ بغداد میں ہے۔
۱۱	قادریہ وفات ۵۶۱ھ فی کواکب الظاهر فی بحث قول سید عبدالقادر گیلانی قدمی علی رقبة کل ولی الله فاما سیدی احمد بن الرفاعی ...	حضرت پیران پیر غوث الاعظم سید عبدالقادر گیلانی رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے روحانی توجہ آپ کو شیخ احمد دینوری رحمۃ اللہ علیہ سے تھی اور ظاہر میں خرقہ خلافت حضرت مصلح الدین ابوسعید المبارک المخزومی سے پہونچا۔ ف: سلسلہ نسبی آپ کا اس طرح ہے حضرت پیر ابن سید نورالدین ابوصالح موسیٰ جنگی دوست ابن سید عبداللہ ابن میر یحییٰ زاہد ابن سید محمد ابن سید داؤد ابن سید موسیٰ ابن سید معبداللہ ثانی ابن سید موسیٰ الجون ابن سید عبدالمحض ابن سید حسن مثنی ابن حضرت امام حسن مجتبیٰ ابن علی المرتضی رضوان اللہ علھیم اجمعین آپ کی والدہ ام الخیر بنت سید عبداللہ صومعی الحسنی تھی اسلئے حضرت پیر کو حسن حسینی کہتے ہیں۔

... فردوا عنهٔ انه جالسا یوما بام عبیده فهد عنهه و قال علی رقبتی یعنی جس وقت حضرت پیر نے "قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله" فرمایا اس وقت حضرت احمد ابن رفائی اپنا سر مبارک بلند کر کے فرمایا کہ علی راسی یعنی میری گردن پر واری ان الشیخ ابا الکیب سهر وردی طاطا راسه حتی کاریبلع الارض و قال علی راسی علی راسی علی راسی قالها ثلاثا یعنی ابونجیب سہروردی خلیفہ امام احمد غزالیؒ کے اور مرشد عم حقیقی حضرت شیخ شہاب الدین سہر رودیؒ کے وقت ارشاد قول جناب پیرؒ قدمی علی رقبة کل ولی الله کے علی راسی علی راسی علی راسی فرماتے ہوئے ایسے سرنگوں ہوگئے کہ قریب تھا زمین پر گر پڑھیں۔

۱۲	رفاعیہ احمدیہ وفات ۲۲ جمادی الاول ۵۷۸ھ	سید احمد کبیر الرفاعی سے منسوب ہے آپ کو خرقہ خلافت شیخ علاء الدین علی الواسطی سے ملا ۶ واسطہ سے حضرت جنید کو سلسلہ پہونچتا ہے اور سلسلہ نسبی آپ کا یوں ہے سید احمد الرفاعی ابن ابوالحسن علی ابن سید نورالدین ابن سید یحیٰ ابن سید ثابت ابن سید حازم ابن سید علی ابن حسن ابن سید محمد ابن سید حسین ابن سید احمد دابن سید موسی ابن سید ابراہیم ابن موسیٰ کاظم۔
۱۳ وفات	مغربیہ مدینیہ وفات ۵۰۹ھ	حضرت شیخ ابومدین شعیب مغربی سے منسوب ہے آپ خلیفہ شیخ ابومسعود مغربی کے تھے (۸) واسطہ ہے سلسلہ آپ کا حضرت جنید بغدادی کو پہونچتا ہے قبر مصر میں قلعہ سے باہر ہے۔
۱۴	یسویہ وفات ۵۶۷ھ	شیخ احمد یسوی سے منسوب ہے آپ خلیفہ خواجہ یوسف ہمدانی کے تھے (۶) واسطہ سے آپ حضرت جنیدؒ کو پہونچتے ہیں قبر آپ کی موضع یسئی ضلع ترکستان میں ہے۔
۱۵	بکتاشیہ ۲۱ ربیع الاول وفات ۳۵۹ھ	حاجی بکتاش ولی سے منسوب ہے آپ کا مشہور نام شیخ عدی بن موسی برقی ہے۔ آپ خلیفہ حمید اندلسی کے تھے (۹) واسطہ سے حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو پہونچتا ہے۔

۱۶	بدریہ سطوحیہ ۱۲ ربیع الاول وفات ۶۷۵ھ	شیخ شریف شہاب الدین ابوالعباس احمد بدوی سے منسوب ہے آپ خلیفہ شیخ شریف بدرالدین حسن المغربی کے تھے (۱۳) واسطہ سے آپ کا سلسلہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو پہونچا ہے۔
۱۷	رسوقیۃ وفات ۲۵ / جمادی الثانی ۶۷۳ھ	سید ابراہیم برہان الدین رسوقیہ سے منسوب ہے آپ خلیفہ شریف عبدالسلام بن شیث کے تھے (۹) واسطہ آپ کا سلسلہ حضرت معروف کرخی کو پہونچتا ہے آپ سید حسینی تھے۔
۱۸	شاذلیہ وفات غرہ جمادی الثانی ۶۷۳ھ	سید نوار الدین ابوالحسن علی شاذلی رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے آپ خلیفہ شریف عبدالسلام بن شیث کے تھے (۱۱) واسطہ سے سلسلہ آپ کا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ پہونچتا ہے۔ نسب جدی آپ کا حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو پہونچتا ہے۔
۱۹	بدریۃ وفات ۲۴ / جمادی الثانی ۳۹۹ھ	شیخ بدرالدین عمر شاذلی سے منسوب ہے آپ خلیفہ شیخ ابوالعباس احمد حرشی کے تھے (۱۰) واسطہ سے سلسلہ آپ کا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو پہونچتا ہے آپ سادات حسینی زیدیہ سے ہیں۔

۲۰	کبرویہ خوارزیہ وفات ۱۰ شوال سنہ ۳۹۹ھ	میر سید حسین خوارزمی سے منسوب ہے آپ خلیفہ بابا یوسف کوبی کے تھے (۱۲) واسطہ سے حضرت حسن بصریؒ کوآپ کا سلسلہ پہونچتا ہے۔
۲۱	زاہدیہ وفات ۱۹ ذیقعدہ	خواجہ بدرالدین زاہد سے منسوب ہے۔ آپ خلیفہ خواجہ فخرالدین زاہد کے تھے (۸) واسطہ سے سلسلہ آپ کا حضرت جنیدؒ کو پہونچتا ہے۔
۲۲	عطاریہ وفات ۲۸/ ذی الحجہ سنہ ۶۳۰ھ	خواجہ فریدالدین عطار سے منسوب ہے آپ خلیفہ شیخ برہان الدین ابو محمد صنعا ہمدانی کیے تھے (۱۰) واسطہ سے آپ کا سلسلہ حضرت حسن بصریؒ کو پہونچتا ہے۔ آپ قریہ کوکن تعلقہ نیشاپور سے ہیں ۸۵ برس نیشاپور میں رہے ہیں عمر آپ کی ۱۱۴ برس کی تھی۔
۲۳	صفویہ	شیخ صفی الدین اسحاق اردبیلی سے منسوب ہے ۱۰ واسطہ آپ کا سلسلہ حضرت جنید کو پہونچتا ہے۔
۲۴	حلویہ	شیخ العالم الناقد شیخ محمد حلوی سے منسوب ہے۔ آپ خلیفہ شیخ محی الدین عاصم سیرانی کے تھے (۱۲) واسطہ سے سلسلہ آپ کا حضرت جنیدؒ کو پہونچتا ہے آپ کو روحانی فیض نجم الدین کبریٰ سے تھا۔

۲۵	نقشبندیہ وفات ۳۰/ربیع الاول ۷۹۱ھ	حضرت خواجہ بہاء الحق والدین محمد شاہ نقشبندی قدس سرہ سے منسوب ہے۔
۲۶	قاسمیہ	شیخ قاسم سلمانی سے منسوب ہے آپ خلیفہ شاہ سید حسین حموی کے تھے (۱۱) واسطہ سے سلسلہ آپ کا حضرت جناب پیر کو پہونچتا ہے شاہجہاں آباد میں آپ کا مزار ہے۔ یہ خاندان قادریہ طریق کی شاخ ہے۔
۲۷	صفویہ علوانیہ وفات ۱۰ شوال ۷۵۵ھ	شیخ صفی الدین احمد بن علوان سے منسوب ہے آپ مرید شیخ شریف الدین عیسیٰ کے ہے سلسلہ آپ کا (۳) واسطہ سے حضرت احمد کبیر رفاعی کو پہونچتا ہے۔ قبر آپ کی بلاد یمن ہے۔ دف بجانا راتب کرنا آپ کا طریقہ ہے۔
۲۸	ھمدانیہ وفات ۶/ذی الحجہ ۷۸۰ھ	میر سید علی ہمدانی سے منسوب ہے آپ مرید وخلیفہ شیخ شرف الدین محمود مزفانی کے تھے (۱۱) واسطہ سے سلسلہ آپ کا حضرت نجم الدین کبری کو پہونچتا ہے۔ بلاد کشمیر میں آپ نے اسلام کو قوی کیا۔ قبر آپ کی ختلان تعلقہ خراسان میں ہے۔
۲۹	بخاریہ جلالیہ غرہ شعبان ۷۹۵ھ	حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت سید جلال الدین بخاری سے منسوب ہے۔ آپ خلیفہ وفرزند سید کبیر الدین احمد بخاری کے تھے (۱۳) واسطہ سے آپ کا سلسلہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کو پہونچتا ہے۔

۳۰	کرمانیہ وفات ۲۵؍رجب سنہ ۸۹۰ھ	سید نورالدین شاہ نعمت اللہ ولی کرمانی سے منسوب ہے آپ خلیفہ شیخ علی بن عبداللہ طواسی کے تھے (۱۴) واسطہ سے سلسلہ آپ کا حضرت جنیدؒ کو ملتا ہے۔
۳۱	انواریہ وفات سنہ ۸۳۷ھ	سید شاہ قاسم انور سے منسوب ہے۔ آپ خلیفہ شیخ صدرالدین عمر قرونی کے تھے (۱۷) واسطہ سے سلسلہ آپ کا حضرت ابونجیب سہروردی سے ملتا ہے قبر موضع خروجزدم جام میں ہے۔
۳۲	شامیہ مداریہ وفات سنہ ۸۴۰ھ	حضرت بدیع الدین شاہ مدار سے منسوب ہے آپ خلیفہ شیخ محمد طیفور الدین شامی کے تھے (۶) واسطہ سے سلسلہ آپ کا حضرت علی مرتضیٰ کو پہونچتا ہے۔
۳۳	عیدروسیہ وفات ۱۲؍رمضان سنہ ۸۶۵ھ	سید عفیف الدین عبداللہ عیدروس حضرمی سے منسوب ہے۔ آپ خلیفہ سید ابوبکر سکران کے تھے (۹) واسطہ سے سلسلہ آپ کا امام غزالیؒ سے ملتا ہے۔
۳۴	شطاریہ عشقیہ وفات ۲۱؍ربیع الاول سنہ ۸۹۰ھ	شیخ عبداللہ شطاری سے منسوب ہے۔ آپ مرید و خلیفہ شیخ محمد عاشق کے تھے (۶) واسطہ سے سلسلہ آپکا حضرت بایزید بسطامیؒ کو پہونچتا ہے۔ آپ ہند میں علم و نقارہ لیکر شہر بشہر پھرتے اور فرماتے کہ طالب خدا آویں تا کہ رہنمائی کروں۔

۳۵	سخاویہ قنادیہ وفات ۲۶/ربیع الثانی ۶۲۳ھ	شیخ محمد سخاوی سے منسوب ہے۔ آپ خلیفہ شیخ طاہر روادی کے تھے (۱۳) واسطہ سے امام غزالی کوملکر حضرت جنید کو پہونچتے ہیں قبر آپ کی مصر میں ہے۔
۳۶	بہلولیہ	شیخ بہلول سیرانی سے منسوب ہے۔آپ خلیفہ میرابوتراب کابلی کے تھے(۱۳)واسطہ سے آپ کا سلسلہ حضرت جنیدؒ کو پہونچتا ہے۔
۳۷	غوریہ وفات ۱۳/رجب ۸۸۳ھ	شیخ باباغورنوری سے منسوب ہے۔ آپ خلیفہ شیخ اسمعیل جبروتی کے (۱۵) واسطہ سلسلہ آپ کا حضرت سید احمد کبیر رفاعی کو پہونچتا ہے قبر رتن پور ضلع گجرات میں ہے۔
۳۸	قلندریہ وفات ۲۴/شعبان ۶۷۳ھ	شاہ لعل شاہباز بلند پرواز سے منسوب ہے۔آپ کا نام سید عثمان بلوندی ہے۔ خلیفہ شاہ جمال مجرد کے تھے (۸) واسطہ سے آپکا سلسلہ شیخ شہاب الدین سہروردی کو پہونچتا ہے۔قبر آپ کی قصبہ شہوان میں ہے۔
۳۹	ابدالیہ	میراں سید حسین ابدال سے منسوب ہے۔ آپ خلیفہ وفرزند سید نور الہدا ابدال کے تھے (۱۰) جدی واسطہ سے سلسلہ آپ کا سید احمد کبیر رفاعی الموسوی کو پہونچتا ہے۔
۴۰	حیدریہ فتحیہ	شاہ فتح اللہ قلندر سے منسوب ہے۔آپ خلیفہ شاہ محمد نجو کے تھے اور وہ عبدالقدوس گنگوہیؒ کے خلیفہ تھے۔
۴۱	چشتیہ نظامیہ	حضرت محبوب الٰہی نظام الدین اولیا قدس سرہ سے منسوب ہے۔ یہ سلسلہ حضرت خواجہ ابو اسحاق چشتی سے ملتا ہے چونکہ زیادہ تفصیل ہے اسلئے مختصر پر اکتفا کیا۔

۱۔ کشف الخلاصہ	حضرت قطب الہند غوثِ دکن حافظ سیدنا میر شجاع الدین حسین رحؒ
۲۔ مناجات ختم قرآن	حضرت قطب الہند غوثِ دکن حافظ سیدنا میر شجاع الدین حسین رحؒ
۳۔ سیرِ شجاعیہ	حضرت ابوالفضل سید شاہ شجاع الدین قادری ثانی رحؒ
۴۔ رسالہ فضائلِ رمضان	مولانا سید شاہ عبید اللہ قادری آصف پاشاہ [سجادہ نشین بارگاہِ شجاعیہ]
۵۔ دل کی بیماریاں اور ان کا علاج	مولانا سید شاہ عبید اللہ قادری آصف پاشاہ [سجادہ نشین بارگاہِ شجاعیہ]
۶۔ اوراد و وظائف	سِلسلہ شجاعیہ

Talib E Dua

محمد عامر علی قادری

ابن

محمد عضمت الدین قادری صاحب

6. Be confident.
Think positively about exams and you will take in more information.